عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوۃ
انٹرنیشنل
جلد نمبر ۱۳ • شمارہ نمبر: ۴
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

اسلام کی صداقت
غلبہ روم کی پیشگوئی کا ظہور
عیسائیوں کیلئے روشنی کا راستہ

یورپ کے عیاش معاشرہ کی ایک جھلک

انوار کی بارش ہوتی ہے جہاں حرم ساداتِ مدینہ میں

ربوہ کے تربیت یافتہ قادیانی
کمانڈوز یا ٹاسک فورس
ربوہ سے اسلحہ کیوں برآمد نہیں کیا جاتا؟

مرزا قادیانی کے جھوٹ

قادیانی امتحانی پرچہ

A QUESTION TO ALL MUSLIM BRETHREN

Do you want: Your money should be spent on making Muslims into Apostates?

Certainly your answer will be: No.

But you are! Unintentionally, unknowingly.

How: In this way that some of you transact business with Qadianis. You purchase and use their products. You deal with them commercially and don't realise the harm you are doing to Islam.

Do you know: A large part of the profit, accruing to Qadianis from your deals is deposited by them in their apostatic Centre at Rabwah.

What work this Centre does: It makes unwary Muslims into Kafirs and Apostates.

Alas: Your money is used against your very Deen and you are unaware.

Realise: You are contributing towards apostacising Muslims because you buy, sell, and use the products manufactured by Qadianis.

Mark:

It's your money that is spent on Qadiani apostatic activities.

It's your money that is letting Qadianis print their literature.

It's your money that is abetting publication of Qadianis' distorted translations of Quran.

It's your money that is supporting Qadiani Rabwah Centre.

It's your money that is helping Qadiani preachers to preach Kufr in the world.

It's your money which is spent by Qadianis in spread of their heresy.

O'SAVIOURS OF DEEN-E-ISLAM

Rally round the banner of your Prophet Muhammad Rasool Allah Sallal-Lah-o-Alaihe-Wa-Sallam.

Boycott all Qadiani products; don't deal in them, don't buy them, don't use them.

Cut them out at social, commercial, economic levels.

Don't attend their functions, marriages, funerals etc.

Be hostile, you, your friends and your relatives towards these enemies of your Deen for sake of Allah.

See through the fraud of these self-styled "Ahmadis".

Identify them as Kafirs, Apostates and Dualist-infidels.

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوة کا ترجمان

ہفت روزہ
ختم نبوة
کراچی
انٹرنیشنل

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۳ ● شمارہ نمبر ۴ ● بتاریخ ۷ محرم الحرام تا ۱۳ محرم الحرام ۱۴۱۵ھ ● بمطابق ۱۷ جون تا ۲۳ جون ۱۹۹۴ء

اس شمارے میں

۱ : برسات مدینے میں (نعت) ____ ۳
۲ : اداریہ ____ ۵
۳ : اسلام کی صداقت ____ ۶
۴ : سیرت النبیؐ کا ایک تابناک پہلو ____ ۸
۵ : مولانا سید شمس الدین شہیدؒ ____ ۱۱
۶ : یورپ کے عیاشی معاشرہ کی ایک جھلک ____ ۱۲
۷ : یتیموں کے حقوق ____ ۱۴
۸ : عظیم صحافی محمد مسعود اظہر ____ ۱۵
۹ : طب و صحت ____ ۱۶
۱۰ : مرزا قادیانی کے ۲۰ جھوٹ ____ ۱۹
۱۱ : دارالعلوم برمی انگلینڈ کا تعارف ____ ۲۱
۱۲ : قادیانی امتحانی پرچہ ____ ۲۳

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا اللہ وسایا ● مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد جمیل خان ● مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر
حافظ محمد حنیف ندیم

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

تزئین
خوشی محمد انصاری

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش
ایم اے جناح روڈ کراچی فون 7780337

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8190.

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵ روپے
سہ ماہی ۳۵ روپے
فی پرچہ ۳ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۱۰۰ ڈالر
یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
متحدہ عرب امارات، انڈیا ۵۰ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۰۳
کراچی پاکستان ارسال کریں

پبلشر : عبدالرحمن باوا ○ طابع : سید شاہد حسن ○ مطبع : القادر پرنٹنگ پریس ○ مقام اشاعت : ۱۰۳ بنوری ٹاؤن کراچی

برسات مدینے میں

مجیب بستوی

رہتے ہیں سدا ایسے حالات مدینے میں
انوار کی ہوتی ہے برسات مدینے میں
تقدیر جسے کہیے تقدیر تو ان کی ہے
جو لوگ کہ رہتے ہیں دن رات مدینے میں

ہے بعد خدا جس کا رتبہ بڑا عالم میں
ہے گنبد خضراء میں وہ ذات مدینے میں
یہ میری تمنا ہے یہ میری دعائیں ہیں
ہستی کے مری گزریں لمحات مدینے میں

ہوتا ہے کرم پیہم اللہ کے بندوں پر
اس طرح سے بٹتی ہے سوغات مدینے میں
احسان خداوندی ہوتا ہے ہر اک لمحہ
کس درجہ ہے رحمت کی بہتات مدینے میں

آغوش میں رحمت کی پلتے ہیں مجیب وہ بھی
دل میں جو ابھرتے ہیں جذبات مدینے میں

ربوہ کے قادیانی کمانڈوز یا قادیانی ٹاسک فورس
ربوہ سے اسلحہ کیوں برآمد نہیں کیا جاتا؟

ربوہ کے بارے میں یہ بات پورے یقین کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ وہ اسلحہ کا مرکز ہے' ہر قسم کا جدید سے جدید تر اسلحہ وہاں موجود ہے۔ کہا جاسکتا ہے کہ وہ اسلحہ کہاں ہے؟ کیونکہ بظاہر نظر نہیں آتا اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ وہ اسلحہ ان کے مرزاڑوں کے اردگرد ان کے فرشوں کے نیچے اور ان کے مرگھٹوں میں دفن ہے۔ جنگ کشمیر کے وقت فرقان بٹالین توڑی گئی تو اس نے حکومت کے پاس اسلحہ جمع نہیں کرایا تھا بلکہ وہ تمام اسلحہ ربوہ پہنچا دیا گیا تھا جسے زیر زمین محفوظ کر لیا گیا۔ آج بھی وہ اسلحہ ربوہ میں موجود ہے۔ اگر ربوہ کے مرزاڑوں' عبادت خانوں' تعلیم گاہوں اور مرگھٹوں کو کھودا جائے تو وہاں سے ہر قسم کا اسلحہ نکلے گا۔ علاوہ ازیں ربوہ میں قادیانیوں کا کوئی گھر ایسا نہیں جہاں اسلحہ موجود نہ ہو۔ جہاں تک جدید اسلحہ کا تعلق ہے تو اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کیونکہ وہ غیر ملکی ایجنٹ اور پاکستان کے دشمن ہیں اکھنڈ بھارت ان کا الہامی عقیدہ ہے۔ خصوصاً" ہندوستان سے ان کے گہرے روابط ہیں۔ اس وقت سندھ میں راجستھان کی سرحد سے لے کر سیال کوٹ تک بھاری تعداد میں قادیانی آباد ہیں ان کی بھارت آمد ورفت ہے اسمگلنگ بھی کرتے ہیں اور بھارتی حکومت سے اسلحہ بھی حاصل کرتے ہیں جو کنری کی قادیانی اسٹیٹس میں پہنچتا ہے اور وہاں سے ربوہ منتقل ہو جاتا ہے۔ اس وقت سندھ میں دہشت گردی' تخریب کاری' ڈاکہ زنی' لوٹ مار' چوری اور دوسری وارداتیں عام ہیں اس کے پس پردہ قادیانی اسلحہ ہی کی کارفرمائیاں ہیں جو کنری کی قادیانی اسٹیٹس سے پورے سندھ میں پھیلایا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سندھ کے ہندو اور علیحدگی پسند تنظیمیں اس سلسلہ میں قادیانیوں کی شریک کار ہیں۔

بات ربوہ کی ہو رہی تھی کہ وہ اسلحہ کا مرکز ہے ہم یہ بات اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے بلکہ یہ بات ریکارڈ پر آچکی ہے روزنامہ امروز لاہور اپنی اشاعت ۳۰ر جولائی ۱۹۷۵ء میں یہ خبر دیتا ہے۔

" پولیس نے ربوہ ریلوے اسٹیشن سے غیر ملکی اسلحہ کی بھاری تعداد پر قبضہ کر لیا ہے یہ اسلحہ پیٹیوں میں بند کر کے ریل گاڑی کے ذریعے ربوہ پہنچایا جا رہا تھا خبر کے مطابق اسپیشل پولیس کو یہ اطلاعات مل رہی تھیں کہ غیر ملکی اسلحہ کی بھاری تعداد ربوہ پہنچائی جا رہی ہے' اس غرض سے اسپیشل پولیس کا ایک دستہ ربوہ ریلوے اسٹیشن پر متعین کیا گیا۔ گزشتہ روز جب یہ پیٹیاں اتاری جا رہی تھیں تو ایک پیٹی پلیٹ فارم پر گر کر ٹوٹ گئی جس سے غیر ملکی اسلحہ کھل گیا۔ اسپیشل پولیس اہلکار اس کی اطلاع دینے کے لئے ربوہ اسٹیشن پر گیا تو اس دوران میں ریلوے کے (مرزائی) عملے نے ان پیٹیوں کو ٹھکانے لگانے کی کوشش کی لیکن پولیس نے بروقت اسلحہ کی پیٹیوں پر قبضہ کر لیا۔ "

سوچئے اور بار بار سوچئے کہ یہ اسلحہ کہاں اور کس کے خلاف استعمال ہونا تھا؟ پھر یہ اسلحہ عین موقعہ پر پکڑا گیا جو پہلے پہنچا وہ کہاں گیا؟ دراصل ایسا اسلحہ وقت ضرورت مسلمانوں اور ملک میں تخریب کاری کے لئے استعمال ہوتا رہتا ہے فرقان بٹالین جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں جب وہ توڑی گئی تو اس کا نیا نام خدام الاحمدیہ رکھ دیا گیا اس کے کارکن ہر طرح کے اسلحہ کی ٹریننگ حاصل کئے ہوئے ہیں۔ جہاں ضرورت پڑتی ہے پہنچ جاتے ہیں موجودہ حالات میں اگر ہم اسے قادیانی ٹاسک فورس کا نام دیں تو غلط نہیں ہوگا۔ اس کی تصدیق اس واقعہ سے بھی ہو سکتی ہے جس کا تذکرہ ہم نے گزشتہ شمارہ کے اداریہ میں کیا تھا کہ چک ۸۷ شمالی سرگودھا میں ربوہ سے چالیس مسلح کمانڈوز وہاں پہنچے۔ اڑھائی گھنٹے تک فائرنگ کی اور کئی مسلمانوں کو زخمی کر دیا۔ بنیاد یہ تھی کہ مسلمان ایک سات مرلے کے پلاٹ پر مدرسہ کیوں تعمیر کر رہے ہیں۔ ہم نے اس واقعہ کا پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں منظور احمد وٹو کی کارستانیوں کے ضمن میں تذکرہ کیا تھا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ریکارڈ میں لانے کے لئے ہم وہ پوری خبر معہ حوالہ نقل کر دیں۔ روزنامہ پاکستان لاہور نے اپنی ۱۶ر مئی ۱۹۹۴ء کی اشاعت میں یہ خبر دی ہے۔

" سرگودھا کینٹ (نامہ نگار) نواحی گاؤں ۸۷ شمالی میں مدرسہ کی تعمیر روکنے پر مسلمانوں اور قادیانیوں میں تصادم ہو گیا۔ فائرنگ اڑھائی گھنٹے جاری رہی جس کے نتیجے میں ۳ افراد زخمی ہو گئے۔ تفصیل کے مطابق گاؤں کے مسلمان ریاست باجوہ اور محمد صادق باجوہ نے سات مرلہ کے سرکاری پلاٹ کی رجسٹری مدرسہ کے نام کروائی اور اس پر مدرسہ

کی تعمیر شروع کر دی۔ جس پر گاؤں کے قادیانی نمبردار رشید نے مبینہ طور پر ربوہ اور گرد و نواح سے چالیس مسلح قادیانی کمانڈوز منگوا لئے اور مدرسے کی تعمیر روک کر اس پر قبضہ کرنا چاہا جس پر دونوں فریقوں میں تصادم ہو گیا۔ کمانڈوز نے مسلمانوں پر فائرنگ کر دی جو اڑھائی گھنٹے جاری رہی۔ اس دوران تین نوجوان محمد اشفاق، نسیم صادق اور صاحب خان شدید زخمی ہو گئے۔ جن کی حالت سول ہسپتال میں تشویش ناک ہے۔ وقوعہ کی اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچ گئی اور قادیانی نمبردار رشید احمد کی حویلی سے یوسف محمود، انور شہزاد، ممتاز، اسلم، اعظم، افتخار، احمد سعید، احمد سلطان وغیرہ دس افراد کو جدید اسلحہ سمیت گرفتار کر لیا جب کہ نمبردار فرار ہو گیا۔ واقعہ کے بعد گاؤں میں پولیس کی نفری تعینات کر دی گئی ہے۔ حالات ابھی تک کشیدہ ہیں۔"

اس خبر سے تصدیق ہو گئی کہ قادیانیوں نے ٹاسک فورس بھی قائم کر لی ہے جو وقت ضرورت جہاں چاہے اور جس وقت چاہے پہنچ سکتی ہے۔ ہمیں حیرانی اس بات پر ہے کہ ادھر چک مذکور میں مدرسہ کی تعمیر شروع ہوئی، ادھر ربوہ خبر بھی پہنچ گئی اور وہاں سے "آنا" "فانا" ٹاسک فورس نے پہنچ کر اپنی کارروائی شروع کر دی اڑھائی گھنٹے تک فائرنگ ہوئی، مسلمان زخمی ہوئے۔ راستے میں چیک پوسٹیں بھی قائم ہیں، تھانے بھی ہیں خود ربوہ سب تحصیل ہے، تھانہ موجود ہے۔ راستے میں لالیاں احمد نگر اور دوسرے قصبات و دیہات ہیں اسی جنس بھی یقیناً "ان علاقوں میں موجود ہو گی لیکن کسی کو بھی اسلحہ سے لیس یہ چالیس کمانڈوز نظر نہیں آئے۔ ہمارے خیال میں یا تو اوپر کی ہدایات کے تحت ایسا ہوا، یا ان علاقوں میں انتظامیہ قادیانی ہے اور یا پھر ربوہ ہسپتال کی ایمبولینس اس مقصد کے لئے استعمال کی گئی ہیں۔

بہر حال معاملہ کچھ بھی ہو ہم نے ربوہ کے بارے میں اوپر جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ غلط نہیں صحیح ہیں۔ یہ حکومت کی قادیانیت نوازی ہے یا کمزوری اور یا کوئی سیاسی مصلحت کہ ربوہ آزاد ہونے کے بعد بھی پاکستان کے اندر اسٹیٹ در اسٹیٹ کی حیثیت رکھتا ہے ہمارا حکومت سے پر زور مطالبہ ہے کہ ربوہ کی یہ حیثیت اب ختم ہونی چاہئے۔ وہاں پر اسلحہ کی تربیت گاہوں پر پابندی لگنی چاہئے اس وقت جو اسلحہ وہاں موجود ہے اسے برآمد کیا جانا چاہئے اور اس بین الاقوامی جاسوسی اڈے کی کڑی نگرانی کرنی چاہئے۔

اِسلام کی صداقت

محمد اقبال حیدر آباد

غلبہ روم کی پیشن گوئی اور اس کا ظہور، عیسائیوں کیلئے روشنی کا راستہ

الٓمّٓ و غلبت الروم ------ سورہ روم

ترجمہ: رومی قریب کے ملک میں مغلوب ہو گئے ہیں مگر مغلوب ہونے کے بعد چند سال میں وہ پھر غالب آئیں گے۔ پہلے اور پیچھے سب اختیار خدا کے ہاتھ میں ہے اور اس دن مسلمان خدا کی مدد سے خوش ہوں گے وہ جس کو چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور مہربان ہے خدا کا وعدہ ہے خدا اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

اس پیشن گوئی کا اسلوب اور سیاق و سباق بتاتا ہے کہ اس کو قرآن اور آنحضرتؐ کے ایک معجزہ اور ان دونوں کی صداقت کے ایک ثبوت کے طور پر پیش کیا گیا ہے قرآن حکیم نے اس پیشن گوئی میں دو باتیں کہی تھیں پہلی بات یہ کہ رومی چند سال میں غالب آجائیں گے دوسری خبر یہ دی گئی کہ خود مسلمانوں کو بھی اس وقت خدا کی مدد سے خوش نصیب ہو گی۔

سب سے پہلے اس ماحول کو دیکھنا ہے جس میں اس واقعہ نے ایک معجزہ کی حیثیت اختیار کر لی کیا واقعی رومی اتنے مغلوب و درماندہ اور نیم جان ہو رہے تھے اور ایرانیوں نے اتنی عظیم الشان فتح حاصل کر لی تھی اور رومی علاقوں میں اور صوبوں میں اتنی مستحکم سلطنت قائم کر لی تھی کہ نو برس کے عرصہ میں پانسے کا پلٹ جانا مفتوح کا فاتح بن جانا ایک غیر معمولی واقعہ ہے واقعہ کے ظہور میں خدا کی قدرت کا ہاتھ کام کر رہا تھا۔

آفتاب رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے طلوع پر چند سال گزرے تھے کہ ۶۱۳ء میں خسرو پرویز شہنشاہ ایران نے رومی سلطنت پر ایک بھرپور حملہ کیا اور عراق و شام اور مصر کو فتح کرتا ہوا ایشیائے کوچک میں داخل ہو گیا۔ ہرقل ۶۱۰ء یا ۶۴۱ء قیصر روم اس سیلاب کو روک نہ سکا۔ ۶۱۷ء تک روم کے تمام مشرقی صوبوں پر ایران کا قبضہ ہو گیا۔ یہاں تک کہ ایرانیوں کے محاصرے سے خود روم کا مشرقی دارالحکومت قسطنطنیہ خطرے میں پڑ گیا آتش پرست ایرانیوں نے رومی علاقے پر قبضہ کرنے کے بعد مسیحیات کو مٹانے کے لئے شدید ترین مظالم شروع کر دیئے عیسائیوں کے مذہبی شعائر کی توہین کی گئی گرجاؤں کو مسمار کر دیا گیا اور ان کی جگہ آتش کدے تعمیر کئے گئے مقدس صلیب کی وہ لکڑی جس کی نسبت عیسائیوں کا عقیدہ تھا کہ اس پر مسیح نے جان دی تھی بیت المقدس سے نکال کر ایران کے پایہ تخت مدائن پہنچادی گئی۔

اس وقت خسرو پرویز کی نخوت و غرور کا عجیب عالم تھا اس کا اندازہ اس خط سے ہوتا ہے جو خسرو پرویز نے بیت المقدس سے ہرقل کو لکھا تھا۔

"سب خداؤں سے بڑے خدا تمام روئے زمین کے مالک خسرو کی طرف سے اس کے کمینہ اور بے شعور بندے ہرقل کے نام:

تو کہتا ہے کہ تجھے اپنے خدا پر بھروسہ ہے کیوں نہ ترے خدا نے یروشلم کو مرے ہاتھ سے بچا لیا؟ میں اس وقت تک صلح نہیں کروں گا جب تک تو اپنے صلیبی خدا کو چھوڑ کر آتش پرستی اختیار نہ کرے۔ ایک طرف تو یہ واقعات ہو رہے تھے اور دوسری طرف مکہ کی سرزمین مسلمانوں پر تنگ سے تنگ تر ہو رہی تھی اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ ۶۱۵ء میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد کو اپنا گھر بار چھوڑ کر حبش میں پناہ لینی پڑی تھی اور مکہ میں بچے کچھے مسلمان شعب ابی طالب میں محصور تھے۔ قریش نے یہ تدبیر سوچی کہ آنحضرتؐ اور آپؐ کے تمام خاندان کو محصور کر کے تباہ کر دیا جائے چنانچہ قریش کے تمام قبائل نے ایک معاہدہ کیا کہ کوئی شخص خاندان بنی ہاشم سے نہ قرابت کرے گا نہ ان کے پاس کھانے پینے کا سامان جانے دے گا یہ معاہدہ لکھ کر کعبہ کے دروازے پر آویزاں کر دیا گیا۔ جب مکہ میں رومیوں کی مغلوبیت کی خبر پہنچی تو قریش نے خوب خوشی منائی وہ مسلمانوں سے کہتے تھے کہ ایران کے آتش پرست فتح پا رہے ہیں اور تمہاری طرح سے وحی و رسالت کے ماننے والے عیسائی شکست پر شکست کھاتے جا رہے ہیں اسی طرح ایک دن ہم بھی تمہیں اور تمہارے دین کو مٹا کر رکھ دیں گے۔

خسرو پرویز کی فتح ایسی فیصلہ کن تھی اور قیصر ہرقل کی شکست ایسی فاش تھی کہ مستقبل میں رومیوں کے سنبھلنے کا

دور دور تک کوئی امکان نظر نہ آتا تھا اسی طرح مسلمان انتہائی کمزوری اور بے بسی کی حالت میں مبتلا تھے قریش نے ان کا مکمل معاشرتی بائیکاٹ کر کے ان پر عرصہ حیات تنگ کر دیا تھا۔ عین اس نازک ترین اور مایوس کن موقع پر قرآن حکیم نے مسلمانوں کی دل جوئی کے لئے یہ محیر العقول اعلان کیا۔ غلبت الروم (سورہ روم) قرآن حکیم نے اس پیشن گوئی میں دو یا تین کی تھیں پہلی بات یہ ہے کہ رومی چند سال میں غالب آئیں گے دوسری خبر یہ دی گئی کہ خود مسلمانوں کو بھی اس وقت خدا کی مدد سے خوشی نصیب ہوگی۔

تاریخ زوال روما کا مصنف ایڈورڈ گبن لکھتا ہے کہ" جب یہ پیشن گوئی کی گئی تو کوئی بھی پیشگی خبر اتنی بعید از وقوع نہیں ہو سکتی تھی" یہ تو ایک عیسائی مورخ کا تاثر تھا۔ خود مسلمان اپنی کمزوری اور بے بسی کے جس نازک دور سے گزر رہے تھے اس میں ان کے پنپنے کا کوئی امکان نظر نہیں آتا تھا۔ ایسی حیرت انگیز پیشن گوئی پر عربوں کا خاموش رہنا غیر ممکن تھا چنانچہ ابی بن خلف نے علانیہ طور پر دعوی کے ساتھ اس کا انکار کیا اور کہا کہ یہ ناممکن ہے۔ واقعات کی رفتار اس کے صریح خلاف' حضرت ابو بکر صدیقؓ نے جن کی قوت ایمانی غیر متزلزل اور پہاڑ کی طرح مضبوط تھی آبی بن خلف سے شرط لگائی کہ اگر رومی ایران پر غالب نہ آئے تو ایک سو اونٹ وہ ابی کو دیں گے اور بصورت دیگر ابی ایک سو اونٹ صدیق اکبرؓ کو دے گا اس شرط کے چند سال بعد ۶۲۲ء میں ادھر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے ہجرت فرمائی اور ادھر قیصر روم قسطنطنیہ کے ایرانی محاصرے سے نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔ ہرقل کو پے در پے شکستوں نے اتنا مایوس کر دیا تھا کہ وہ قسطنطنیہ سے فرار ہو کر افریقہ جانے کی تیاری کر رہا تھا دفعتاً" اس کے ارادے میں تبدیلی ہوئی گبن لکھتا ہے وہی ہرقل جس کی ہمت پست ہو چکی تھی اور جس کا دماغ اس سے پہلے کچھ کام نہیں کرتا تھا اب اس نے نہایت کامیاب منصوبہ بنایا ۶۲۲ء میں جب ہرقل اپنی فوجیں لے کر قسطنطنیہ سے روانہ ہوا تو لوگوں نے سمجھا کہ دنیا رومن امپائر کا آخری لشکر دیکھ رہی ہے تاریخ کے نمایاں کرداروں میں سے ایک غیر معمولی کردار وہ ہے جو ہم ہرقل کے اندر دیکھتے ہیں۔ ہرقل جانتا تھا کہ ایرانیوں کی بحری طاقت کمزور ہے اس نے اپنے بحری بیڑے کو پشت سے ایران پر حملہ کے لئے تیار کیا۔ اس نے اپنی فوجیں بحر اسود کے راستے پر گزر کر آرمینیا اتار دیں اور وہاں سے ایران پر ایک بھرپور حملہ کیا ایرانی اس غیر متوقع حملے سے گھبرا گئے اور ان کے قدم اکھڑ گئے ہرقل نے دوسرے سال آذربائیجان میں گھس کر ایرانیوں کے سب سے بڑے آتش کدے کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔

خداوند عالم کی قدرت کا کرشمہ دیکھئے اسی زمانے ۲ ہجری ۶۲۴ء میں مسلمانوں کو بدر کے مقام پر قریش کے مقابلے میں پہلی بار عظیم الشان فتح حاصل ہوئی اور اس طرح قرآن کریم کی دونوں پیشن گوئیاں جو شروع میں بہت ہی بعید از وقوع معلوم ہوتی تھیں دس سال کے اندر اندر بیک وقت پوری ہو گئیں۔

قصبہ سلمان پاک جو بغداد سے چالیس میل کے فاصلے پر ہے۔ زمانہ قدیم میں جس کا نام "مدائن" تھا جہاں اکثر صحابہ کرامؓ گورنری کے عہدے پر فائز رہے یہاں ایک شاندار مقبرے میں حضرت سلمان فارسیؓ مشہور صحابی مدفون ہیں۔ سلمان فارسی مجوسی لڑکا جس کا باپ مجوسی جس کی ماں مجوسی جس کا سارا خاندان مجوسی۔ مدینہ منورہ سے کتنا دور ایران کا رہنے والا فارسی النسل فارسی زبان والا اسے عربی نہیں آتی جس نے مکہ نہیں دیکھا جس نے مدینہ نہیں دیکھا جس کے باپ دادا آگ پوجنے والے ہیں لیکن جب اس کو یہ پتہ چلا کہ آخری نبی آخری نجات دہندہ جس سے پہلے آنے والے سارے نبی ختم ہو چکے ہیں اس کا ظہور ہو چکا ہے تو ہماری تاریخیں ہماری حدیث کی کتابیں اس امر پر گواہ ہیں کہ سلمان فارسی بڑی تکلیفوں کے بعد بڑی مشقتوں کے بعد مدینے پہنچے ہیں۔ ہم تو مذہب کے لئے نیکی کے لئے نہیں پہنچ پاتے۔ مسجد تک نہیں پہنچ پاتے اس دور میں آج سے چودہ سو سال پیچھے پلٹ کر دیکھئے اس دور میں ایران کا ایک لڑکا ایران سے کس طرح مدینہ منورہ پہنچا وہ مدینہ کس چیز کے لئے پہنچا صرف محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو حاصل کرنے کے لئے پہنچا۔ حضورؐ کی قدر اس نعمت کا مقام سلمان فارسی سے پوچھا جائے کہ کس طرح انہوں نے تمام منازل کو طے کیا مدینہ منورہ پہنچے حضورؐ پر ایمان لائے۔

سلمان فارسی کے گنبد مزار سے متصل نبی آخری الزمانؐ کے دو صحابہ حضرت حذیفہ یمانیؓ اور حضرت جابر بن عبداللہؓ کے مزارات ہیں ان دونوں اصحاب رسولؐ کے مزارات پہلے سلمان پاک سے دو فرلانگ فاصلے پر ایک غیر آباد جگہ پر تھے۔

ہوا یہ کہ حضرت حذیفہؓ نے خواب میں ملک فیصل اول شاہ عراق سے فرمایا کہ ہم دونوں کے موجودہ مزاروں کو منتقل کر کے دریائے دجلہ سے تھوڑے فاصلے پر دفن کر دیا جائے اس لئے کہ مرے مزار میں پانی اور جابرؓ کے مزار میں نمی شروع ہو گئی ہے۔

شاہ یہ خواب مسلسل دو راتوں میں دیکھتا رہا اور شاید بے پرواہی یا انہماک امور سلطنت کے باعث بھول گیا۔ تیسری شب حضرت موصوفؓ نے عراق کے مفتی اعظم کو خواب میں یہی ہدایت فرما کر کہا کہ ہم دو راتوں سے بادشاہ کو کہہ رہے ہیں لیکن اس نے اب تک اس کا انتظام نہیں کیا اب یہ تمہارا کام ہے کہ اس کو متوجہ کر کے اس کا فوری بندوبست کراؤ۔ چنانچہ اگلے روز صبح ہی صبح مفتی اعظم نوری السعید پاشا وزیر اعظم کو ہمراہ لے کر بادشاہ سے ملے اور اس سے اپنا خواب بیان کیا شاہ فیصل نے کہا میں بھی دو راتوں سے خواب میں یہی دیکھ رہا ہوں۔ آخر کافی غور و مشورہ کے بعد شاہ نے مفتی اعظم سے کہا کہ آپ مزارات کھولنے کا فتویٰ دے دیں تو میں اس کی تعمیل کے لئے تیار ہوں۔ جب مفتی اعظم نے مزارات کھولنے اور لاشوں کو منتقل کرنے کا فتویٰ دے دیا تو یہ فتویٰ اور شاہی فرمان دونوں اس اعلان کے ساتھ اخبارات میں شائع کر دیئے گئے کہ بروز عید قربان بعد نماز ظہران دونوں اصحاب رسول کے مزارات کھولے جائیں گے

اخبارات میں یہ بیان شائع ہونا تھا کہ تمام دنیائے اسلام میں یہ خبر بجلی کی طرح پھیل گئی "رائٹر" اور دوسری خبر رساں ایجنسیوں نے اس خبر کو تمام دنیا میں پہنچا دیا حسن اتفاق دیکھئے کہ ان دنوں موسم حج ہونے کے باعث تمام دنیا سے مسلمان حج کے لئے حرمین شریفین (مکے مدینے) جمع ہو رہے تھے جب انہیں یہ حال معلوم ہوا کہ تو انہوں نے شاہ عراق سے یہ خواہش ظاہر کی کہ مزارات حج کے چند روز بعد کھولے جائیں تاکہ وہ بھی شرکت کر سکیں اسی طرح حجاز 'مصر 'شام 'لبنان 'فلسطین 'ترکی 'ایران 'بلغاریہ 'افریقہ' روس ہندوستان وغیرہ وغیرہ ملکوں سے شاہ عراق کے نام بے شمار تار پہنچے کہ ہم بھی جنازوں میں شریک ہونا چاہتے ہیں مہربانی فرما کر مقررہ تاریخ چند روز بڑھا دی جائے۔

چنانچہ دنیا کے مسلمانوں کی خواہش پر یہ دوسرا فرمان جاری کر دیا گیا کہ اب یہ رسم حج کے دس دن بعد ادا کی جائے گی اور اس کے ساتھ ہی خواب میں اہل مزارات کی عجلت کی تاکید کے پیش نظر احتیاطی تدابیر بھی کی گئیں کہ پانی مزارات تک پہنچنے نہ پائے

آخر کار وہ دن بھی آ گیا جس کی آرزو میں لوگ جوق در جوق سلمان پاک میں جمع ہو گئے دوشنبہ کے دن بارہ بجے کے بعد لاکھوں انسانوں کی موجودگی میں مزارات کھولے گئے تو معلوم ہوا کہ حضرت حذیفہ الیمانیؓ کے مزار میں کچھ پانی آ چکا تھا اور حضرت جابرؓ کے مزارات میں نمی پیدا ہو چلی تھی حالانکہ دریائے دجلہ وہاں سے کم از کم دو فرلانگ دور تھا۔

تمام ممالک کے سفیر عراقی حکومت کے تمام ارکان اور شاہ فیصل کی موجودگی میں پہلے حضرت حذیفہ یمانیؓ کی نعش مبارک کو کرین کے ذریعے زمین سے اس طرح اوپر اٹھایا گیا کہ ان کی نعش کرین پر نصب کئے ہوئے سٹریچر پر خود بخود آ گئی۔ اب کرین سے سٹریچر کو علیحدہ کر کے ہز مجسٹی شاہ فیصل مفتی اعظم عراق وزیر مختار جمہوریہ ترکی اور پرنس فاروق ولی عہد مصر نے کندھا دیا اور بڑے احترام سے ایک شیشہ کے تابوت میں رکھ دیا پھر اسی طرح حضرت جابر بن عبداللہؓ کی نعش مبارک کو مزار سے باہر نکالا گیا۔

نعش ہائے مبارک کا کفن حتی کہ ریش ہائے مبارک کے بال تک بالکل صحیح حالت میں تھے نعشوں کو دیکھ کر یہ اندازہ ہرگز نہیں ہوتا تھا کہ یہ تیرہ سو سال قبل کی نعشیں ہیں بلکہ گمان یہ ہوتا تھا کہ شاید انہیں رحلت فرمائے دو تین

باقی صفحہ ۲۹ پر

از۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم ملتان

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک تابناک پہلو

آغاز اس رحمٰن کے نام سے جس نے ہمیں قرآن سکھایا' انسان بنایا اور بولنے کا طریقہ سکھایا (۱) وہ جو انسانوں کی تقدیر متعین کرتا ہے اور اس کے لئے راہ ہدایت کی نشاندہی کرتا ہے وہ جس نے اپنے پیدا کردہ آدم کو علم الاسماء کے اعزاز سے نوازا اور وہ جو تمام انسانوں کے لئے اولین معلم حقیقت وہدایت ہے۔

صد ہا سلام اس انسان عظیم پر جسے خدا انسانوں کے اندر سے بشیرو نذیر بنا کر اٹھایا گیا اور جسے ساری انسانیت کے لئے معلم فلاح و سعادت کے منصب پر قیامت تک کے لئے مامور کر دیا گیا وہ کہ جس کی تعلیم صداقت اور سیاسی انقلاب کی روشنی میں عرب کی تہذیب نا آشنا قوم' اقوام عالم کے لئے روشنی کا مینار ثابت ہوئی وہ کہ جس نے تدبر و تفکر کی کنجیوں سے علوم و فنون کے بند خزانے ساری نوع انسانی کے لئے کھول دیئے "حق یہ ہے کہ حضور کی تیار کردہ جماعت نے بین الاقوامی دور تہذیب کا افتتاح کیا اور آج کے فاسد علوم اور بے توازن تحریکوں میں جہاں کہیں کس قابل قدر جوہر کا کوئی ذرہ چمکتا دکھائی دیتا ہے یہ اس قوم محمد کے فیضان کی یادگار ہے جو دوسروں کو منزل کا سراغ بتانے کے بعد خود اپنا سراغ گم کر بیٹھیں۔" (۲)

اصل بحث کا آغاز کرنے سے قبل اس سوال کا جواب ضروری ہے کہ سیرت رسول کا مطالعہ کیوں کیا جائے جب کہ آپ کی وفات پر چودہ صدیاں بیت چکی ہیں علوم و فنون میں بے پناہ ترقی ہو چکی ہے۔ متمدن قوموں کے ماحول اور تصور حیات میں زمین و آسمان کا فرق آ چکا ہے یہ اور اس قسم کے جو دوسرے سوالات ذہن میں اٹھتے ہیں وہ تفصیلی جواب چاہتے ہیں کہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب کی سیرت مبارکہ کا مطالعہ کیوں ناگزیر ہے اور اس غرض کے لئے کسی اور کا کیوں نہیں؟

اگرچہ اس سوال کا جواب ہمارا موضوع نہیں ہے تاہم قاری کے لئے اس سوال کا جواب معلومات سے خالی نہ ہوگا۔ تمام مسلمانوں کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ حضور کی سیرت کی اہمیت کسی تفصیل کی محتاج نہیں اصول فقہ کی کتابوں میں یہ امر مسلمہ ہے کہ آنحضرت کا ہر قول آپ کے فعل کی طرح قانونی حیثیت رکھتا ہے اور یہ سنت نبوی ہی ہے جس سے واجبات' مستحبات' مباحات اور مکروہات وغیرہ قائم ہوئے ہیں۔ یوں تو کسی مسلمان کی زندگی اس وقت اسلامی کہلاتی ہے جب وہ قرآن حکیم کے احکام کے مطابق ہو لیکن جب قرآن حکیم ہی سنت نبوی کی قانونی حیثیت کو تسلیم کرے تو ہمارے لئے کیا جواب رہ جاتا ہے۔ قرآن کریم متعدد مواقع پر رسول کی بتائے ہوئے طریقوں پر چلنے کی تلقین کرتا ہے ارشاد ربانی ہے۔

"تمہارے رب کی قسم یہ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں تم کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں پھر جو کچھ تم فیصلہ کرو اس پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں بلکہ اسے تسلیم کر لیں۔" (۴۔۶۵) اسی طرح فرمایا جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی (۴۔۸۰) اے ایمان والو تم اللہ کا کہا مانو اور رسول کا کہا مانو اور ان کا کہا مانو جو اہل حکومت ہیں۔ پھر اگر کسی امر میں تم باہم اختلاف کرنے لگو تو اس معاملہ (جس پر تم اختلاف کرتے ہو) اللہ اور اس کے رسول کے حوالے کر دیا کرو اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو (۴۔۵۹) ایک اور موقع پر فرمایا "اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو مت برباد کرو (۴۷۔۳۳)

یہ اور اس قسم کی دوسری آیات حدیث کے لفظاً" یا معناً" واجب العمل ہونے کی تائید کرتی ہیں۔ حضور کی وفات کے بعد تمام صحابہؓ نے اسی طرح آپ کی سنت پر عمل کیا جس طرح وہ حضور کی زندگی میں کیا کرتے تھے۔ وہ اس بات میں عملاً" کوئی فرق روا نہ رکھتے کہ کون سا حکم قرآن حکیم کی صورت میں نازل ہوا ہے اور کون سا حضور نے ان کو اپنی طرف سے دیا ہے کیونکہ حضور کی حیثیت شارح قرآن کی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت معاذ ابن جبلؓ نے کہا تھا کہ اگر میں قرآن مجید میں کوئی حکم تلاش نہ کر سکا تو سنت رسول کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ قرآن پاک میں اور احکامات مجمل بیان ہوئے ہیں ان میں صلوٰۃ' زکوٰۃ' صوم اور حج سرفہرست ہیں۔ ان احکامات پر اس وقت تک عمل نہیں ہو سکتا جب تک حضور کی سیرت کا مطالعہ نہ کیا جائے۔ المختصر اگر آپ کی سیرت کاملہ قانوناً" واجب الاتباع نہ ہو تو قرآنی فرائض کی پیروی ناممکن ہے۔ سیرت کا مطالعہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ دنیا کے تمام ہادیوں میں یہ خصوصیت محمدؐ کو حاصل ہے کہ آپ کی تعلیم اور آپ کی شخصیت صدیوں سے بالکل اپنے حقیقی رنگ میں محفوظ ہے اور خدا کے فضل سے کچھ ایسا انتظام ہو گیا ہے کہ اب اس کو بدلنا غیر ممکن ہے انسان کی اوہام پرستی اور اعجوبہ پسندی سے بعید نہ تھا کہ وہ اس برگزیدہ ہستی کو بھی جو کمال کے اعلیٰ درجہ پر پہنچ چکی تھی افسانہ بنا کر الوہیت سے کسی نہ کسی طرح متصف کر دالتی اور پیروی کے بجائے محض ایک تحیر و استعجاب اور عبادات و پرستش کا موضوع بنا لیتی لیکن اللہ تعالیٰ کو بعثت انبیاء کے آخری مرحلہ میں ایک ایسا ہادی و رہنما بھیجنا منظور تھا جس کی ذات انسان کے لئے دائمی نمونہ عملی اور عالمگیر چشمہ ہدایت ہو۔ اس لئے اس نے محمدؐ کی ذات کو اس ظلم سے محفوظ رکھا جو جاہل معتقدوں کے ہاتھوں دوسرے انبیاء اور ہادیان اقوام کے ساتھ ہوتا رہا ہے۔ اول تو آپ کے صحابہ و تابعین اور بعد کے محدثین نے پچھلی امتوں کے برعکس اپنے نبی کی سیرت محفوظ رکھنے کا خود ہی غیر معمولی اہتمام کیا ہے لیکن پھر بھی کتابوں کا وہ تمام ذخیرہ دنیا سے مٹ جائے جو ائمہ اسلام نے سالہا سال کی محنتوں سے مہیا کیا ہے۔ حدیث اور سیرت کا ایک ورق بھی دنیا میں نہ رہے جس سے محمدؐ کو کچھ حاصل ہو سکا ہو اور صرف کتاب اللہ ہی باقی رہ جائے تب بھی ہم اس کتاب سے ان تمام بنیادی سوالات کا جواب حاصل کر سکتے ہیں۔ جو اس کے لانے والے کے متعلق ایک طالب علم کے ذہن میں پیدا ہو سکتے ہیں۔ غرض ہم ایک ایسی شخصیت کا مطالعہ کر سکتے ہیں جس کے عام حالات بھی تفصیل سے محفوظ ہیں اور جس کی تعلیم کی اساس یعنی اس پر نازل شدہ الہامی کتاب بھی ہو بہو محفوظ و موجود ہے اس کی آیات کو پڑھنے کے متعلق کوئی چھوت چھات نہیں کہ اجنبیوں کو پڑھنے اور سننے سے روکا جائے بلکہ صلائے عام ہے کہ ہر شخص اس کو پڑھے اور بطور خود اپنے لئے فیصلہ

کرے کہ وہ اس کو قبول کر سکتا ہے کہ نہیں اور جو قبول نہ کرے اس کے لئے بھی صاف حکم ہے کہ

لا اکراہ فی الدین (۵)

دنیا میں بڑے لوگوں کی کبھی کمی نہیں رہی۔ اگر ہم سکندر اعظم، نپولین بوناپارٹ، اور ہٹلر کا مطالعہ کریں تو ان کی زندگی صرف ایک سپہ سالار جنگ اور فاتح کے لئے مفید مواد فراہم کر سکتی ہے۔ گوتم بدھ کی زندگی ریاضت و عبادت میں خصوصی دلچسپی رکھنے والوں کے لئے ہی سبق آموز ہو سکتی ہے ہومر ایک شاعر سے زیادہ کچھ نہ تھا افلاطون اور ارسطو صرف حکیم و فلسفی تھے۔ زندگی کے بقیہ شعبہ میں ان کی کوئی بڑی وقعت نہیں۔ اس کے برعکس رسول عربی کی زندگی پر نظر ڈالئے اس کی ہمہ جہت حیثیت قول و فعل کی مطابقت تعلیم میں معتدل عملیت اور دیگر کامیابیاں سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہیں۔ (۶)

غیر مسلموں کے لئے بھی سیرت کا مطالعہ اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ مسلمانوں کے لئے کیونکہ نہ صرف مسلمان بلکہ یورپی و مغربی مفکرین اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ مسلمانوں کی کتاب قرآن مجید تحریف و تبدیلی سے پاک ہے اور اس کتاب کا ارشاد ہے

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

مزید یہ کہ رسول اللہ نے جب اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ یہ فرمایا کہ "تمام عالموں کے لئے رحمت بن کر آیا ہوں اور میرے لائے ہوئے دین اسلام کے بغیر دنیا اور آخرت کی بھلائی حقیقت میں نصیب نہیں ہو سکتی" اس بات پر اوچھی طبیعت رکھنے والوں نے تو ٹھٹھہ و مذاق شروع کر دیا جب کہ سنجیدہ لوگوں کا رد عمل مختلف تھا۔ انہوں نے دین اسلام کے بارے میں سوالات کئے اور ان پر ٹھنڈے دل سے غور و فکر کیا۔ اس طرح آہستہ آہستہ معقول رائے رکھنے والے لوگوں نے دین اسلام کو قبول کرنا شروع کر دیا۔ (۷)

یہی طرز فکر اہل ہنود اور اہل یہود کو دعوت فکر دیتا ہے کہ وہ رسول عربی کی تعلیمات پر ٹھنڈے دل سے غور کریں اور یہ یقیناً" ان کے لئے مفید ثابت ہوں گی۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ اہل مغرب کے مفکرین میں سے جس نے بھی اسلام کی تعلیمات کو سمجھنے کی کوشش کی وہ یہ کہنے پر مجبور ہو گئے اسلام کا پیغمبر اور اس پر نازل شدہ کتاب صد لائق تحسین ہیں۔

رسول اللہ ؐ نہ صرف انسان کامل تھے بلکہ ہادی کامل تھے۔ آپ کی رہنمائی انسانی زندگی کے تمام شعبوں پر محیط ہے کیونکہ سیاست بھی انسانی زندگی کا اہم شعبہ ہے اس لئے ناممکن تھا کہ سیرت نبوی اس بارے میں ہماری رہنمائی نہ کرتی۔ حضور کے سیاسی تدبیر و فکر کی بدولت جزیرہ نمائے عرب جہاں ہر وقت خانہ جنگیاں رہا کرتی تھیں وہاں ایک مضبوط فعال اور مستحکم حکومت قائم ہو گئی۔ ہم دیکھیں گے کہ آپ نے دس سال کے عرصہ میں کس طرح بارہ لاکھ مربع میل کا رقبہ مطیع اور ماتحت کیا۔ یہ آپ کی تعلیم و تربیت کا نتیجہ تھا کہ عرب جیسی گمنام، جاہل اور بدخو قوم نے بین الاقوامی تعلقات میں پہلا قدم رکھا اور قیصر و کسریٰ کی شاندار سلطنتیں ان کے زیر نگیں آ گئیں۔ ایک عیسائی مورخ یہ کہنے پر مجبور ہو گیا کہ ایسی قوم جو فتوحات کے نام سے آشنا تک نہ تھی اس نے ایسا ریکارڈ قائم کیا جو اب تک کسی قوم سے نہیں توڑا جا سکا۔ (۸)

یورپی مورخین یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ حضور رسول پاک ؐ کی تدبرانہ حکمت عملیوں کا آغاز صرف اور صرف مدنی زندگی جو صرف دس سالوں پر محیط تھی سے ہوتا ہے۔ وہ حضور ؐ کو مکی زندگی میں صرف اور صرف نبی اور مصلح دیکھتے ہیں۔ اسی بات کو ثابت کرنے کے لئے پروفیسر واٹ منٹگمری نے سیرت نبوی پر دو الگ الگ کتابیں تحریر کیں "محمد مکہ میں" اور محمد مدینہ میں۔" (۹)

اس مقالہ میں یہ دکھانے کی کوشش کی جائے گی کہ حضور ؐ کے سیاسی انقلاب کی جھلکیاں مکی زندگی میں عطائے نبوت سے قبل ہی ہو چکی تھیں اسلامی تاریخ کا ایک ادنیٰ سا طالب علم بھی یہ جانتا ہے کہ آپ ؐ نے مکہ مکرمہ کے ان مدبرین میں اعلیٰ مقام حاصل کیا جنہوں نے حلف الفضول کے نام سے بڑے بڑے ذی اثر ظالموں کے خلاف ہر مظلوم کی مدد کا معاہدہ کیا تھا۔ ایک طرف "حلف الفضول" کے معاہدے نے اس تیرہ و تاریک ماحول میں انصاف کی شمع روشن کی دوسری طرف کعبہ کی تعمیر نو کے وقت حجر اسود کی تنصیب نے بے شمار انسانوں کا خون بہنے کی نوبت نہ آنے دی۔ کعبہ کی تعمیر نو کے وقت حجر اسود کو نصب کرنے پر قبیلوں میں ٹھن گئی تھی۔ آپس کے کشت و خون کا سخت خطرہ درپیش تھا۔ ایسے میں طے ہوا کہ جو شخص دوسرے دن سب سے پہلے حرم شریف کے اس دروازے میں سے گزرے وہی اس معاملہ میں انصاف کرے اللہ کو اپنے حبیب کے ہاتھوں اس جھگڑے کو طے کرانا مقصود تھا۔ حضور ؐ ہی سب سے قبل صبح کے وقت کعبہ کے احاطہ میں داخل ہوئے۔ اس پر سب سرداروں نے بخوشی اس امین کے فیصلے کے آگے سر جھکا دیا۔ غور کریں کیسا تدبر ہے کہ بڑے بڑے تجربہ کار اور جہاں دیدہ بزرگ جن کے اشاروں پر ہزاروں کا خون بہہ جانے کا سامان پیدا ہو چکا تھا اور وہ خون کے پیالوں میں ہاتھ ڈبو کر قسمیں کھا چکے تھے کہ کسی دوسرے کو حجر اسود نہ رکھنے دیں گے۔ سب کے سب حضور ؐ کے فیصلے کے منتظر تھے۔ آپ کی خوش تدبیری اور معاملہ فہمی سے یہ مرحلہ اس طرح طے ہوا کہ آپ نے ایک بڑی چادر بچھا کر حجر اسود اس پر رکھوا دیا اور سب سرداروں کو کہا کہ اسے چاروں طرف سے تھام کر کعبہ کی تعمیر کی جگہ پر پہنچا دو۔ اب سیدی رسول ؐ نے بہ نفس نفیس خود اپنے مبارک ہاتھوں سے اس پتھر کو چادر سے باہر نکالا اور اس کی اصل جگہ پر نصب کر دیا۔ آپ کے اس بہترین فیصلے پر ہر طرف سے صدائے آفرین بلند ہوئی۔ (۱۰)

اس واقعہ کے بعد آپ نے ایک اہم اور خطرناک سازش سے اہل عرب کو بچایا۔ جس کے نتیجے میں عرب کا بچہ بچہ آپ کو اپنا محسن قرار دیتا ہے ایک عرب نے قسطنطنیہ کے عیسائی بادشاہ کا دین قبول کر کے خراب نیت سے حجاز کا رخ کیا۔ اس نے پوشیدہ طور پر کوششیں کیں کہ مکہ کی حکومت اور باگ ڈور رومی نصرانیوں کے ہاتھ میں دے دی جائے اور اس مقدس خطہ پر اپنا تسلط قائم کر لیں۔ حضور ؐ نے حالات کو بھانپ لیا اور نہایت خوش تدبیری اور ہوشیاری سے اس دغابازی کا راز کھول دیا۔ اس کے نتیجے میں اہل عرب نے مناسب کارروائی کر کے اپنی ملکی حفاظت کا انتظام کر لیا۔ اگر آپ ایسا نہ کرتے تو اغلب تھا کہ اہل عرب کا قتل و غارت اور حرم کی بے حرمتی ظہور میں آتی۔ (۱۱)

یہ تدبیر و تفکر اس عظیم ہستی کا تھا جس کے بارے میں قرآن حکیم نے کہا!

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین (۱۲)

مذکورہ بالا واقعات کے علاوہ آپ نے اپنی جرات مندانہ قیادت سے مسلمانوں کو ہر مشکل وقت میں حوصلہ اور مستقل مزاجی سے مقابلہ کرنا سکھلایا۔ آپ نے اپنی عظیم حکمت عملی سے سرداران قریش سے براہ راست رابطے قائم کئے۔ آپ نے ہجرت حبشہ اور عکاظ کے میلوں پر لوگوں سے ملاقاتیں کیں اور نئے روابط تلاش کئے۔ آپ نے اپنی تدبرانہ صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے مخالفانہ ماحول کے باوجود اسلام کی آزادانہ نشوونما کی۔ جب ہم حضور ؐ کی مدنی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ آپ کو یہاں بے شمار سیاسی اور اجتماعی مسائل درپیش تھے۔ انصاری قبیلے آپس میں اختلافات رکھتے تھے۔ منافقین اور دو قبیلے موجود تھے۔ یہود سماجی اور اقتصادی طور پر بالا دست تھے۔ مرکزی اور قانونی حکومت کا نام و نشان تک نہ تھا۔ اور مہاجرین جو آپ کے بااعتماد ساتھی تھے۔ معاشی طور پر مفلوک الحالی کا شکار تھے اور پھر ان مسائل کے حل کرنے کے لئے نہ حکومت تھی اور نہ فوج نہ کوئی خزانہ تھا اور نہ کوئی عدلیہ کا وجود ہاں اگر وجود تھا تو آپ کی فہم و فراست کا اور آپ کے تدبر و تفکر کا اس تدبر و تفکر کے نتیجہ میں آپ نے ایسے اقدام کئے جو رہتی دنیا تک یاد رہیں گے آپ نے میثاق مدینہ کے ذریعے ایک طرف عرب کی تاریخ میں پہلی بار مرکزی اتھارٹی قائم کی دوسری طرف اوس اور خزرج کے تعلقات میں توازن پیدا کیا۔ مہاجرین کے معاشی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے مواخات کا عدیم النظیر ہتھیار استعمال کیا۔ یہود اور منافقین کو ایک مرکز کے تحت جمع کرنا، شہری امن و امان بحال کرنا اور مواخات کے ذریعہ مہاجرین اور انصار میں محبت پیدا کرنا معمولی کارنامے نہ تھے بلکہ آپ کی اعلیٰ اصولوں پر مبنی سیاست کا درخشاں ثبوت تھے اور غور کیجئے کہ ایک شخص بالکل اجنبی ماحول میں جاتا ہے اور متضاد

عناصر کو چند ہی ماہ میں ایک سیاسی وحدت بنا دیتا ہے کمال یہ ہے کہ اس سیاسی وحدت کے تحریری دستور میں نہایت واضح طور پر عدالتی، تشریعی فوجی اور تنفیذی اختیارات حضورؐ کے ہاتھ میں دے دیئے جاتے ہیں۔ اس سیاسی دستاویز میں یہ منوا لیا گیا کہ عرب قبائل میں جو مشرک اور یہودی شامل ہیں وہ مسلمانوں کے تابع اور جنگ کی صورت میں ان کے معاون ہوں گے۔ نیز یہ کہ قریش مکہ کے جان و مال کو نہ تو خود کوئی امان دیں گے اور نہ ہی مسلمانوں کی راہ میں کوئی رکاوٹ ڈالیں گے جب وہ کسی قریشی پر حملہ آور ہوں اس میں یہ بھی منوا لیا گیا کہ جنگ و صلح کے معاملات مشترک ہوں گے کوئی جنگ سب کے لئے جنگ ہو گی فوجی خدمت لازمی اور جبری ہو گی البتہ جملہ حلیف اپنے اپنے قبیلہ کے مصارف جنگ خود برداشت کریں گے ان اقدامات کی کامیابی یقیناً" آپ کے عملی نمونہ "اخلاق عالیہ" ضبط و تحمل" انتظامی قابلیت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

تاریخ اسلام کا مطالعہ یہ شواہد فراہم کرتا ہے کہ یہود نے کئی مرتبہ اشتعال انگیزیاں کیں مگر آپؐ نے متعدد بار انہیں درگزر فرمایا اسی طرح منافقین کے رویہ پر آپ نے مسلسل چشم پوشی اور مروت سے کام لیا۔ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی نے کئی دفعہ انصار اور مہاجرین کو ایک دوسرے کے خلاف بھڑکایا۔ جنگ احد کے موقع پر آپ کے ساتھیوں کے ساتھ غداری کی مگر حضورؐ نے اونچے درجہ کی اخلاقی سیاست کا مظاہرہ کیا۔

جنگ احد کے موقع پر عبداللہ بن ابی کی یہ چال تھی کہ رسول اللہؐ مدینہ ہی میں قیام فرمائیں اور ہرگز کفار کے مقابلہ پر نہ نکلیں اس نے مندرجہ ذیل الفاظ سے اللہ کے رسول کو اصل مقصد سے ہٹانے کی ناکام کوشش کی آپؐ ان (کفار مکہ) کے مقابلہ پر نہ نکلیں کیونکہ ہمیشہ یہ ہوا ہے کہ جب بھی مدینہ سے نکل کر ہم نے کسی دشمن کا مقابلہ کیا ہمیں ضرر پہنچا اور جب کسی دشمن نے یہاں ہم پر پیش قدمی کی ہمیشہ اسے زک اٹھانی پڑی۔ آپؐ ان کو جہاں وہ ہیں' وہیں رہنے دیں۔ وہ مقابلہ بہت برا ہے۔ اس طرح سے ان کو سخت تکلیف ہو گی۔ اگر وہ مدینہ آئیں گے تو یہاں ایک طرف مرد سامنے سے ان کا مقابلہ کریں گے دوسری طرف عورتیں اور بچے اوپر سے ان پر سنگ باری کریں گے اور وہ یہاں سے ذلیل' بے نیل و مرام پسپا ہو جائیں گے۔ (۱۳)

ان الفاظ کے ساتھ رئیس المنافقین نے کوشش کی کہ مسلمانوں کو جنگ پر آمادہ نہ کیا جائے۔ وہ اپنی چال میں شاید کامیاب ہو جاتا مگر جو صحابہ دلی طور پر دشمن کا مقابلہ کرنے کے آرزومند تھے وہ برابر رسول اللہؐ سے اصرار کرتے رہے کہ آپؐ مدینہ سے باہر نکل کر مقابلہ کریں اس پر حضورؐ نے اپنی زرہ منگوا کر اسے زیب تن کیا۔ جب لوگوں نے دیکھا کہ حضورؐ تو مسلح ہو گئے وہ اپنے اصرار پر نادم ہوئے اور کہنے لگے کہ رسولؐ پر تو خود وحی آتی ہے اس لئے ہم نے بہت برا کیا کہ ان کی مرضی کے خلاف مشورہ دیا۔ اس خیال سے وہ سب آپ کے پاس معذرت کے لئے آئے اور کہا کہ جو آپؐ کی رائے ہو اس پر عمل کریں اس پر حضورؐ نے کہا "کسی نبی کے لئے یہ زیب نہیں دیتا کہ جب وہ زرہ پہن لے تو بغیر لڑے ہوئے اسے اتار دے۔" (۱۴)

حضورؐ کے ساتھ ایک ہزار کا لشکر تھا آپ مدینہ سے ابھی تھوڑا ہی دور گئے تھے کہ عبداللہ بن ابی بن سلول تین سو آدمیوں کے ساتھ واپس آ گیا۔ حضورؐ نے ابوجابر السلمی کو تعاقب میں بھیجا مگر عبداللہ نے اپنی منافقت کو نہ چھوڑا۔ حضورؐ نے اس موقع پر صبر تحمل بردباری اور اللہ کی مدد کا سہارا لیا۔ ضبط و تحمل اور غور و فکر کے علاوہ حالات کا جذباتیت سے عاری تجزیہ' مستقبل اور دیرپا فوائد کے لئے عارضی نقصان قبول کر لینا اور فضل و احسان سے مخالفین کے دلوں میں گھر کر لینا آپ کی سیاست کے نمایاں اصول تھے۔ ان اصولوں کا عملی مظاہرہ ہم صلح حدیبیہ کے موقع پر بھی دیکھ سکتے ہیں۔ اس موقع پر حضورؐ نے مستقبل کو پیش نظر رکھا اور اپنے بیشتر ساتھیوں کی خواہشات کے برعکس کفار کی بڑی بڑی شرطیں مان لیں اور پھر حالات نے یہ ثابت کر دیا کہ آپ کی دوربین نظریں وہ کچھ دیکھ سکتی تھیں جو دوسروں کو نظر نہ آتا تھا۔ قرآن حکیم نے صلح حدیبیہ کو اسی لئے "فتح مبین" قرار دیا۔ (۱۵)

مگر اس کے فتح ہونے کا پہلو کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ کسی صحابی نے سوال کیا یا رسول اللہ! کیا یہ فتح ہے؟ آپؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے یقیناً" یہ فتح ہے۔ (۱۶)

جب آپؐ مدینہ پہنچے تو ایک صاحب نے اپنے ساتھیوں سے کہا یہ کیسی فتح ہے ہم بیت اللہ جانے سے روک دیئے گئے ہماری قربانی کے اونٹ بھی آگے نہ جا سکے۔ رسولؐ کو حدیبیہ میں ہی رک جانا پڑا۔ اس صلح کی بدولت ہمارے بھائی ابوجندل بھی ظالموں کے حوالے کر دیئے گئے جب یہ بات آپؐ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا "اس سے بڑی فتح کیا ہو گی کہ تمہارے مخالفین نے خود جنگ بند کرنے اور صلح کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ کیا تم وہ دن بھول گئے جب احد میں تم بھاگے جا رہے تھے اور میں تمہیں پیچھے سے پکار رہا تھا۔ کیا وہ دن بھول گئے جب جنگ احزاب میں ہر طرف سے دشمن چڑھ آئے تھے اور کلیجے منہ کو آ رہے تھے۔" (۱۷)

صلح حدیبیہ ہی کے موقع پر مکہ کے ۸۰ آدمی تنعیم کی طرف سے آئے اور فجر کی نماز کے قریب انہوں نے آپؐ کے کیمپ پر شبخون مارنے کا ارادہ کیا مگر وہ سب کے سب پکڑ لئے گئے۔ مگر حضورؐ نے سب کو چھوڑ دیا تاکہ اس نازک موقع پر یہ معاملہ لڑائی کا موجب نہ بن جائے۔

فتح مکہ کے موقع پر آپؐ نے چند آدمیوں کو مستثنیٰ کر کے تمام اہل مکہ کو بطور احسان معاف کر دیا اور جنہیں مستثنیٰ کیا تھا ان میں سے بھی تین چار کے سوا کوئی قتل نہ کیا گیا۔ سارا عرب اسی بات کو جانتا تھا کہ اہل مکہ نے رسولؐ اور مسلمانوں پر کیسے کیسے ظلم کئے تھے اس کے مقابلہ میں فتح پا کر جس عالی حوصلگی کے ساتھ حضورؐ نے ان لوگوں کو معاف فرمایا اس سے اہل عرب کو یہ اطمینان حاصل ہو گیا کہ ان کا سابقہ کسی جبار سے نہیں بلکہ ایک نہایت رحیم و شفیق اور فیاض رہنما سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فتح مکہ کے بعد پورے جزیرہ عرب کو فتح ہونے میں دو سال سے زیادہ دیر نہ لگی۔

غور کریں کہ وہ عظیم انسان جو مکہ سے ایک آدمی کو لے کر نکلا تھا اب دس ہزار آدمیوں کو ساتھ لے کر مکہ میں داخل ہو رہا تھا یہ آپ کی فہم و فراست ہی تھی کہ مختصر عرصہ میں اسلام نے ایسی ترقی کی کہ تاریخ عالم ایسی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

حاصل بحث یہ ہے کہ دنیا میں جتنے بھی معلم' ہادی اور پیغمبر آئے کسی کو اپنی زندگی میں اتنی کامیابی حاصل نہیں ہوئی جو نبی عربیؐ کو ہوئی۔ ۱۰ ہجری میں جب آپؐ حج کے لئے تشریف لے گئے تو آپ کے ساتھ ڈیڑھ لاکھ مسلمانوں کا جم غفیر تھا۔ آپؐ نے جو سیاسی انقلاب دین اسلام کے ذریعے برپا کیا اس کی صدا قیصر و کسریٰ کے ایوانوں تک سنی گئی آپ نے جو دستور مملکت مرتب کیا اور جو نظام حکمرانی قائم فرمایا اس پر عمل دنیا کی ایک عظیم الشان مملکت کے لئے نہ صرف ہر طرح کارآمد ثابت ہوا بلکہ جب تک اس پر عمل رہا وہ دنیا کی مہذب ترین حکومت بنی رہی۔ آپؐ نے بحیثیت قوم جس اتفاق و اتحاد کا مظاہرہ کیا اس کو گاندھی جیسے کٹر ہندوؤں نے بھی تسلیم کیا اور اس دور کو انسانیت کا دور زریں قرار دیا اور ہمیشہ کانگریسی حکومتوں کو مشورہ دیا کہ اس نظام کو اپنے لئے نمونہ بنائیں۔ (۱۸)

اگر موجودہ دور کے حکمران پھر سے حضورؐ کی سیاست کے اصولوں کو اپنائیں تو یقیناً" یہ دنیا امن کا گہوارہ بن جائے گی۔

بقیہ مرزا قادیانی کے ۲۰ جھوٹ

اس کی کسی بات کا بھی اعتبار نہیں رہتا۔ چشمہ معرفت ص ۲۲۲) کے مطابق آنجناب کی ہر ایک بات ہر ایک دعویٰ اور ہر ایک پیشگوئی جھوٹی اور بے اعتبار ثابت ہو گی۔ لہٰذا ہر مسلمان کی خدمت میں گزارش ہے کہ ان کی کوئی بات نہ سنی جائے ڈش انٹینا کے خطابات اور تقریریں ہرگز نہ سنی جائیں۔ اور قادیانیوں سے گزارش ہے کہ وہ بھی اس ضابطہ کو ملحوظ رکھ کر حق و باطل کا جلد فیصلہ کر لیں ورنہ پھر تلافی و تدارک کا کوئی موقع نہ ملے گا۔ خواہ مخواہ باطل پر ضد کرنا کوئی عقلمندی کی بات نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک فرد انسان کو حق جو اور حق کو بننے کی توفیق دے۔ آمین۔

ازحاجی عبدالغفور صاحب ژوب بلوچستان

شہیدِ ختمِ نبوت مولٰنا سید شمس الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ

مفکر اسلام مدبر 'الحاج 'متقی قاری 'ڈپٹی اسپیکر 'شہید
ختم نبوت 'وقف تھی ساری زندگی محمود کی اسلام پر
بسہ رہا تھا خون شمس الدین کا اسلام پر
حضرت مولانا سید شمس الدین شہید رحمتہ اللہ علیہ

شجرہ نسب

حضرت صاحب کا شجرہ نسب حضرت علیؓ سے جا ملتا ہے آپ حضرت مولانا محمد زاہد کے فرزند تھے جو بہت ہی متقی اور بزرگ انسان تھے۔ حضرت علیؓ کا ایک فرزند جو مکہ مکرمہ سے آکر افغانستان کے علاقہ بخارا میں قیام پذیر ہوئے اس کے بعد اس کے بیٹے ژوب آکر بس گئے۔ ابتدائی دینی تعلیم آپؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے آپ کے والد نے کی مسجد ژوب (فورٹ سنڈیمن) میں حاصل کی۔ ابتدائی تعلیم کے بعد آپؒ نے حضرت مولانا عبداللہ درخواستی سے دینی تعلیم حاصل کی۔ جس سے آپؒ کو بہت فیض حاصل ہوا۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپؒ اپنے آبائی وطن ژوب واپس تشریف لائے اور حضرت مولانا مفتی محمود رحمتہ اللہ علیہ کے کہنے پر سیاست میں حصہ لینا شروع کردیا اور اس وقت کے نواب تیمور شاہ جوگیزئی جو علاقے کے بہت بڑے نواب تھے۔ انہوں نے مولاناؒ کو دھمکایا لیکن مولانا نے بھاری اکثریت سے نواب کو ووٹوں سے شکست دے دی اور کامیاب ہوئے۔ اس انتخاب میں نواب نے لاکھوں روپئے خرچ کردیئے لیکن مولاناؒ کے صرف پانچ سو روپئے خرچ ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے کامیابی سے ہم کنار کیا اور یوں نواب کا غرور خاک میں ملا دیا۔ مولاناؒ نے اپنے علاقے کے عوام کے تحفظ کے لئے کام کیا جگہ جگہ دینی مدرسے قائم کئے اور علاقے کے عوام کا بہت خیال رکھا۔ اس وقت ژوب 'پشین 'چمن اور کوئٹہ ایک ہی حلقہ تھا اور آپؒ نے سب میں کامیابی حاصل کی۔

دینی کام

آپؒ نے جابجا دینی کام کئے اس وقت ژوب میں ایک سینما تھا جو عوام کے ذہنوں کو خراب کرنے کے لئے کافی تھا۔ آپؒ نے اپنے ہاتھ سے اسے آگ لگا دی۔ یوں لوگوں کو اس سے نجات دلائی اور ایک مرتبہ ایک قادیانی نے کتاب نکالی جس سے وہاں کے غیرت مند لوگ گمراہ ہو رہے تھے اور اس نے قرآن حکیم کے غلط نسخے تقسیم کرنا شروع کر دیئے آپ کو جب معلوم ہوا تو آپؒ کو بہت رنج ہوا اور اسی وقت گھر سے نکلے دو علماء کو ساتھ لیا اس کی دوکان پر پہنچے تو وہ کچھ لکھنے میں مشغول تھا۔ آپؒ نے اللہ (رب العزت) کا نام لے کر اس پر ٹوٹ پڑے۔ اور اس کا وہیں خاتمہ کر کے دم لیا۔ اور اس علاقے میں ایک ایسا قرآن تقسیم کیا جو ان لوگوں کو گمراہی سے بچاتا کوئٹہ کے علاقہ ژوب میں سید شمس الدین شہیدؒ کی قیادت میں ایک ایسی تحریک چلی اور اس کے بعد سے عوام نے مرزائیوں کا داخلہ بند کر دیا ژوب پاکستان کا واحد علاقہ ہے جس میں کوئی بھی شخص خود کو قادیانی ظاہر کر کے داخل نہیں ہو سکتا۔

بھٹو کو نماز پڑھوائی

ایک مرتبہ اس وقت کے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو اور وزیر اعلیٰ بلوچستان جناب عطا اللہ مینگل کے ساتھ افغانستان تشریف لے گئے وہاں کچھ دن قیام کے دوران بھٹو کو ایک دن زبردستی کھینچ کر اپنے ساتھ کھڑا کر کے نماز پڑھوائی وہاں صدر داؤد شاہ کے سامنے تو بھٹو خاموش تھا لیکن پاکستان آتے ہی مولانا پر سختیوں کا پہاڑ ٹوٹ پڑا مولانا کو دین چھوڑنے پر دھمکایا۔ اور مولانا کے سامنے ایک کاغذ رکھ کر کہا کہ ایک میں لگاتا ہوں اور جتنی تمہاری مرضی ہے صفر لگاؤ اور اسلام چھوڑ دو۔ یہاں تک کہ ٹینک کے سامنے کھڑا کر دیا۔ لیکن مولاناؒ نے اپنے ایمان اور اللہ کے کرم سے سب کو ٹھکرا دیا۔ اور یوں بھٹو جب مایوس ہوا تو اس نے مولانا کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا اور اس نے لاکھوں روپوں کا لالچ دے کر جام غلام قادر نواب تیمور شاہ اور نواب اکبر بگٹی کو اپنا ہمنوا بنایا۔ اور انہوں نے چھوٹی چھوٹی شرارت کی اور اس وقت کے بدمعاش امیر خان بدمعاش کو اپنے طور سے بھڑکایا۔ جب اس نے کارروائی شروع کی تو قدرت سے اس کے بدن پر دانے نکلے اور وہ چلنے پھرنے کے قابل نہ رہا اور انہوں نے جا کر آپؒ کے والد سے معافی مانگی اور تمام حالات سے باخبر کیا۔ ادھر مولانا عبداللہ درخواستی حج سے آئے اور آپ سے کہا کہ "آپ کے ماتھے پر شہید کی نشانی ہے آپ شہید ہو جائیں گے۔" لہٰذا آپ اپنے ساتھ گارڈ رکھا کریں آپ مسکرا دیئے اور کہا کہ مرنا تو ایک دن ہے اور مجھے اللہ کے سوا کوئی گارڈ نہیں بچا سکتی۔ اس کے بعد انہوں نے آپ کے دوست شاہ وزیر کو پیسوں کا لالچ دیا جو ایک دن آپ کی موت کی خبر لے آیا۔ آپؒ کوئٹہ سے آرہے تھے آپ کے ساتھ شاہ وزیر بھی بیٹھا تھا فورٹ سنڈیمن جا رہا تھا۔ راستے میں پیٹرول پمپ پر گاڑی میں پیٹرول ڈلوایا وہاں شاہ وزیر کار کے پیچھے بیٹھا اپنے آپ کو پیٹرول پمپ والے سے چھپا رہا تھا۔ پیٹرول پمپ والے کو کچھ شبہ ہوا لیکن اس نے ایک ڈپٹی اسپیکر کے سامنے زبان نہیں کھولی۔ کار میں ان دونوں کے علاوہ کوئی نہیں تھا نہ کوئی گارڈ اور کوئی نہ دوسرا آدمی اور روانہ ہوئے قلعہ سیف اللہ شہر کے قریب جہری والوں کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا آپ انہیں کار میں بیٹھا کر ہسپتال لائے شہر میں داخل ہوتے وقت شاہ وزیر پیشاب کے بہانے اتر گیا اور پستول کو سیٹ کر کے واپس جیب میں ڈال دیا اور واپس پر کار میں بیٹھے اور قلعہ سیف اللہ سے کچھ دور تنگکی کے مقام پر ایک چھوٹی سی مسجد ہے اور آدھے فٹ کی چار دیواری ہے اور سامنے شہتوت کا ایک بڑا درخت جس نے پوری مسجد کو سایہ کیا ہوا ہے آپ نماز پر کھڑے ہوئے شاہ وزیر نے وضو کے بہانے چھپ کے درخت کے پیچھے سے آپ پر فائر کرنے والا تھا کہ اس کے ہاتھ پاؤں کانپنے لگے اور پستول ہاتھ سے نیچے گر پڑا۔ اور اپنے کانپتے ہوئے ہاتھ سے پستول اٹھایا اور پیچھے سے آکر نماز پر کھڑا ہو گیا نماز پڑھنے کے بعد دونوں کار میں سوار ہوئے اور کچھ آگے ہی تھے کہ اس شقی القلب انسان نے آپ کے سر میں گولیاں پیوست کر دیں اور آپ کو ہمیشہ

باقی ص ۲۱ پر

از شمیر الدین قاسمی

یورپ کے عیاش معاشرہ کی ایک جھلک

عورتوں کے سلسلے میں شریعت کا واضح اصول یہ ہے کہ بیوی کو نان و نفقہ دیں' اس کا حق زوجیت ادا کریں' بلاوجہ نہ ماریں نہ پیٹیں' نہ ڈانٹیں اور نہ جھڑکیں اگر کبھی اس سے کوئی فروگذاشت ہو جائے تو اس کو معاف کر دیں' ہمیشہ محبت اور پیار کی فضاء میں نفع و نقصان کو سمجھائیں ضابطے کی حد سے گزر کر رابطہ اتنا گہرا ہو کہ ایک جان دو قالب بن جائیں یکتائی اتنی ہو کہ معاملات میں دوری کا تصور نہ کر سکے۔

تاکس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

اولاد کے سامنے بیوی کا ایسا احترام کریں کہ اولاد اس سے احترام والدین کا درس حاصل کریں اسی احترام کے صلے میں وہ اہلیہ محترمہ کے لقب سے سرفراز ہوئی۔ بیویوں کو حکم دیا کہ وہ اپنی عزت کسی کے سامنے پیش نہ کریں اپنے مقام آرائش پر کسی کی نظر نہ پڑنے دیں شوہر کی جان و مال عزت و آبرو کی حفاظت کریں اور اس کی خدمت میں دقیقہ اٹھا نہ رکھیں۔

ایک دو اولاد کے بعد یہ رابطہ اتنا بڑھ جاتا ہے کہ اہلیہ کے بغیر کسی کروٹ چین نہیں آتا' بازار میں سبزی خریدنے جاتا ہے تو میاں کی نظر انتخاب اسی سبزی پر پڑتی ہے جو بیوی کی من پسند ہے بچوں کے لئے وہی کپڑا خریدتا ہے جو اہلیہ چاہتی ہے' اولاد کی شادی وہیں ہو گی جہاں وہ پسند کرے گی۔ اس پر اتنا اعتماد ہو جاتا ہے کہ گھر سے باہر تو مرد کو اپنی جیب پر نظر رکھنی پڑتی ہے' مگر دروازے کے اندر داخل ہوتے ہی اس کو قمیض ہی کا ہوش نہیں رہتا اہلیہ ہی روپے نکالتی ہے وہی حفاظت سے رکھتی ہے اور میاں کے باہر جاتے وقت وہی گھر سے روپے نکال کر دیتی ہے بینک اکاؤنٹ میں صرف مرد کا نام ہوتا ہے لیکن بیوی کے اعتماد کا یہ عالم ہے کہ وہ اس کو اپنی رقم سمجھتی ہے اور کسی آن دوئی کا خطرہ نہیں گزرتا بہت کم سنا ہو گا کہ بیوی والد کی مالداری سے مالدار ہے البتہ یہ واقعہ ہے کہ وہ شوہر کی غریبی سے غریب اور اس کی مالداری سے اپنے آپ کو مالدار تصور کرتی ہے گھر کا پورا انتظام بچوں کی پرورش اور شادی بیاہ سے لے کر شوہر کے قیام و طعام تک کی منتظم بیوی ہوتی ہے' اسی لئے اس کو گھر کی ملکہ کہتے ہیں یہ معجز نام شریعت ہی عورت کو عنایت کرتی ہے یورپ کی فضاء اس سے خالی ہے۔

شوہر کی محبت کا یہ عالم ہوتا ہے کہ گھر والی کی طبیعت ناساز ہو جائے یا اس کا انتقال ہو جائے تو اس کی فراق میں پھوٹ پھوٹ کر روتا ہے' آہ و بکا کرتا ہے اور اس کی جدائی میں دنیا سے دل اچاٹ ہو جاتا ہے پھر وہ تیز تیز زندگی کا سفر طے کرنے لگتا ہے سن رسیدگی کے بعد اکثر دوسری شادی بھی نہیں کرتے۔ اسی کے غم میں گھلتا ہے اور اسی کی تلاش میں قبر تک پہنچ جاتا ہے۔

مطلق آزادی کے پرستار اس سہانے رشتے کو عورتوں پر پابندی کا یا تشدد و سختی کا نام دیں تو ان کی مرضی ہے لیکن حقیقت میں میاں بیوی کے درمیان حاکم و محکوم کا کوئی تصور باقی نہیں رہتا تمام امتیازات مٹ جاتے ہیں اور الفت و محبت کے اتھاہ سمندر میں ڈوب کر ایک دوسرے کے ہمدرد ہمراز بن جاتے ہیں اس مقام پر ایک بیوی کو جو اقتدار اور آزادی میسر ہوتی ہے شاید یورپ کی آزاد عورتیں اس کا تصور بھی نہیں کر پائیں گی۔

یورپ میں آزادی کب اور کیسے؟

بڑے بوڑھے کہتے ہیں کہ پہلے انگلینڈ کی عورتیں شرمیلی اور پردہ پوش ہوا کرتی تھیں۔ وہ گھر کی چہار دیواری میں رہ کر شوہر کی خدمت کرتیں اور اولاد کی پرورش کرنے میں خوشی محسوس کرتی تھیں ممکن ہے بوائے فرینڈز اور گرل فرینڈز کا لفظ ڈکشنری میں ہو لیکن صفحات معاشرہ اس سے یکسر خالی تھے۔

جب جنگ عظیم ثانی میں بہت سے مرد کام آ گئے اور کارخانے فیکٹریاں اور دوکانیں مردوں سے خالی ہو گئے تو حکومت نے خاتون کو اس کی جگہ سنبھالنے کی دعوت دی۔ عورتوں میں دینی پردہ نہیں تھا صرف رسمی اور روایتی پردہ تھا۔ اس لئے پیسے کمانے کی ہوس اور خدمت وطن کے جذبے میں کام کو لبیک کہا اور یوں ہر جگہ عورتوں کی بھیڑ جمع ہو گئی بظاہر یہ اقدام بڑا قابل تحسین تھا کہ عورتوں نے وطن عزیز کو چار چاند لگانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا اور اس کے طفیل میں وہ خود کفیل بھی ہو گئیں اس طریقہ کار سے مساوات کے پلڑے میں مکمل بیلنس بھی آ گیا۔ تجارت و ملازمت' فوج و پولیس' جہاز رانی اور شہسواری جس نقطہ پر چاہیں خاتو کلوف کر کے داد و تحسین حاصل کر لیں لیکن اس مساوات اور آزادی کے پردے میں کتنے خرافات پنہاں تھے جو بعد میں عیاں ہوئے اس کے چند نمونے پیش خدمت ہیں۔

عریانیت :- فیکٹریوں اور کارخانوں میں چستی کے ساتھ کام انجام دینے کے لئے عورتوں کو نیم آستین' چست اور چھلدار لباس پہننے کا حکم دیا جو اسکرٹ کبھی ٹخنے تک دراز ہوا کرتا تھا اس کو قطع برید کر کے گھٹنے تک لے آئے۔ اوڑھنی کو یہ کہہ کر اتروا دیا کہ اس کو بار بار سنبھالنے میں کام میں حرج ہوتا ہے بال اس لئے سر سے کٹوا دیئے کہ اس میں کنگھی کرنے اور اس کے جوڑے باندھنے میں وقت ضائع ہوتا ہے بال چھوٹے ہوں گے تو راستے میں کنگھی کرتے کرتے آفس میں حاضری ہو جائے گی۔ اس طرح بنت حوا کو اتنا ننگا کیا کہ صرف ایک اسکرٹ میں اس کو سربازار کھڑا کر دیا۔ شرم و حیا کی آمد پر آنکھوں پر رکھنے کے لئے ایک رومال بھی ہاتھ میں نہیں چھوڑا۔ انہوں نے بھی منتخب ہونے نظر انتخاب پڑنے یا منظور نظر ہونے کے لئے عجیب عجیب انداز میں جسم کی نمائش کی اور ایسی شوخ اداؤں سے ناظرین کا استقبال کیا کہ اہل خرد کی نگاہیں شرم سے جھک گئیں اس وقت یہ عالم ہے کہ سردی کے تند جھونکوں میں وہ ٹھٹھری رہتی ہیں لیکن سر' بازو اور ٹانگوں پر کپڑا نہیں لیتیں کہ لوگ اس سے کیا اثر لیں گے۔

دیکھیے رندان خوش انفاس کہاں تک پہنچے۔

نافرمانی :- عورتیں پونڈ کما کر خود کفیل ہو گئیں اب ان کو شوہر سے نان و نفقہ کی حاجت نہ رہی بلکہ بسا اوقات

مردوں کو ہی نان و نفقہ دینے لگیں اس لئے قدرتی طور پر مردوں کا رعب و دبدبہ ختم ہو گیا۔ اب وہ بارعب نہیں مرعوب ہیں' آمر نہیں مامور ہیں مرد عورت کے شکنجے میں پھنسے ہوئے پرندے کی طرح پھڑپھڑا رہے ہیں۔ اب بیوی چستی اور تندہی سے شوہر کی خدمت نہیں کرتی بلکہ انداز گفتگو کا معیار یہ ہوتا ہے کہ میں آپ کی پارٹنر اور چند دنوں کی مہمان ہوں' ضابطے کی خلاف ورزی پر کسی وقت بھی آپ کو الوداع کہہ سکتی ہوں۔ وہ ایسا کہتی ہی نہیں بلکہ ذرا سی آناکانی کو طول دیتی ہے اور معاملہ کورٹ تک پہنچا کر دم لیتی ہے شوہر کے لئے بدقسمتی یہ ہے کہ یہاں (یورپ) کا کورٹ علاحدگی کے بعد ایسی عورت کو تمام بچے بھی حوالہ کرتا ہے اور عورت کو شوہر کی آدھی جائیداد کا بھی مالک بنا دیتا ہے' اس لئے عورت کتنی سرکش و نافرمان ہوتی ہے اور کس طرح زخموں کو کرید کرید کر انتقام لیتی ہے یہ تو کسی مبتلا بہ شوہر ہی سے دریافت کریں۔ جامہ الفاظ اس کے لئے ناکافی ہیں۔

فحاشی:۔ اگر معاشرہ کے حمام خانے میں ہر شخص ننگا ہو' عورت پر شوہر یا والدین کا کوئی رعب نہ ہو' پھر عورت نان و نفقہ میں بھی مردوں سے بے نیاز ہو تو بے حیائی اور فحاشی کا جو مظاہرہ ہوتا ہے اس سے اندازہ لگانا مشکل ہوتا ہے کہ یہ اشرف المخلوقات کی اولاد ہے یا کسی بے حیا جانور کے خمیر سے وجود میں آئی ہے۔ شادی شدہ ہونے کے باوجود دوستوں کی بانہوں میں جھولنا' بوسہ بازی کرنا اور اگر کچھ ڈرایا یا دھمکایا تو ہتک عزت کا مجرم قرار دے کر جیل کی ہوا کھلا دینا یہاں کا معمول ہے مساوات کے علمبرداروں نے یہاں قانون پاس کروا رکھا ہے کہ لطف اندوزی خاتون کا ذاتی حق ہے اس لئے وہ جب چاہے اور جس پر چاہے خود نچھاور کر دے شوہر کے لئے اس پر منع یا انکار کرنے کی گنجائش نہیں۔

خرد کا نام جنون رکھ دیا جنون کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

بے اعتمادی:۔ مرد کی فطرت یہ ہے کہ جب تک اپنی بیوی کے بارے میں یہ یقین نہ ہو جائے کہ یہ زندگی کی آخری سانس تک میرے ساتھ رہے گی میری عزت و آبرو مال و اولاد کی دل و جان سے حفاظت کرے گی میری فرماں برداری کرے گی اور ان تمام سے بڑھ کر یہ کہ میرے حق زوجیت پر کسی کی دست درازی کو قبول نہ کرے گی اور اس پر کوئی آنچ آنے نہیں دے گی۔ اس وقت تک وہ بیوی پر پورا اعتماد نہیں کرتا اور نہ ہی وہ اپنا مال و متاع اس کے سپرد کرتا ہے۔ یورپ کی عورتیں گلی کے ہر موڑ کی شناسا ہوتی ہیں شرم و حیاء کا تو نام ہی عبث ہے شادی سے پہلے ہی کتنے ہنی مون رچا چکی ہوتی ہیں اس لئے ان عورتوں پر شوہر کیسے اعتماد کر سکتا ہے کہ یہ عزت و آبرو کی محافظ ہوں گی یا کسی وقت بے سہارا چھوڑ کر بھاگ نہ جائیں گی۔ اس لئے یہاں کے جوڑوں میں کوئی اعتماد نہیں ہوتا۔ بیوی کا بینک اکاؤنٹ الگ ہوتا ہے اور شوہر کا جدا اور ایک دوسرے کی رقم کی خبر بھی نہیں ہوتی یہ اپنی چائے الگ بناتی ہے اور وہ اپنی چائے الگ بناتا ہے ٹرین کے لئے اپنے پیسے سے ٹکٹ خریدتی ہے اور وہ اپنی رقم سے ٹکٹ لیتا ہے پھر بیوی اپنے محبوب کے ساتھ الگ بیٹھتی ہے اور شوہر اپنی معشوقہ کے ساتھ الگ گپ لڑاتا ہی (زوجین کے درمیان بلا کا یہ ربط و تعلق۔ خدا کی پناہ) زندگی میں بیوی بھی ہمدم و ہمراز باوفا اور قابل اعتماد نہ ہو تو زندگی انتہائی بے کیف اور بدمزا ہو جاتی ہے جس کا تجربہ بارہا اس ملک میں ہوتا ہے۔

کثرت طلاق:۔ اس ملک میں شادی سے پہلے مرد و عورت سالوں ایک دوسرے کو آزماتے ہیں' اس کے ساتھ ہنی مون مناتے ہیں' پھر رسمی شادی کرتے ہیں' لیکن آزادی کی گوناگوں بے راہ روی کی وجہ سے ہر چوتھی شادی طلاق کی زد میں ہوتی ہے۔ کثرت طلاق سے عاجز آ کر لوگ شادی سے منہ موڑنے لگتے ہیں اور عموماً "گرل فرینڈ اور بوائے فرینڈ سے کام چلانے لگتے ہیں اور یہ بے حیائی یورپ میں کوئی معیوب نہیں ہے بلکہ کچھ لوگ تو اس خباثت کو تحسین کی نگاہ سے دیکھنے لگے ہیں۔

گھر کی ویرانی:۔ آپس کی بے اعتمادی اور کثرت طلاق کی وجہ سے ہر ایک کا گھر ویران ہو رہا ہے اولاد تو سترہ سال بعد بھاگ جاتی ہے اور والدین سے کبھی ملنے نہیں آتی۔ کبھی کسی تہوار پر ملنے آ گئی تو یہ اس کی اخلاق مندی اور احسان مندی کا اعلیٰ نشان ہو گا۔ اس لئے گھر میں صرف میاں بیوی یا عاشق و معشوق ہوتے ہیں بسا اوقات تنہا مرد یا تنہا عورت پوری بلڈنگ میں ہوتے ہیں اور عالم تنہائی میں سسکتی رہتی ہیں متعدد بار ایسا واقعہ بھی پیش آیا کہ صاحب یا میم صاحب اللہ کے یہاں پہنچ گئے اور دو روز بعد لوگوں کو خبر ہوئی کہ ان کی لاش میں بدبو آ چکی ہے اس لئے اس بے کسی سے بچانے کے لئے عمر رسیدہ لوگ نرسنگ ہوم (بوڑھوں کے لئے تیمارداری کا گھر) میں پناہ لیتے ہیں جو ان کی خدمت کے فرائض انجام دیتے ہیں اور وہیں ان کی لاش کو قبرستان تک پہنچا دیتے ہیں۔

فیکٹریاں بھی بند ہو گئیں:۔ ان سارے خرافات کو اس لئے جنم دیا گیا کہ عورتیں مساوات کا جھنڈا ہاتھ میں لے کر کارخانوں اور فیکٹریوں میں کام کر سکیں۔ دونوں میاں بیوی کارخانوں میں کام کریں گے تو ان کی معاشی حالت بہتر سے بہتر ہو جائے گی گھر آباد ہو گا اور سکون و چین کے مزے لوٹیں گے لیکن عملی میدان میں معاملہ برعکس ہو گیا بینک کے سودی قرض تلے دب کر بہت سی فیکٹریاں اور دوکانیں بند ہو گئیں جو باقی رہیں ان میں مثلاً "ایک ہزار مزدور کی کھپت تھی تو پانچ سو عورتوں نے ان جگہوں پر قبضہ کر لیا اور یہ پانچ سو امیدوار مرد دم دبا کر گھر میں بیٹھ گئے۔ پہلے ہی بہت سے مردوں کو کام نہیں مل رہا تھا عورتوں کی پیش رفت نے اور بھی مردوں کو گھر پر بیٹھنے پر مجبور کر دیا۔ جن فیکٹریوں کو چلانے کے لئے عورتوں کو گھر سے نکالا تھا اور عریانیت' فحاشی اور بے اعتمادی اور گھر کی ویرانی کو جنم دیا تھا خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ انگلینڈ کی وہی فیکٹریاں آج بند ہو گئیں اور معاشی ترقی کے خواب دیکھنے والے بیکار ہو کر حکومت کے دست نگر بن گئے عورتیں بھی بے مہار ہو گئیں گھر کا سکون بھی گیا اور کام وسائل سے بھی محروم ہو گئے

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

عورتیں مردوں سے زیادہ پریشان ہیں:۔ تمام متاع عزیز کی قربانیوں کے بعد اور اس آزادی کے حصول کے بعد اگر عورتوں کو سکون نصیب ہو جاتا تب بھی کچھ نہ کچھ مکافات ہو جاتی۔ لیکن بدقسمتی سے یہاں کی عورتیں مردوں سے زیادہ پریشان ہیں کیونکہ انہیں اکثر کوئی قابل بھروسہ مرد نہیں ملتا۔ اس ماحول میں بہت کم شیر جگر مرد پیدا ہوتا ہے جو اس کی نازک ہتھیلی کو زندگی بھر کے لئے سہارا دے راستہ چلتے ان کے ساتھ عشق و دیوانگی کا مظاہرہ تو کر لیتے ہیں پھر ناک صاف کئے جانے والے کپڑوں کی طرح جب وہ گندا ہو جائے تو کسی کونے میں اس کو چھوڑ کر روانہ ہو جاتے ہیں۔ عورت شریف ہو یا ذلیل' تعلیم یافتہ ہو یا جاہل تقریباً" ہر طبقے کا حال یہ ہے کہ وہ صبح اٹھتی ہے اور کاروبار زندگی کے ساتھ کسی ہمدم کی تلاش میں مردوں کا منہ تکتی رہتی ہے کہ شائد کسی موڑ پر کوئی قابل بھروسہ شریک زندگی مل جائے لیکن بہت کم خوش نصیب ہوتی ہیں جن کو کوئی زندگی بھر کا غم گسار ہاتھ آتا ہے اس لئے عام طور پر عورت بھی اتنی ہی بے چینی کی زندگی گزارتی ہے جتنی ایک مرد کے حصے میں آتی ہے۔ دونوں طرف ہے آگ برابر لگی ہوئی

مساوات کے متوالوں کے لئے درس

عبرت:۔ قدرت نے جس چیز کو جس مقام کے لئے پیدا کیا ہے وہ اسی مقام پر موزوں' مناسب اور خوبصورت معلوم ہوتی ہے' بندروں کو درختوں اور شاخوں پر کودنے ہی میں مزا آتا ہے' اگر کوئی عقلمند آدمی بندر سے مساوات کے نام پر اس کو خوشنما بلڈنگ اور ایئر کنڈیشنڈ مکان کا مالک بنا کر کہے کہ آپ کا بھی بلڈنگ میں رہنے کا حق ہے اس لئے آپ یہیں تشریف رکھئے تو بندر کسی قیمت پر راضی نہ ہو گا اور نہ یہ اس کی فطرت کے لئے موزوں ہے اس کے برخلاف کتے بلیوں کو خوشنما باغ میں چھوڑ آیئے کہ شاخوں پر کودنے پھاندنے اور آزادی سے گھومنے کا حق آپ کو بھی ہے اس لئے آخر آپ کیوں کسی انسان کے پیچھے لونڈی بنے رہیں تو آپ کا فیصلہ ہو گا کہ یہ کتے بلی کی فطرت کے خلاف ہے اس طرح یہ جانور ضائع ہو جائیں گے اور آزادی تو کیا حاصل کریں گے خود اپنی جان کو بھوک

باقی صفحہ ۲۶ پر

یتیموں کے حقوق

قاری محمد ضیاء الحق بٹ شاہدرہ لاہور

وہ کمسن بچہ جو باپ کے سایہ محبت سے محروم ہے جماعت کے ہر رکن کا فرض ہے کہ اس کو آغوش محبت میں لے اس کو پیار کرے اس کی ہر طرح خدمت کرے اس کے متروکہ مال و اسباب کی حفاظت کرے اس کی تعلیم و تربیت کی فکر رکھے "عقل و شعور کے پہنچنے کے بعد اس کے باپ کی متروکہ جائیداد اس کو واپس دے اور یتیم لڑکیوں کی حفاظت اور ان کی شادی بیاہ کی مناسب فکر کرے یہ وہ احکام ہیں جو مکہ کا یتیم پیغمبر اپنے ساتھ لایا عربوں میں روزانہ کے قتل وغارت اور بدامنی کے سبب سے یتیموں کی کثرت تھی مگر جیسا کہ چاہئے ان کی خور و پرداخت کا سامان تھا وہ اپنے باپ کی وراثت سے محروم رہتے تھے کیونکہ چھوٹے بچوں کو وہ وراثت نہیں دیا کرتے تھے اور نہ سنگ دل عربوں میں عام طور پر ان کے ساتھ رحم و شفقت کا جذبہ تھا قرآن پاک میں ان کی اس بدسلوکی کا ذکر بار بار ہے۔ ترجمہ " نہیں یہ بات نہیں بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے اور نہ ایک دوسرے کو مسکین کے کھانے پر آمادہ کرتے ہو اور مردے کا مال پورا سمیٹ کر کھا جاتے ہو اور دنیا کے مال و دولت پر جی بھر کر بھیجتے ہو۔" آنحضرتؐ جب تک مکہ معظمہ میں بے بسی کے عالم میں رہے یتیموں کے متعلق اخلاقی ہدایتیں فرماتے رہے اور قریش کی جفاپیشہ رئیسوں کو اس بیکس گروہ پر رحم و کرم کی دعوت دیتے رہے چنانچہ مکی آیتوں میں یہ تعلیمات وحی ہوتی رہیں دولت مندوں کو غریبوں کے ساتھ فیاضی کی تلقین کے سلسلہ میں فرمایا گیا کہ انسانی زندگی کی گھاٹی کو پار کرنا اصلی کامیابی ہے اس گھاٹی کو تم کیونکر پار کر سکتے ہو ظلم و ستم کے گرفتاروں کی گردنوں کو چھڑا کر بھوکوں کو کھلا کر اور یتیموں کی خدمت کر کے مدینہ میں آنے کے بعد اخلاقی ہدایتوں نے قانون کی صورت اختیار کی سورہ نسا میں اس بیکس گروہ کے متعلق خاص احکام آئے ان کو وراثت کا حق دلایا گیا اور متولی جو جاہلیت میں طرح طرح کی بددیانتی کرتے تھے ان سے کہا گیا

ترجمہ "اور یتیموں کو ان کے وارثوں کا چھوڑا ہوا مال دے دو اور ان کے اچھے مال کو اپنے برے مال سے بدلا نہ کرو اور نہ اپنے مال کے ساتھ ملا کر ان کا مال کھا جاؤ یہ بڑے گناہ کی بات ہے۔" دولت مند یتیم لڑکیوں کو ان کی جائیداد پر قبضہ کر لینے کی غرض سے متولی اپنے نکاح میں لے آتے تھے اور بے والی لاوارث جان کر ان کو ستاتے تھے یتیم بچوں کے مال کو بددیانتی اور اسراف سے خرچ بھی نہیں کر دینا چاہئے اور نہ جب تک ان کو پورا شعور آئے وہ ان کے سپرد کیا جائے بلکہ ان کے سن رشد کو پہنچنے کے بعد ان کی عقل کو دیکھ بھال کر ان کی یہ امانت ان کو واپس کی جائے صاحب جائیداد یتیموں کے متولی اگر خود کھاتے پیتے ہوں تو ان کے لئے ان یتیموں کی جائیداد کی دیکھ بھال اور نگرانی کا معاوضہ قبول کرنا بھی خلاف اخلاق قرار دیا گیا اور اگر تنگدست ہو تو منصفانہ معاوضہ لینے کی اجازت دی گئی سورہ اسراء کے آٹھ اخلاقی اصول میں سے ایک یہ بھی ہے کہ سوائے بہتری کی نیت اور اصلاح کے خیال کے صاحب جائیداد یتیموں کی جائیداد کے پاس بھی کسی اور غرض سے نہ پھٹکنا چاہئے اور دیانت داری کے ساتھ ہمیشہ اپنا دامن بچائے رکھنا چاہئے۔

یہ تو صاحب جائیداد یتیموں کی نسبت تعلیم ہے جو یتیم غریب و مفلس ہوں ان کی مناسب پرورش اور امداد عام مسلمانوں کا فرض ہے چنانچہ قرآن پاک نے بقرہ' نساء' انفال اور حشر میں بار بار ان کی پرورش اور ان کے ساتھ نیک سلوک اور احسان کرنے کی ہدایت کی بے والی و وارث امت کے سرپرست صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے ان نیک دلوں کو جو بے والی و وارث یتیموں کے کفیل ہوں خود اپنے برابر جگہ دی فرمایا "میں اور کسی یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں یوں دو انگلیوں کی طرح قریب ہوں گے۔" یہ بھی فرمایا کہ "جو کسی یتیم بچہ کو اپنے گھر لا کر لائے اور اس کو کھلائے پلائے گا تو اللہ اس کو جنت کی نعمت عطا فرمائے گا۔ بشرطیکہ اس نے کوئی ایسا گناہ نہ کیا ہو جو بخشش کے لائق نہ ہو۔" نیز ایک دفعہ ارشاد فرمایا کہ "مسلمانوں کا سب سے اچھا گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم کے ساتھ بھلائی کی جا رہی ہے اور سب سے بدتر گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم کے ساتھ بدسلوکی کی جاتی ہو آنحضرتؐ کی ان تعلیمات نے عرب کی فطرت بدل دی وہی دل جو بیکس ناتواں یتیموں کے لئے پتھر سے زیادہ سخت تھے وہ موم سے زیادہ نرم ہو گئے صحابی کا گھر ایک یتیم خانہ بن گیا۔ ایک ایک یتیم کے لطف و شفقت کے لئے کئی کئی ہاتھ ایک ساتھ بڑھنے لگے اور ہر ایک اس کی پرورش اور کفالت کے لئے اپنے آغوش محبت کو پیش کرنے لگا بدر کے یتیموں کے مقابلہ میں جگر گوشہ رسولؐ فاطمہ بتولؓ اپنے خاندان اور انصار وغیرہ کی یتیم لڑکیوں کو اپنے گھر لے جا کر دل و جان سے پالتی ہیں حضرت عبداللہ بن عمرؓ صحابی کا یہ حال تھا کہ وہ کسی یتیم بچہ کو ساتھ لئے بغیر کبھی کھانا نہیں کھاتے تھے۔ صحابہ نے صرف یہی نہیں کیا کہ یتیموں کو ان کا حصہ دینے اور ان کے مال و دولت کی تولیت اور نگرانی میں دیانت داری برتنے لگے بلکہ ان کی جائیدادوں کی حفاظت میں فیاضی اور سیر چشمی کا پورا ثبوت دیا۔ ایک دفعہ آنحضرتؐ کی عدالت میں ایک یتیم نے ایک شخص پر ایک نخلستان کے متعلق دعویٰ پیش کیا۔ مگر وہ دعویٰ ثابت نہ کر سکا اور آپؐ نے نخلستان مدعا علیہ کو دلا دیا وہ یتیم اس پر رو پڑا۔ آپؐ کو رحم آیا اور اس مدعا علیہ سے فرمایا کہ یہ نخلستان اس کو دے دو خدا تم کو اس کے بدلہ میں جنت دے گا۔ وہ اس ایثار پر راضی نہ ہوا۔ ابوالدحداحؓ صحابی حاضر تھے انہوں نے اس شخص سے کہا کیا تم اپنا یہ نخلستان میرے فلاں باغ سے بدلتے ہو اس نے آمادگی ظاہر کی۔ انہوں نے فوراً بدل دیا اور وہ نخلستان اپنی طرف سے اس یتیم کو ہبہ کر دیا۔ آج دنیا کے شہر شہر میں یتیم خانے قائم ہیں مگر یہ سوال کیا جائے کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی یہ بدقسمت گروہ اس نعمت سے آشنا تھے تو تاریخ کی زبان سے جواب نفی میں ملے گا۔ اسلام پہلا مذہب ہے جس نے اس مظلوم فرقہ کی دادرسی کی۔ عرب پہلی سرزمین ہے جہاں کسی یتیم خانہ کی بنیاد پڑی اور اسلام کی حکومت ہے جس نے اس ذمہ داری کو محسوس کیا اور عرب' مصر' شام' عراق' ہندوستان جہاں جہاں مسلمانوں نے اپنی حکومتوں کی بنیادیں ڈالیں ساتھ ساتھ ان مظلوموں کے لئے بھی امن و امان کے گھر بنائے ان کے وظیفے مقرر کئے مکتب قائم کئے جائیدادیں وقف کیں اور دنیا میں ایک نئے انسٹی ٹیوشن کی طرح ڈالی اور قانوناً اپنے قاضیوں کا یہ فرض قرار دیا کہ وہ بے والی اور بے سرپرست ہوں ان کی جائیدادوں کی نگرانی ان کے معاملات کی دیکھ بھال اور ان کی شادی بیاہ کا انتظام کریں۔ اور یہی وہ دستور ہے جس کی پیروی آج یورپ کے ملکوں میں کی جاتی ہے اور لندن کے لارڈ میئر آرفنس کورٹ کے حکام مسلمان قاضیوں کے ان فرائض کی نقل کرتے ہیں۔

عظیم صحافی

محمد مسعود اظہر بھارتی زندان خانوں میں

تحریر: نوید مسعود ہاشمی

وہ صحافت کے میدان کا ایسا درخشندہ ستارہ تھا کہ جس پر صحافت کو بھی ناز تھا' صحافت کوئی اس کا مستقل میدان نہ تھا لیکن اس کے باوجود صحافت کے رموز و اسرار اس پر کھلتے چلے گئے' ان کے سینے میں ایک آگ تھی' ایک تڑپ تھی دنیا میں آنے والے انقلابات اس کے سامنے تھے' مسلمانوں پر ہونے والے مظالم اور مصائب کے پہاڑ کو سن سن کر وہ تڑپ' تڑپ جاتے اور ان مظالم پر جس طرح سے غیر ملکی صحافی پردہ ڈالنے کی کوششیں کرتے' یہودی میڈیا ظالموں ہی کو مظلوم ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگائے ہوئے تھا' غیر ملکی صحافی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف انتہائی متعصبانہ کردار ادا کر رہے تھے ان حالات میں ان کے دل کی تڑپ جب صفحہ قرطاس پر بکھرتی تو ایسے لگتا کہ الفاظ بنائے ہی ان کے لئے گئے ہوں' وہ ان صحافیوں میں سے نہیں تھے کہ جنہیں مہینوں غسل کی فرصت بھی نہیں ملتی بلکہ وہ تو ایسے صحافی تھے کہ انہوں نے جب بھی کسی موضوع پر قلم اٹھایا تو قلم اٹھانے سے پہلے باوضو ہو کر بیٹھتے' وہ ایسے صحافی تھے کہ جن کی شخصیت میں ایک قلندرانہ نکھار تھا' وہ ایسی شخصیت تھے کہ جو انہیں دیکھتا وہ ان کے سحر میں گرفتار ہو کر انہیں کا ہو کر رہ جاتا تھا' وہ ایسے دوست تھے کہ جن کی دوستی بھی اللہ کے لئے ہوتی تھی اور جن کی دشمنی بھی اللہ کے لئے وہ ایسے عبادت گزار تھے کہ شاید ہی کبھی تہجد کی نماز بھی قضاء کی ہو ان کی لازوال تحریریں ان کی عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہیں ان کی تحریروں کا ایک ایک لفظ مظلوموں کی حمایت میں ہوتا تھا' میرے شیخ میرے مربی مولانا محمد مسعود اظہر کی صحافت کوئی کاسہ لیسی کی صحافت نہ تھی' ان کی صحافت کشکول گدائی والی نہ تھی' بلکہ ان کی تحریروں میں اک شان غنائی پایا جاتا تھا' ان کی تحریریں جہاں مظلوموں کے لئے پیغام سحر ہوتیں تھیں وہاں ظالموں کے لئے موت کا پیغام بھی ان کی تحریروں میں ملے گا' صدائے مجاہد کی ابتداء ان کی صحافت کے بانکپن کا بین ثبوت ہے' اگر یہ کہہ دیا جائے کہ شیخ طریقت مولانا مسعود اظہر نے اس پرفتن دور میں صحافت کو ایک نیا موڑ دیا تھا تو بے جا نہ ہو گا' وہ جب کسی بھی علاقے میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم سنتے تو بری طرح سے پریشان ہو جاتے اور ان کی کوشش ہوتی تھی کہ اس علاقے کے لوگوں کے حالات اپنی آنکھوں سے دیکھیں تاکہ عوام الناس کے سامنے حالات کا صحیح رخ پیش کیا جا سکے چنانچہ ان کی زندگی کا اکثر حصہ رات دن سفروں ہی میں گزرتا ان کی عمر تھی ہی کتنی' ابھی چند سال پہلے ہی تو وہ علوم سے فارغ ہوئے تھے' اور دینی علوم سے فراغت کے بعد وہ ایک ایسے میدان کے شہسوار بن گئے کہ جہاں شاید چین اور سکون بہت کم میسر آتا ہے' صومالیہ کے مسلمانوں کے حالات جب ان تک پہنچے تو انہوں نے وہاں تک پہنچنے کی کوشش بھی کی اور پھر وہاں کے حالات کا صحیح رخ عوام کے سامنے پیش کیا' مولانا محمد مسعود اظہر کی نظر عالمی حالات پر تھی' بوسنیا کے مسلمان ہوں یا کشمیر کے وہ حالات کا بہت گہرائی سے مطالعہ کیا کرتے تھے' چنانچہ جب کشمیر کے مسلمانوں پر ہونے والے بے پناہ ظلم و ستم کی خبریں پاکستان میں پہنچنا شروع ہوئیں تو انہوں نے کشمیر کے حالات پر بھی ریسرچ کی' کشمیر کیا بھارت کی جاگیر ہے؟ کشمیر میں صرف ایک مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والوں کا خون کیوں بہہ رہا ہے؟ کیا بھارت کشمیر کو مزید غلام بنا کر رکھ سکتا ہے؟ یہ وہ سوال تھے کہ جو ہر درد مند دل رکھنے والے صحافی کے ذہنوں میں گردش کرتے رہتے تھے' اپنی مقدس اور پاکیزہ فطرت سے مجبور ہو کر جب میرے شیخ سرینگر پہنچے تو بھارتی درندوں نے عالمی صحافتی اصولوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اس عظیم صحافی کو گرفتار کر لیا' شیخ طریقت مولانا محمد مسعود اظہر کی بلا جواز گرفتاری کا سانحہ کوئی کم سانحہ نہیں ہے' بھارت کے جس کو سیکولر ہونے کا دعویٰ ہے ایک مسلمان صحافی کو گرفتار کرنا بھارت کے منہ پر اک طمانچہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ مولانا محمد مسعود اظہر کو گرفتار کر کے بھارت نے بین الاقوامی اصولوں کو جس طرح سے پامال کیا ہے اس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی' بھارت کے ظالم درندوں سے کوئی پوچھے کہ ایک صحافی سے تمہیں کیا خطرہ ہو سکتا تھا؟ ہاں اس کی گرفتاری بھارت کو ضرور مہنگی پڑے گی ارے ظالمو ایسے لوگ تو پیدا ہی تاریخ بنانے کے لئے ہوتے ہیں' ایسی شخصیتیں تو ٹمٹماتے ہوئے ستاروں کی طرح ہوتی ہیں' یہ ستارے جب تک جگمگاتے رہتے ہیں' کائنات پر ان کی مسکراتی ہوئی روشنی سے اک نکھار سا آیا رہتا ہے' اور ان کی جگمگاہٹ مرجھائے ہوئے دلوں کو تازگی بخشتی رہتی ہے' کون کہتا ہے کہ زنداں خانوں میں ڈال دینے سے حق و صداقت کی آواز دب جاتی ہے' کیا مسعود اظہر' جیسے عظیم المرتبت انسان کو جیل کی کال کوٹھڑی میں ڈال دینے سے بھارت کی گرتی ہوئی دیواروں کو سہارا مل جائے گا شاید یہ کبھی بھی نہ ہو اس لئے کہ مسعود اظہر ایک نہایت شریف النفس اور پاکباز شخصیت کا نام ہے اور جب شرافت کے راستے میں بدمعاش رکاوٹ بننے لگیں تو ان بدمعاشوں پر خدا کا قہر ٹوٹ پڑتا ہے شیخ مسعود اظہر کے لاکھوں چاہنے والے تھے' اس میں کوئی شک نہیں کہ شیخ اظہر کی گرفتاری کی خبر لاکھوں دلوں پر بجلی بن کر گری۔ ان کی گرفتاری کا جس نے بھی سنا اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے' دل بے قرار ہو گیا ہائے وہ عظیم صحافی جو مضمون بھی باوضو ہو کر لکھا کرتا تھا نجانے ظالم انہیں نماز کے لئے وضو بھی کرنے دیتے ہوں گے یا نہیں؟ لیکن میں ان لاکھوں لوگوں سے کہوں گا کہ جن کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں جن کے دل بے قرار ہیں' ان صحافیوں سے کہوں گا جن کے ایک عظیم ساتھی کو بھارتی فوج نے گرفتار کر کے آزادی صحافت کا گلا گھونٹنے کی کوشش کی ہے' بلکہ ان سب سے کہوں گا کہ جنہیں حضرت الشیخ سے محبت کا دعویٰ ہے' وہ وقت گیا ہے کہ جب آنسوؤں سے مسائل حل ہوتے تھا' وہ زمانے بیت گئے کہ جب رونے دھونے اور ٹھنڈے آہیں بھرنے کا کسی پر اثر ہوتا تھا۔ اب محبت میں آنسو بہانے سے کچھ نہیں ہو گا کہ بلکہ اب وہ وقت آ چکا ہے کہ جب محبت میں حضرت سیدہ خولہؓ والا کردار ادا کرنا پڑے گا' زنجیریں حق والوں کے راستے میں رکاوٹ نہیں بنا کرتیں بلکہ

زنجیر جنوں کا تحفہ ہے زنجیر سے کیا گھبراتا ہے
ہم ہاتھ بڑھائے بیٹھے ہیں پہناؤ جسے پہناتا ہے

اگر ہتھکڑیاں اور بیڑیاں حضرت ابوجندلؓ کو اپنے موقف سے نہیں ہٹا سکیں تو حضرت ابوجندلؓ کے نام لیواؤں کو کیسے اپنے مشن سے ہٹایا جا سکتا ہے تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے اگر اس دور کے کافر حق والوں کو زنجیریں پہنا کر حق کی راہ سے پیچھے نہیں ہٹا سکے تو اس دور کے بزدل کافر بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے' بھارت ڈگمگا رہا ہے اور اپنے ڈگمگاتے ہوئے وجود کو سہارا دینے کے لئے اتنی اوچھی حرکتوں پر اتر آیا ہے کہ وہ عالمی اصولوں کو بھی روند رہا ہے' دلوں کو مضبوط کریں جرات مند بنئے اور آگے بڑھئے تاکہ اس دور کے سب سے بڑے درندوں کو عبرتناک سبق سکھایا جا سکے' شیخ مسعود اظہر کی جدائی عارضی جدائی ہے ان سے دوری عارضی دوری ہے اگر وہ اپنے آپ کو قید و بند کی مصیبتوں میں ڈال کر ثابت قدم ہیں تو پھر ہم ان کی جدائی میں دل برداشتہ کیوں ہوں؟ جدائی میں خودکشی حرام ہے بلکہ ان کی گرفتاری اور جدائی ایک سبق سکھاتی ہے اور وہ سبق یہ ہے کہ زندہ رہو تو غازی بن کر اور اگر تمہیں موت آئے تو شہادت والی موت ہو

طب و صحت

حکیم محمد طارق محمود چغتائی

لاعلاج دستوں کا کامیاب علاج

اسہال یا دست لگنے کو عام سی مرض ہے لیکن علاج معالجے میں انتہائی مشکل لاعلاج ہے اور سینکڑوں مریضوں کو ڈاکٹروں اور حکیموں کے دراوزوں سے ناکام لوٹتے دیکھا ہے مرض کیا ہے مندرجہ ذیل مریضوں کی ہسٹری سے آپ بخوبی سمجھ لیں گے۔

مطب میں اس مرض کے لاتعداد مریض آئے لیکن موجودہ ملاقات میں کچھ مریضوں کے بارے میں حالات عرض کروں گا۔

ایک مریضہ کو مطب میں لایا گیا کیفیت یہ تھی کہ دن میں کم از کم بیس دست آتے تھے کھانا کھانے کے بعد چائے پینے کے بعد حتیٰ کہ پانی پینے کے بعد فوراً" اجابت کی حاجت ہوتی اور پتلا پاخانہ آجاتا تھا مریضہ کے بقول یہ مرض گزشتہ سات سال سے لاحق ہے ۹۱ ہزار روپیہ لگ چکا ہے گھر کا زیور بک چکا ہے اور کچھ عرصہ کراچی کے ایک بڑے اسپتال میں زیر علاج بھی رہی لیکن کوئی افاقہ نہیں تشخیص کرنے پر معلوم ہوا کہ مریضہ کو یہ مرض پہلے زیادہ کھانے سے بدہضمی ہوئی اور دست آنا شروع ہو گئے لیکن مریضہ اور دوسرے مریضوں کی طرح غلط علاج کی نذر ہو گئی اور وہ دن اور آج کا دن مریضہ مسلسل علاج کرا رہی ہے۔

ایک اور مریض نے بتایا کہ جب بھی غذا کھاتا ہوں تو فوراً" یا بعض اوقات آدھ گھنٹہ یا کم و بیش ٹھہر کر اجابت ہو جاتی ہے۔ پیٹ میں مروڑ اٹھتی ہے درد بھی ہوتا ہے اور جھاگ دار بدبودار پتلے دست آتے ہیں اگر دودھ پی لیا جائے تو یہ تکلیف بڑھ جاتی ہے طرح طرح کے علاج کرائے تعویذ لئے دم کرائے مگر افاقہ شاید میرے نصیب میں نہیں لکھا تھا۔

مندرجہ بالا دو مریضوں کی ہسٹری سے اس مرض کے بارے میں بخوبی معلومات حاصل ہوں گی۔

دراصل یہ مرض پہلے پہل عام طور پر بدہضمی سے شروع ہوتا ہے اور مریض عمومی دواؤں کے استعمال سے مرض کا ازالہ چاہتا ہے لیکن اس کا اصول علاج عام دستوں کی بیماری سے منفرد اور مختلف ہے مریض کو خشک ادویات دی جاتی ہیں یا مریض ٹھنڈی ادویہ استعمال کرتا ہے تاکہ مرض ختم ہو مثلاً" چھلکا اسپغول وغیرہ لیکن یہ ادویہ مزید مرض کو بڑھانے میں ممد و معاون ثابت ہوتی ہیں۔

بقراط سے جالینوس تک اور پھر شیخ بو علی سینا کے دور سے حکیم اجمل خانؒ کے دور تک طب کا طویل سفر جو کہ بادشاہوں کے درباروں سے لے کر ایک فقیر کے جھونپڑے تک مسلسل ہر عام و خاص کی خدمت کرنا فریضہ اولین سمجھتا رہا بلکہ یہ سفر رواں دواں ہے اور تاقیامت جاری و باقی رہے گا۔ کیونکہ طب یونانی کی بنیاد مضبوط اصولوں پر ہے اور یہی اصول اب تک اس کی بقا اور سلامتی کے ضامن رہے ہیں اور صدیوں پہلے بنائے گئے اصول اب تک مسلمہ اصولوں کی طرح ہر موقع پر جاری اور ساری ہیں۔ جب مریض لفظ اسہال استعمال کرتا ہے تو اس سے مراد کئی قسم کی اسہال ہیں لیکن موجودہ مضمون میں بیماری سے مراد مذکورہ بالا علامات کے ساتھ جب دست آتے ہیں تو اس کا کامیاب علاج درج کیا جاتا ہے بلکہ طب کے ایک سربستہ راز اور نسخہ کے انکشاف کو افشا کرتے ہوئے فخر محسوس کرتے ہیں۔

احقر ان مریضوں کا علاج مندرجہ ذیل ادویہ سے کرتا ہے۔

1 اطریفل انوشدارو طب کا مشہور مرکب ہے عام دواخانوں میڈیکل اسٹور سے مل سکتا ہے)

ایک چمچ صبح دوپہر شام کھانے کے بعد

2 پودینہ ۲۰ گرام بڑی الائچی ۱۰ گرام دونوں کو پانی میں ابال کر محفوظ رکھیں اور ایک کپ پانی کے ہمراہ ایک چمچ انوشدارو اور لونگ ۳ عدد چبا کر دن میں تین بار کھالیں اور اوپر سے وہی ایک کپ پانی پی لیں۔

لونگ اس مرض میں انتہائی مفید اور مجرب ہے آنتوں کی حرکات کو اعتدال میں لاتا ہے اور قوت ماسکہ کو قوی کرتا ہے۔

اس کے علاوہ مریض عام طور پر پودینہ الائچی کا پانی پیتا رہے کیونکہ یہ پانی مریض کے لئے انتہائی مفید اور موثر ہے۔

غذا :۔ تمام بادی اشیاء آلو' چاول' گوبھی' دودھ' لسی وغیرہ سے پرہیز کریں۔ اوجڑی' کلیجی' چھوٹا بڑا گوشت استعمال کر سکتے ہیں کم خوراک اس مرض میں مفید ہے۔

جبار کارپیٹس

ڈیلرز

قائد آباد کارپٹ • مون لائٹ • بلال کارپٹ •
یونائیٹڈ کارپٹ • ڈیکورا کارپٹ • اولمپیا کارپٹ

مساجد کیلئے خاص رعائت

۳۴۔ این آر ایونیو نزد جیدری پوسٹ آفس بلاک ۔جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد فون: 6646888 - 664,655

گوجرانوالہ کے ایک قصبہ کے مسلم قبرستان کی زمین پر قبضہ کرنے کی کوشش

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہنگامی اجلاس مولانا خالد حسن مجددی صدر مجلس عمل کی صدارت میں ہوا۔ جس میں موضع گھکھڑ میں مرزائی دہشت گردوں کی طرف سے مسلمانوں کی قبریں مسمار کر کے دو مسلمانوں کو شدید زخمی کرنے کی مذمت کی گئی اور انتظامیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ اس دہشت گردی کا سخت نوٹس لیا جائے اور باقی مفرور ملزمان کو گرفتار کر کے انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ مرزائی اثر و رسوخ کے حامل ہیں اور وہ مسلمانوں کو ہراساں کر کے قبرستان کی اراضی کو ہتھیانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بین الاقوامی طاقتوں کی شہ اور حکمران طبقہ کی کاہلی کی وجہ سے مرزائیوں کو ملک میں دہشت گردی کرنے کا حوصلہ ملا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت نے مرزائیوں کی ان مذموم سرگرمیوں کا نوٹس نہ لیا تو مجلس عمل راست اقدام کرنے پر مجبور ہو گی۔ ●●

گھکھڑ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کا دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ اور ضلعی انتظامیہ گوجرانوالہ کے مشترکہ وفد نے موضع گھکھڑ کا دورہ کیا اور مرزائیوں کی طرف سے مسلمانوں کی مسمار کی گئی قبروں اور قبرستان پر کی گئی ناجائز تعمیر کا معائنہ کیا۔ وفد نے فریقین سے بھی ملاقات کی اور ان کا موقف سنا۔ وفد میں ضلعی انتظامیہ کی طرف سے مجسٹریٹ محمد اسلم قاسمی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مجلس عمل کی طرف سے مولانا خالد حسن مجددی' حافظ محمد ثاقب' مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر اور قاری محمد سلیم زاہد شامل تھے۔ علاوہ ازیں مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد نے امیر مجلس مولانا حکیم عبدالرحمان آزاد کی قیادت میں علاقے کا دورہ کیا اور مسلمانوں سے ملاقات کر کے انہیں ہر طرح کے تعاون کا یقین دلایا۔ ●●

مولانا محمد ادریس کو صدمہ

حیدر آباد:۔ جامع مسجد کھپرو ضلع سانگھڑ سندھ کے سابق خطیب مولانا محمد ادریس فاضل دیوبند کی اہلیہ اور جمعیت علمائے اسلام ضلع حیدر آباد کے سکریٹری اطلاعات حافظ محمد طاہر کی والدہ آبائی گاؤں ٹانڈہ ضلع مانسہرہ میں طویل علالت کے بعد انتقال کر گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ مجاہد ختم نبوت مولانا عبدالحئی ہزاروی خطیب تازی جامع مسجد مانسہرہ سٹی نے پڑھائی۔ حیدر آباد سندھ واپسی پر حافظ محمد طاہر سے علماء کرام' جے یو آئی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' جمعیت طلباء اسلام کے کارکنوں رہنماؤں کے علاوہ مختلف سیاسی' سماجی اور مذہبی تنظیموں کے ارکان کے علاوہ کثیر تعداد میں عوام نے حافظ محمد طاہر سے ان کی والدہ کی وفات پر تعزیت کا اظہار کیا اور دعائے مغفرت کی۔ ●●

قادیانیت کا ہر جگہ اس کے خاتمہ تک مقابلہ کیا جائے گا' مولانا عزیز الرحمان جالندھری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمان جالندھری نے مرکزی دفتر ملتان میں مبلغین کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیانیت کا خاتمہ بالکل قریب ہے اور ہم سب نے ہمت کے ساتھ قادیانیت کا ہر جگہ اس کے خاتمہ تک مقابلہ جاری رکھنا ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ ۱۴۱۴ھ کا آخری سہ ماہی اجلاس تھا جس میں جماعت کے کام کو بہتر سے بہتر بنانے پر غور ہوا اور مختلف امور زیر غور آئے جس میں سر فہرست ڈش انٹینا پر قادیانیت کی طرف سے تبلیغ کے پروگرام پر سخت تنقید کی گئی حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانی سٹلائٹ چینل کے ذریعے مرزا طاہر کی تقاریر مسلمانوں کو سناتے ہیں اور بوسٹر لگا کر دوسرے حضرات جو ان کے جال میں نہیں آ سکتے ان کے ٹی وی پروگرام جام کر کے ان کو مرزا طاہر کی تقریر سننے پر مجبور کرتے ہیں حکومت پاکستان کو اس کا فوری نوٹس لینا چاہئے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ضلع ساہیوال ضلع اوکاڑہ ضلع قصور اور ضلع سیالکوٹ میں نئے مبلغین کو بھیجا جائے اور نئی تقرریاں کر دی گئیں جس میں مولانا عبدالستار صاحب' مولانا عبدالرزاق صاحب' مولانا عبدالخالق صاحب شامل ہیں مولانا عبدالستار کو بہاولنگر میں ' مولانا حکیم محمد اسماعیل عاصم کی جگہ تقرر کیا اور حکیم صاحب کو راولپنڈی اور اسلام آباد کے لئے مقرر کیا اوکاڑہ اور قصور کے لئے مولانا عبدالرزاق صاحب کا تقرر ہوا ضلع ساہیوال اور راجن پور کے لئے مولانا عبدالخالق صاحب کا تقرر ہوا اور جماعت کے سینئر مبلغ مولانا خدا بخش شجاع آبادی کو ضلع سیالکوٹ اور نارووال کے لئے مبلغ مقرر کیا اور ضلع سیالکوٹ میں جماعت کا دفتر ریلوے اسٹیشن کی جامع مسجد پسرور میں ہو گا۔

اسلام آباد میں حکیم محمد اسماعیل کی نگرانی میں ختم نبوت کے جیالے کارکن اورنگ زیب اعوان کام کریں گے مولانا محمد علی صدیقی کو کراچی میں جماعت کی طرف سے مبلغ مقرر کیا۔

اجلاس دو دن جاری رہا پہلے دن کی صدارت جماعت کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمان جالندھری نے کی اور دوسرے دن کی صدارت ناظم تبلیغ مولانا بشیر احمد سکھر نے کی۔ اجلاس میں جن مبلغین نے شرکت کی ان کے نام یہ ہیں۔ مولانا عزیز الرحمان جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا بشیر احمد صاحب' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا محمد اسحاق ساقی' مولانا غلام حسین صاحب' مولانا غلام مصطفیٰ مولانا محمد علی صدیقی' مولانا فقیر اللہ اختر' حافظ محمد ثاقب مولانا جمال اللہ مولانا حفیظ الرحمان' مولانا راشد مدنی مولانا عبدالخالق' مولانا عبدالستار' مولانا عبدالرزاق' حکیم محمد اسماعیل عاصم وغیرہ شامل ہیں۔

اجلاس میں حضرت مولانا سید فضل الرحمان احرار سلانوالی والوں لئے دعائے مغفرت بھی کی گئی اور ان کی جماعتی خدمات کو سراہا گیا۔ ●●

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ کی حج اکبر سے واپسی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب جو حج اکبر کی سعادت حاصل کرنے کے بعد واپس خانقاہ سراجیہ پہنچ گئے ملتان ایئرپورٹ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کے علاوہ حضرت اقدس کے مریدین نے صاحبزادہ عزیز احمد کی قیادت میں پرجوش استقبال کیا گیا۔

بریگیڈیئر آرمی بدین کو لگام دی جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا حفیظ الرحمان رحمانی نے ایک بیان میں کہا کہ بدین کینٹ کے کمانڈر عبدالغفور احسان بلوچ جو قانون اور آئین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مسلمانوں کو مرتد بنانے اور قادیانیت کی تبلیغ میں سرگرم عمل ہیں' جب کہ علاقہ بدین کے قادیانیوں نے اس کمانڈر کے زور پر علاقہ کے مسلمانوں پر حملے شروع کر دیئے ہیں گزشتہ دنوں شاری لارج کے صحافی اور پریس کلب کے صدر اور عالمی مجلس کے رہنما صوفی محمد خان پر قاتلانہ حملہ کیا گیا جب کہ کمانڈر قادیانی ہونے کی وجہ سے انتظامیہ قانونی حیل و پیش کر رہی ہے۔ حکومت پاکستان اور آرمی انتظامیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ مذکورہ قادیانی کو فوراً علاقہ بدین سے تبدیل کیا جائے۔ اور آئین و قانون کی خلاف ورزی کے جرم میں قانونی کارروائی کی جائے۔ ●

مردم شماری میں قادیانیوں کا اندراج غیر مسلم خانہ میں

فیصل آباد:۔۔۔ وفاقی حکومت مردم شماری فارموں میں

قادیانیوں کا اندراج غیر مسلم کے خانہ میں کرے گی اس امر کی یقین دہانی اقتصادی امور اور شماریات ڈویژن کے ڈپٹی مردم شماری کمشنر محمد عارف بٹ نے ایک مراسلہ کے ذریعے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد کو کرائی ہے جنہوں نے ایک یادداشت کے ذریعہ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری سے استدعا کی تھی کہ پاکستان میں مردم شماری کے دوران قادیانیوں کو غیر مسلم لکھا جائے اور مردم شماری کے فارم پر گھر کے سربراہ کے باقاعدہ دستخط کرائے جائیں "غلط بیانی پر سزا دی جائے جو قادیانی خود کو مسلمان ظاہر کر رہے ہیں ان کو زیر دفعہ ۲۹۸۔ سی تعزیرات پاکستان کے تحت گرفتار کر کے جیل بھیجا جائے۔ دوسری اقلیتوں کی طرح قادیانی غیر مسلم اقلیت کی بھی واضح نشان دہی کی جائے جب کہ ۱۹۸۱ء کی مردم شماری میں قادیانیوں کی پاکستان میں کل تعداد ایک لاکھ چار ہزار ۲۴۴ تھی ان میں سے بہت سے قادیانی ملک سے بھاگ گئے ہیں اور جداگانہ انتخابات کے لئے صحیح مردم شماری ضروری ہے جس پر ڈپٹی مردم شماری کمشنر نے مزید لکھا ہے کہ قادیانیوں کو علیحدہ غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا چکا ہے اور الگ مذہب شمار ہو گا۔ اس کی علاوہ ہر شہری جو کہ پاکستان میں رہتا ہے اس کا فرض ہے کہ وہ مردم شماری کرنے والے کو بموجب مردم شماری آرڈی نینس ۱۹۵۹ء بتائے کہ اس کا مذہب کیا ہے اگر کوئی شخص غلط معلومات فراہم کرے گا تو اس کو آرڈی نینس کے تحت ایک ماہ قید ایک ہزار روپے جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔••

انجمن احمدیہ خدام الاحمدیہ پر پابندی لگائی جائے

فیصل آباد: ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وفاقی حکومت، گورنر اور وزیر اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ ملک میں فرقہ وارانہ کشیدگی اور تخریبی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے ملک دشمن قادیانی جماعت انجمن احمدیہ ربوہ اور کمانڈو تنظیم فرقان فورس نیا نام خدام الاحمدیہ ربوہ پر مکمل پابندی لگائی جائے اور محرم میں امن و امان کی صورت حال بہتر رکھنے کے لئے قادیانیوں کی اسلام دشمن اور غیر قانونی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے انہوں نے کہا کہ مرزا طاہر احمد قادیانیوں کو مغربی جرمنی کینیڈا وغیرہ میں قادیانیوں کو تخریب کاری کی تربیت دے کر پاکستان بھیج رہا ہے اور قادیانی سب سے زیادہ ملک میں تخریبی سرگرمیوں میں ملوث ہیں اور فرقہ وارانہ کشیدگی کو ہوا دے رہے ہیں اور گزشتہ اپریل میں ۲۹ ۶ قادیانی تخریب کار ربوہ میں جمع ہو کر مجلس مشاورت کی میں تخریب کاری کے منصوبے بنا چکے ہیں مقام افسوس ہے کہ حکومت نے اس اجتماع پر پابندی نہیں لگائی جب کہ قادیانی بھی شیعہ سنی مسئلہ کو ہوا دیتے ہیں اور عیسائیوں کے ذریعہ غیر قانونی احتجاج کراتے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ سرگودھا کے نواحی چک نمبر ۷۸ شمالی میں قادیانیوں نے مسلمانوں کی ایک دینی درس گاہ پر فائرنگ کر کے تین مسلمانوں کو زخمی کر دیا تھا مگر قادیانی نمبردار کو گرفتار نہیں کیا گیا جس کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات کرائی جائے۔ ••

رانا محمد انور کو صدمہ

مولانا زرین احمد خان مرحوم کے میزبان رانا محمد انور بھکر والوں کے والد انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صوم صلوٰۃ کے پابند تھے اور مولانا زرین احمد خان سے بہت گہرا تعلق تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کے رہنما ڈاکٹر دین محمد فریدی نے رانا محمد انور کے گھر جا کر ان کے والد مرحوم کے انتقال پر تعزیت کی اور بلندی درجات کی دعا کی۔

قاری محمد سالک رحیمی کو صدمہ

مدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت جامع باب الرحمت کراچی کے مدرس قاری محمد سالک رحیمی کے چچا مولانا محمد یعقوب عابد، مہتمم جامعہ رحمانیہ جمانیاں منڈی گزشتہ دنوں ہارٹ اٹیک ہونے سے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ ادارہ ختم نبوت مولانا کی وفات پر قاری صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے اور مرحوم کی بلندی درجات کی دعا کرتا ہے۔

ربوہ چنیوٹ لالیاں میں قرارداد مذمت

فیصل آباد: ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تحریک پر ۱۷۔۱۸ مئی کو ربوہ میں سرکاری طور پر تیراکی کے مقابلے کرانے پر ربوہ، چنیوٹ، لالیاں کی مساجد میں مذمت کی قرار دادیں پاس کی گئیں اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ڈویژنل سپورٹس آفیسر فیصل آباد اور قادیانیوں کی ملی بھگت کی تحقیقات کرائی جائے اور اس آفیسر کو فوری طور پر معطل کیا جائے اس کے علاوہ سپورٹس بورڈ کے اعلیٰ افسران کے خلاف بھی انکوائری کرائی جائے کہ انہوں نے ۸ ڈویژنوں کی مسلمان ٹیموں کے مقابلے قادیانی جماعت انجمن احمدیہ ربوہ کے خرچ پر کیوں کرائے اور مسلمان کھلاڑیوں کو قادیانیوں کے لنگر خانوں سے کھانا کھلایا گیا وہاں ان کو قادیانی لٹریچر دیا گیا اور دار الضیافت میں ٹھہرایا گیا اس کے علاوہ ویڈیو فلم بنائی گئی جو مرزا طاہر احمد کو لندن بھیجی گئی جو قادیانی ٹیلی ویژن پر چلائی جائے گی ڈویژنل اسپورٹس آفیسر کے خلاف اعانت جرم میں ۲۹۸ کے ساتھ ۱۰۹ کے تحت مقدمہ چلایا جائے۔ ••

بقیہ: دار العلوم برکت

[illegible]

اللہ رب العزت اپنے فضل و کرم سے ان [illegible] شرف قبولیت سے نوازیں اور تمام مدارس عربیہ ان [illegible] طلبہ اور ان مدارس کے متعلقین کی حفاظت فرمائیں۔ اور سب سے اپنے دین متین کی اشاعت کی خدمت لیں۔ وصلی اللہ [illegible]

تمت شد

چہرے کے ڈنٹ دور کیجئے فون 690800 690801
پچکے گال چہرے کے ڈنٹ کمزور دبلا پتلا جسم مذاق و پریشانی کا سبب ہیں جسم کو موٹا مضبوط طاقتور، سرخ، خوبصورت سمارٹ دلکش بنانے۔ بھوک کی کمی۔ بدہضمی، پٹھوں جگر و معدہ کی کمزوری گرمی پرانی دردیں نزلہ کیرا۔ بلغم
ٹانسلز کا علاج بغیر اپریشن بواسیر پرانی خارش۔ یادداشت کی کمزوری اور موٹاپے سے نجات
قد بڑھایئے ○ گنجا پن
لڑکے لڑکیاں قد بڑھانے، پروقار شخصیت بنانے، گرتے بال روکنے نئے بال اگانے گنجا پن دور کرنے بالوں کو سیاہ لمبا گھنا ملائم چمکدار خوبصورت بنانے سکری خشکی دور کرنے چہرے کے کیل چھائیاں چھائیاں بدنما داغ دور کرنے چہرے کو صاف اور ملائم بنانے
پتھری کا علاج بغیر اپریشن نسوانی حسن مخصوص امراض
نسوانی حسن کی نشو و نما، اولاد نہ ہونا، زنانہ و مردانہ امراض نسوانی و جنسی کمزوری مثانے کی گرمی جوان اور طاقتور بننے کیلئے ہم سے مشورہ کریں۔ پرانی پیچیدہ امراض کا علاج آٹو میٹک الیکٹرک کمپیوٹر سے کیا جاتا ہے
دیسی ہومیو علاج
ہومیو ڈاکٹر جمیل احمد سلیمی آر ایچ ایم پی گورنمنٹ آف پاکستان غلام محمد آباد فیصل آباد پوسٹ کوڈ نمبر 38900

قسط ۲

مرزا قادیانی کے ۲۰ جھوٹ

از۔ مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ

اس عاجز نے اس سے پہلے ایک "آسان فیصلہ" کے تحت مرزا قادیانی کے صرف ۲۲ جھوٹوں کی ایک قسط شائع کی تھی جسے کچھ عرصہ پہلے شائع کر دیا گیا ہے مگر کوئی قادیانی اس کے کسی حوالے پر بھی انگشت نمائی نہ کر سکا۔ اب مزید ایک قسط پیش خدمت ہے ناظرین کرام (مسلمان اور قادیانی) ملاحظہ فرما کر حق و باطل کا با آسانی فیصلہ کر سکتے ہیں۔

جھوٹ کے متعلق مرزا صاحب کا فیصلہ

لعنت ہے مفتری پر خدا کی کتاب میں عزت نہیں ہے ذرہ بھی اس کی جناب میں خزائن ص ۱۲۱ ج ۲۱۔

۱ مسیح موعود کی نسبت تو آثار میں یہ لکھا ہے کہ علماء اس کو قبول نہیں کریں گے۔ خزائن ص ۳۵۷ ج ۲۱

بالکل جھوٹ کہیں نہیں لکھا

۲ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ کیا فارسی زبان میں بھی کبھی خدا نے کلام کیا ہے تو مرزا نے کہا کہ ہاں کہ خدا کا یہ کلام فارسی میں بھی اترا ہے۔ جیسا کہ وہ اس زبان میں فرماتا ہے۔ ایں مشت خاک را گر نہ بخشم چہ کنم۔ چشمہ معرفت ص ۱۰

(بالکل جھوٹ)

۳ اول تم میں سے مولوی اسماعیل علی گڑھی نے میرے مقابل پر کہا کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا۔ نزول مسیح ص ۳۱

حالانکہ انہوں نے کبھی یہ نہیں کہا۔ مرزا نے بالکل غلط اور جھوٹ کہا ہے۔

۴ قرآن شریف کی نصوص قطعیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا مفتری (دعویٰ الہام کرنے والا) اسی دنیا میں دست بدست (جلد اور نقد) سزا پا لیتا ہے۔ انجام آتھم ص ۴۹ ص ۵۰ ص ۶۳ و شہادۃ القرآن ص ۳۲

۵ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو اس شہر کے لوگوں کو چاہئے کہ بلا توقف اس شہر کو چھوڑ دیں ورنہ وہ خدا تعالیٰ سے لڑائی کرنے والے ٹھہریں گے۔ اشتہار بنام مرزا ۲۴ اگست ۷ ... مجموعہ اشتہارات ...ک ص ۱۷۶

یہ بات سراسر خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا اور جھوٹ ہے یہ بات کہیں نہیں لکھی۔ بلکہ اس کے خلاف حکم ہے

۶ تین ہزار سے زائد پیشگوئیاں جو امن عامہ کے خلاف نہیں تھیں پوری ہو چکی ہیں۔ حقیقت المہدی ص ۸ لیکن اس کے بعد رسالہ ایک غلطی کے ازالہ ص ۷ پر لکھا ہیں میں جبکہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پا کر بچشم خود صاف طور پر پوری ہوتے دیکھ چکا ہوں۔ تو یا پہلی بات جھوٹ یا دوسری۔

۷ تفسیر ثنائی میں لکھا ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فہم قرآن میں ناقص تھا اس کی روایت پر محدثین کو اعتراض ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں نقل کرنے کا مادہ تھا اور روایت اور فہم سے بہت ہی کم حصہ رکھتا تھا۔ خزائن ص ۴۱۰ ج ۲۱

یہ سراسر کذب و افترا ہے اس تفسیر میں یہ بات مذکور نہیں ہے۔ ثابت کیجئے لعنۃ اللہ

۸ افسوس کہ وہ حدیث بھی اس زمانہ میں پوری ہوئی جس میں لکھا تھا کہ مسیح کے زمانے کے علماء ان سب لوگوں سے بدتر ہوں گے جو زمین پر رہتے ہیں۔ اعجاز احمدی ص ۱۳ روحانی خزائن ص ۱۲۰ ج ۱۹

۹ بہت سی حدیثوں سے ثابت ہو گیا کہ بنی آدم کی عمر سات ہزار برس ہے اور آخری آدم پہلے آدم کی طرز پر الف ششم کے آخری میں جو روز ششم کے حکم میں ہے پیدا ہونے والا ہے۔ ازالہ ص ۱۹۶

بالکل غلط

۱۰ چونکہ حدیث صحیح میں آ چکا ہے کہ مہدی موعود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی جس میں اس کے تین سو تیرہ اصحاب کا نام درج ہوگا یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ پیشگوئی آج پوری ہو گئی۔ ضمیمہ انجام آتھم ص ۴ خزائن ص ۳۲۴ ج ۱۱

۱۱ احادیث صحیحہ میں پہلے سے یہی فرمایا گیا ہے کہ اس مہدی کو کافر ٹھہرایا جائے گا خزائن ص ۳۲۲ ج ۱۱

۱۲ صحیح بخاری میں صاف لفظوں میں لکھا گیا ہے کہ آنے والا مسیح موعود اسی امت میں سے ہوگا۔ خزائن ص ۳۲۲ ج ۱۱

۱۳ ایک وقت ایسا آئے گا کہ سب دوزخ سے نکل چکے ہوں گے۔ یہ حدیث سے ثابت ہے۔ ملفوظات ص ۱۹۷ ج ۱۰ حالانکہ قرآن مجید میں ہے۔ وما هم بخارجين من النار۔ ۲۔۱۶۷ ، ۵۔۳۷۔ مرزا منکر قرآن ہے۔

۱۴ لیکن مسیح کی راستبازی اپنے زمانے میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا (العیاذ باللہ) دافع البلاء

۱۵ اور مجھے بتلایا گیا ہے کہ تیری خبر قرآن و حدیث میں موجود ہے اور تو ہی آیت هو الذي ارسل رسوله کا مصداق ہے۔ اعجاز احمدی ص ۷ روحانی خزائن ص ۱۱۳ ج ۱۹

بالکل غلط دیکھئے اس کی براہین ص ۴۹۹

۱۶ یسوع درحقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہو گیا تھا خزائن ص ۲۹۵ ج ۱۰

العیاذ باللہ

۱۷ وفات مسیح پر صحابہؓ کا اجماع ہو چکا ہے۔ خزائن ص ۷۶ ج ۳ ص ۱۰ و دیگر کتب مرزا

حالانکہ کسی نے اس کو نقل نہیں کیا بلکہ اجماع حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روشنی میں نزول مسیح پر ہوا تھا۔ بخاری ص ۴۹۰ ج ۱

یہ قادیانی اس کے الٹ کہہ رہا ہے

۱۸ یہود خود یقیناً" اعتقاد نہیں رکھتے تھے کہ انہوں نے عیسیٰ کو قتل کیا ہے روحانی خزائن ص ۳۷۸ ج ۲۱

یہ سو فیصد جھوٹ ہے کیونکہ قرآن مجید یہودی اعتقاد نقل کرتا ہے کہ انا قتلنا المسیح ۴۔۱۵۸

۱۹ کفار نے درخواست کی کہ آپ مع جسم عنصری آسمان پر چڑھ جائیں تو ان کو جواب ملا قل سبحان ربی یعنی ان کو کہہ دے کہ میرا خدا پاک ہے کہ وہ اپنے عہد اور وعدہ کے خلاف کرے وہ کہہ چکا ہے کہ کوئی جسم عنصری آسمان پر نہیں جائے گا۔ روحانی خزائن ص ۴۰۰ حالانکہ یہ وعدہ خدا نے کہیں بھی نہیں فرمایا فلعنۃ اللہ علی الکاذبین

۲۰ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ وفات مسیح کا بھید صرف مجھ پر کھولا گیا ہے۔ روحانی خزائن ص ۲۰۷ ج ۸

جبکہ اس سے قبل مرزا لکھ چکے ہیں کہ وفات مسیح پر اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم ہے۔ قرآن کی تیس آیات اور بخاری مسلم وغیرہ کی احادیث صحیح ہیں نیز کئی ائمہ نے اس کی تصریح کی ہے۔ تو پھر اتنے واضح مسئلہ کو مخفی بھید قرار دینا جھوٹ نہیں تو اور کیا ہو گا؟ یا پہلے والی بات جھوٹ ہو گی یا یہ دوسری بات ہر دو سراسر ہوگی۔ ناظرین کرام مرزا سراسر کذب و دجل کا پلندہ ہے۔ ہر شخص اس فتنہ سے بچ کر

دامن مصطفیٰ سے وابستہ رہے۔

مرزا صاحب کی عربی

مرزا غلام احمد قادیانی کی مبالغہ آرائی اور دجل و فریب ہر پہلو میں نمایاں ہے چنانچہ اس نے ایک جگہ یہ بڑ ہانکی ہے کہ قرآن کے بعد میری بلاغت کا نمبر ہے۔ روحانی خزائن ص ۲۳۰ ج ۱۹ و ص ۵ ج ۷

حالانکہ یہ مقام و مرتبہ تو اس ذات مقدسہ کا ہے جس کا اعلان ہے کہ

انا افصح العرب۔ کہ میں تمام عرب سے زیادہ فصیح ہوں۔

مگر مرزا صاحب عادت ہر معاملہ میں نہایت بیباکی اور گستاخی کا اظہار کرتے ہیں ذیل میں مرزا کی عربی کے چند نمونے پیش خدمت ہیں۔ ناظرین کرام ملاحظہ فرمائیں

۱ سمعت ان بعض الجهال یقولون۔ خزائن ص ۲۳۱ ج ۱۹ حالانکہ فعل واحد ہونا چاہیئے

۲ وبوسہن وعناقہن خزائن ص ۴۹ ج ۱۹ بلاغیے بوسہ عربی ہے یا اردو

۳ ویترک الناس طرق اللہ ذالجلال اعجاز المسیح ص ۱۲۷ ذالجلال کی جگہ مجرور ذی الجلال چاہیئے

۴ ولما برزت هذه الجنود و تلک الجنود یتحاربان اعجاز المسیح ص ۲۹ یہاں تحاربان چاہیئے تھا۔

۵ الا على النفس التی سعی سعیها اعجاز المسیح ص ۱۳۶ سعی کی بجائے سعت مونث چاہیئے

۶ وان لا تنوذی الخبیک ص ۱۹۵ خبیک کی بجائے اخاک منصوب ہونا چاہیئے

۷ واتهم ثمرات الجنته فویل للذین ترکهم ص ۱۷ ترکهم کی بجائے ترکها چاہیئے تھا۔

۸ انظر ان یکون الغیر الاعجاز ص ۱۷۰ حالانکہ عربی زبان میں غیر کبھی معرف باللام نہیں ہوتا

۹ الزم اللہ کافنہ اهل الملته ص ۸۳ حالانکہ کافۃ مضاف ہوتا ہی نہیں۔

۱۰ ومثلها کمثل ناقت تحمل کلما تحتاج الیہ وتوصل الی دار الحب من رکب علیہ ص ۲۲ رکب علیہ کی ضمیر مجرور ناقہ کے لئے ہے جو کہ مونث ہے مذکر نہیں۔

۱۱ لاشیوخ ولاشاب ص ۵۵ یہ تثنیہ اور مفرد کا جوڑ خلاف قاعدہ ہے۔

۱۲ هذا الرحیم هو الذی وردفیه الوعید اعنی الدجال ص ۸۱ جبکہ رجیم ابلیس کی صفت ہے۔

۱۳ فارتد علی آثار رهما ووهب له الجنته البشری ص ۵۵ ج ۱ جبکہ بوجہ تانیث جنت کے وھبت چاہیئے تھا

۱۴ احاهد جیشی ترجمہ مرزا صاحب۔ میں اپنا لشکر تیار کر رہا ہوں۔ البشری ص ۵۵ ج ۱

۱۵ یاعیسی ربی البشری ص ۱۷ ج ۲ ترجمہ از مرزا۔ اے رب تو میری بیعت قبول کر۔ فیصلہ خود کر لیں کہ یاعیسی کا ترجمہ کیا ہو سکتا ہے؟ اور مرزا کیا کر رہے ہیں۔

۱۶ یامسیح الخلق عدوانا لن نری من بعد موالدنا و فسادنا ترجمہ مرزا۔ اے خدا کے مسیح جو مخلوق کی طرف بھیجا گیا۔ ہماری جلد خبر لے اور ہمیں اپنی کتاب الصدق کی کتاب دے البشری ص ۷۰ ج ۲

۱۷ انتی الخبیر ناخواندہ مہمان کی خبر ص ۶۹ ج ۲

۱۸ صلو العرش الی الفرش ترجمہ مرزا یعنی رحمت الٰہی جو تم پر ہے وہ عرش سے فرش تک ہے۔ البشری ص ۹۸ ج ۲

۱۹ مرزا نے ایک کتاب اعجاز المسیح بزبان عربی بطور تحدی اور چیلنج کے لکھی کہ اس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا مگر خدائے عظیم نے اسے پہلے قدم پر ہی رسوا کر دیا۔ کیونکہ اس کے ٹائیٹل پیج پر لکھا ہے کہ وقد طبع فی مطبع ضیاء الاسلام فی سبعین یوما من شهر الصیام

یعنی یہ کتاب مطبع ضیاء الاسلام میں رمضان کے ستر دنوں میں طبع ہوئی ہے جبکہ کسی بھی صورت میں رمضان کے ستر دن نہیں ہوتے بلکہ صرف ۲۹ یا تیس ہو سکتے ہیں۔ یہ ہے افصح الخلق کی بلاغت

بندہ فقیر ان نمبروں کو بعدد زبانیہ جہنم انیس کے عدد پر ہی ختم کرتا ہے کیونکہ کذب و دجل کے منصب والا آخرت میں انہی انیس کے حوالے کیا جائے گا۔

خاتم الانبیاء ﷺ کا مکذب اور توہین کرنے والا ہمیشہ ہمیشہ انہی کی زیر نگرانی رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق پرست بنائے اور آخرت میں اس برے مقام سے محفوظ فرما کر خلد بریں کا وارث بنائے آمین بحرمتہ سید الاولین والاخرین ﷺ صلوا دائمتہ الی قیام الساعتہ

مرزا قادیانی کے ۲۵ جھوٹ قسط ۳

۱ عزیزو تم نے وہ وقت پایا ہے کہ جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے۔ اس مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو دیکھنے کی بہت سے نبیوں نے خواہش کی تھی۔ روحانی خزائن ص ۴۴۲ ج ۱۵

۲ دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل (خدا کی مانند) رکھا ہے۔ خزائن ص ۴۱ ج ۱۷

۳ ابن عربی نے نصوص الحکم (ایک کتاب کا نام) لکھا ہے کہ وہ (خاتم الخلفاء) چینی الاصل ہو گا۔

خزائن ص ۲۰۹ ج ۲۲ حقیقتہ الوحی ص ۲۰۱

۴ قرآن شریف بلکہ کتب سابقہ میں بھی ہے کہ وہ آخری مرسل جو آدم کی صورت میں آئے گا اور مسیح کے نام سے پکارا جائے گا وہ لازما" چھٹے ہزار کے آخر میں پیدا ہو گا خزائن ص ۱۸۵ ج ۲۰

۵ اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم وفات مسیح پر ہو چکا ہے۔ لیکچر سیالکوٹ ص ۲۷۵ خزائن ص ۲۳۹ ج ۲۰

۶ آنحضرت ﷺ نے مسیح موعود کے بارہ میں فرمایا کہ وہ نبی اللہ اور امام محکم ہو گا۔

۷ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال النبی ﷺ انی عیسی بن مریم علی جبل افیق۔ ص ۳۱۴ ج ۲۰

اس میں اسماء کا لفظ حذف کر دیا خزائن ص ۳۱۴ ج ۷

۸ حضرت نبی ﷺ نے گواہی دی کہ میں نے معراج کی رات حضرت عیسیٰ کو مردوں میں دیکھا۔ ملفوظات ص ۵۸ ج ۱۰

۹ آدم سے پہلے بھی زمین پر نسل انسانی موجود تھی۔ ملفوظات ص ۳۳۲ ج ۱۰

۱۰ آثار صحیحہ میں آیا ہے کہ اس کو دکھ دیا جائے گا اور اس پر لعنتیں بھیجی جائیں گی خزائن ص ۳۲۹ ج ۱۳

۱۱ سورۃ تحریم میں مریمی صفات کا نام ابن مریم رکھ دیا گیا ہے خزائن ص ۳۸۷ ج ۱۵ و ص ۲۱ ج ۲۰

۱۲ مریم عیسیٰ کا ذکر بزار با طب کی کتابوں میں موجود ہے۔ خزائن ص ۳۰۳ ج ۱۰ و ص ۲۰۱ ج ۱۴

۱۳ حضور ﷺ کی چھ ماہ کی عمر تک آپ ماں باپ دونوں فوت ہو گئے تھے خزائن ص ۳۹۹ ج ۱۴

۱۴ وما ارسلنا من رسول ولا نبی ولا محدث کی قرات بخاری میں غور سے پڑھو خزائن ص ۳۰۹ ج ۱۴

۱۵ انت منی بمنزلته اولادی خزائن ص ۲۲۷ ج ۱۸۔ اسمع ولدی۔ البشری ص ۴۹ ج ۱

۱۶ مسیح نے توراۃ ایک یہودی عالم سے "سبقا" "سبقا" پڑھی۔ خزائن ص ۳۳۸ ج ۱۸

۱۷ سورۃ الناس میں صریح اشارہ ہے کہ بادشاہ وقت کی اطاعت کرو خزائن ص ۱۷۹ ج ۱۵

۱۸ تمام الہامی کتب بروز کی قائل ہیں خزائن ص ۳۸۱ ج ۱۵

۱۹ قرآن سے ثابت ہے کہ مسیح موعود عیسیٰ بن مریم نہیں خزائن ص ۳۰۹ ج ۱۹

۲۰ قرآن مجید میں الناس بمعنی دجال معہود بھی آیا ہے خزائن ص ۲۰۰ ج ۱۷

۲۱ یہودیوں نے حفاظت توراۃ کے سلسلہ میں اس کے نقطے بھی گن رکھے تھے۔ شہادۃ القرآن ص ۲۵

۲۲ جو لوگ میرے دعوئی کے وقت ابھی پیٹ میں تھے اب ان کی اولاد بھی جوان ہو گئی ہے۔ خزائن ص ۳۴۳ ج ۲۱

۲۳ سورۃ تحریم میں صریح طور پر بیان ہے کہ اس امت کے بعض افراد کا نام مریم رکھا گیا ہے خزائن ص ۳۱۱ ج ۲۱

۲۴ میں (مرزا قادیانی) انگریزی سے واقف نہیں خزائن ص ۴۰۵ ج

۲۵ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ غلبہ صلیب کے وقت ایک شخص پیدا ہو گا جو صلیب کو توڑے گا اس کا نام مسیح ابن مریم رکھا انجام آتھم ص ۲۸۵

ناظرین کرام! مندرجہ بالا ۲۵ حوالہ جات کو ملاحظہ فرمائیں اور پھر مرزا کے فرمان (جو ایک بات میں جھوٹا ثابت ہو جائے

باقی صفحہ پر

آخری قسط

درالعلوم بری انگلینڈ کا تعارف

۷۔ مسلمانانِ عالم عموماً اور مدارس دینیہ خصوصاً مختلف مشکلات اور مصائب میں گھرے ہی رہتے ہیں بلکہ بعض اوقات تو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان آفات و بلیات سے حفاظت کے واسطے مشائخ کا "ختم خواجگان" کا معمول رہا ہے۔ تمام پریشانیوں سے چھٹکارے اور نجات کے واسطے نہایت مجرب ہے نیز اس کے بعد دعا بھی بہت جلد قبول ہوتی ہے۔ بمشکل اس میں ۱۵ منٹ لگتے ہیں۔ الحمد للہ دارالعلوم ہذا میں روزانہ کسی ایک نماز کے بعد (آج کل عشاء کے بعد کا معمول ہے) ختم خواجگان بھی ہوتا ہے۔ جس میں تمام طلبہ شریک ہوتے ہیں۔

۸۔ اسی طرح قبولیت دعا کی ایک دوسری ساعت اور بھی ہے جس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں قبولیت دعا کے ساتھ ساتھ رفع بلیات کا فائدہ بھی ہے۔ یہ گھڑی ختم بخاری شریف کی ہے۔ چنانچہ ملا علی قاری لکھتے ہیں کہ "مشہور عارف ابو جمرہ بعض عارفین کے حوالے سے لکھتے تھے کہ کسی بھی شدت کے لئے بخاری شریف پڑھی گئی تو وہ شدت دور ہوگئی اور اگر بخاری شریف کسی کشتی میں ہو تو وہ ڈوبنے سے محفوظ رہتی ہے۔ حتی کہ بعض علماء فرماتے ہیں کہ بخاری شریف کا نام ہی تریاق المجرب رکھ دیا گیا تھا" ہمارے معاشرے میں لوگ حتی کہ علماء بھی قرآن حکیم تو پڑھتے ہیں لیکن حدیث نبوی کے ساتھ تعلق بطفے پڑھے لکھے ہوئے لوگوں کا بھی بہت کم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وحی کے علوم سے آراستہ اور دینی احکام سے بے بہرہ کالجوں اور یونیورسٹیوں کا نوجوان طبقہ فتنہ انکار حدیث کی کھائیوں میں گر رہا ہے اس لئے کہ آج قلوب سے حدیث نبوی کی حلاوت کا احساس اٹھتا جارہا ہے امت کی حالت اس شخص کی سی ہے جو دریا کے کنارے بیٹھا ہے اور پیاسا ہے یا خزانے پر بیٹھا بھیک مانگ رہا ہے بقول شخصے۔

تشنہ از دریا جدائی تا بکی
بر سر گنج گدائی تا بکی

ان فوائد اور اہمیتوں کی بناء پر دارالعلوم میں ختم بخاری شریف کی ایک مجلس ہوتی ہے جس میں چھوٹے بڑے تمام طلبہ شریک ہوتے ہیں۔ بڑے طلبہ کے لئے بخاری شریف کے پارے رکھ دیے جاتے ہیں۔ چھوٹے طلبہ اور وہ بڑے طلبہ جو ابتدائی درجوں میں ہوں ان کے واسطے قرآن حکیم کے پارے رکھ دینے کا اہتمام کیا جاتا ہے یہ مجلس ہر ہفتہ میں ایک بار ہوتی ہے۔ طریقہ کار یہ ہے کہ ہفتہ وار چھٹی سے پہلے روز چھٹی سے قبل ظہر کی نماز کے بعد تمام طلبہ مسجد ہی میں رہتے ہیں۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ یہ مجلس ہوتی ہے الحمد للہ اس طرح ہر ایک یا دو مہینے میں بخاری شریف کا ایک ختم تو ہو ہی جاتا ہے جب کہ اس عرصے میں قرآن مجید کے تو کئی ختم ہو چکے ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ ۳۰۰ طلبہ میں سے دو تہائی سے زائد طلبہ قرآن مجید ہی پڑھتے ہیں۔

قال اللہ وقال الرسول کی ان صداؤں کی برکات اور ثمرات کا اندازہ تو لگائیں۔

۱۰۔ بعض ایام ایسے ہیں جن کے روزوں کی خاص خاص فضیلت احادیث میں وارد ہوتی ہے۔ مثلاً عاشورہ اور یوم عرفہ کا روزہ چنانچہ ایک روایت میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن صوم یوم عرفۃ الیٰ آخرہ۔ دارالعلوم ہذا میں ان تمام روزوں کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے۔ بچے بڑے سب روزہ رکھتے ہیں۔ ان دنوں میں سحری و افطاری کا خصوصی انتظام کیا جاتا ہے۔

۱۱۔ دین محض چند عبادات اور معمولات ہی کا نام نہیں بلکہ دین کا آدھا حصہ روز مرہ معاشرت اور رہن سہن سے متعلق ہے۔ تہذیب و تمدن اور ثقافت کو ہی متاع کل کہنے والے اس دور میں اسلامی تہذیب اور وضع قطع کا جاننا کس قدر ضروری ہے یہ کسی درد دل رکھنے والے سے مخفی نہیں۔ آج جبکہ مغربی تہذیب کو اپنا فخر سمجھا جا رہا ہے اور اس سیلاب میں عام امت مسلمہ بہہ رہی ہے اگر علماء کرام اور طلبہ عزیز ہی اسلامی طرز زندگی اور طریقہ حیات کو ترک کردیں گے تو پھر اس کا اللہ ہی حافظ ہے۔

اس لئے دارالعلوم میں اس کا سخت اہتمام کیا جاتا ہے کہ لباس مکمل شرعی ہو۔ چنانچہ کالر اور بند آستینوں والے قمیض پہننے پر سخت پابندی ہے۔ حدیث "من تشبہ بقوم فھو منھم" کی وجہ سے یہاں زیادہ زور اس بات پر دیا جاتا ہے کہ چال ڈھال مکمل طور پر صلحاء کی سی ہو۔ اسی لئے یہاں گول گھیرے والے قمیض پہننے کی بھی ممانعت کردی گئی ہے۔ اس بات کا انکار ممکن نہیں کہ جب تک مسلمانوں کی معاشرت اسلامی تھی تب تک گول دامن والی ان قمیضوں کا کہیں عام رواج بھی نہ تھا اسلامی تاریخ اور احادیث میں کہیں اس قسم کے کسی لباس کا ذکر نہیں ملتا ایسا لگتا ہے کہ یہ گول کٹنگ انگریزی شرٹوں سے مستعار لی گئی ہے۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی تہذیب کے اثرات کا مدارس عربیہ اور اسلام کے ان قلعوں میں باقی رہنا دین کے محافظوں کے واسطے انتہائی شرم اور عار کی بات ہے۔ واقعی ڈوب مرنے کا مقام ہے۔

اغیار پھینک دو باہر گلی میں
نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے

الحمد للہ دارالعلوم میں اس قسم کے لباس پہننے پر سخت پابندی ہے اور اس پر عمل میں بھی سختی کی جاتی ہے۔ نیز اس بات کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے کہ تمام طلبہ کے کرتے یا قمیض ٹخنوں سے اوپر نہ ہوں۔ اسی طرح طلبہ کو عمامہ باندھنے کی بھی ترغیب دی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں بھی یہ بات کھل کر آتی ہے کہ آج کل عموماً سبز یا سفید عمامے ہی کو مسنون سمجھا جاتا ہے حتی کہ بعض اوقات طلبہ بھی سیاہ عمامے کی سنت سے بے خبر ہوتے ہیں۔ حالانکہ سیاہ عمامہ بھی سفید عمامے کی طرح صحیح روایات سے ثابت ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے وقت مکہ میں اس حال میں داخل ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا۔ امید ہے مدارس عربیہ کے ارباب حل و عقد اس کی طرف بھی توجہ فرمائیں گے۔

اسی طرح ایک روایت میں حضرت جعفر بن عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں "میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے"

جہاں دیگر شعائر و احکام جاری زندگی سے نکلتے رہے ہیں اسی طرح داڑھی کی اہمیت بھی قلوب سے اٹھتی چلی جارہی ہے۔ مغربی تہذیب و تمدن کے مسموم اثرات ہمارے عام معاشرے سے چھن چھن کر مدارس عربیہ کے طلبہ پر بھی اثر انداز ہوتے جارہے ہیں۔ حالانکہ صحیح مسلم میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یعنی مشرکین کی مخالفت کرو مونچھیں کٹاؤ اور داڑھیاں

پڑھاؤ۔

دارالعلوم میں اس سلسلے میں بھی شدت برتی جارہی ہے۔ چنانچہ وقتاً فوقتاً انہیں اس کی ترغیب بھی دی جاتی ہے اور اگر کسی کے متعلق یہ بات محقق ہو جائے کہ اس نے داڑھی ایک مشت سے کم کاٹی ہے تو اسے اسی وقت مدرسہ سے خارج کردیا جاتا ہے جب تک داڑھی اپنی اصلی ہیئت کو نہ لوٹ جائے۔

۱۱۔ مدارس عربیہ میں ہر قسم کے طلبہ آتے ہیں اچھے اور صالح گھرانوں سے تعلق رکھنے والے بھی اور عام قسم کے بھی۔ بعض بالکل نو عمر ہوتے ہیں بلکہ دیگر بعض شعور کی چند منزلیں طے کرچکے ہوتے ہیں پھران میں سے بھی بعض اپنی تعلیم مکمل کرتے ہیں اور بعض نہیں ؟اوپر کے درجوں تک پہنچ کر مسائل سیکھتے سیکھتے ان کی زندگی کے چند سال مسائل سے لاعلمی میں گزر چکے ہوتے ہیں۔ مسائل سے ناواقفیت اور آداب تعلیم سے انجان ہونے کی بناء پر بعض اوقات ان نونہالوں سے بہت سخت غلطیاں ہوجاتی ہیں جو بسا اوقات محرومی کا باعث بنتی ہیں۔ اس طرح بعض طلبہ سلسلہ تعلیم مکمل نہیں کرپاتے اور درمیان ہی سے مدرسہ چھوڑ دیتے ہیں چونکہ ابھی وہ بڑی جماعتوں میں نہ پہنچے تھے اس لئے مسائل سے ناواقف ہی رہتے ہیں۔

ان مسائل سے نپٹنے کے لئے دارالعلوم ہٰذا میں ایک شعبہ نصیحت کے نام سے سرگرم عمل ہے۔ جس کی نگرانی عموماً دورہ حدیث کے طلبہ کے سپرد کی جاتی ہے بسا اوقات یہ ذمہ داری موقوف علیہ کی جماعت کو بھی سنبھالنی پڑتی ہے۔ دورہ حدیث / موقوف علیہ سے پون گھنٹہ کے درمیان نصیحت کرتے ہیں۔ جس میں انہیں چہل حدیث' نماز اور طہارت وغیرہ کے ضروری مسائل سکھاتے ہیں۔ مدرسہ' درس گاہ' اساتذہ' کتب اور ساتھیوں کے حقوق بتلاتے ہیں۔ کھانے' پینے اور سونے وغیرہ کے آداب و سنن سے ان کو آگاہ کرتے ہیں۔ ان کی روز مرہ کی زندگی' چال ڈھال اور وضع قطع کی نگرانی کرتے ہیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ان نوخیز طلبہ کو شروع ہی سے سنت پر عمل کی عادت ہوجاتی ہے جو بعد میں ان کے بہت کام آتی ہے نیز چونکہ ان نئے طلبہ کے آتے ہی دینی ذہن سازی کا کام شروع ہو جاتا ہے تو اس سے مدرسہ کے اندر ایک صالح ماحول اور دین داری کی عمومی فضا پیدا کرنے میں بھی بہت مدد ملتی ہے۔

۱۲۔ رمضان المبارک کی ساعتیں رحمت و برکات کا خزانہ لوٹنے کی ساعتیں ہوتی ہیں۔ رحمت الٰہی کی موسلادھار بارش گنہگاروں سے گناہوں کی سیاہی مسلسل دھوتی رہتی ہے۔ اور مقربان بارگاہ الٰہی قرب کی اور زیادہ منازل طے کرتے چلے جاتے ہیں۔ قابل صد ستائش ہیں وہ لوگ جو رمضان المبارک کی ان گھڑیوں سے اپنا حصہ خوب وصول کرتے ہیں۔ دارالعلوم میں ششماہی امتحانات کے فوراً بعد سے ہی رمضان المبارک کی تیاری شروع ہوجاتی ہے روزانہ عشاء کی نماز کے بعد حافظ طلبہ کرام ۲و۳ کی ٹکڑیوں میں بٹ کر مسجد کے ہال میں اپنی اپنی مقررہ جگہوں پر نوافل شروع کردیتے ہیں۔ ہر طالب علم کو ایک پارہ یا کم از کم آدھا پارہ سنانا ہوتا ہے۔ اس طرح ایک تو قرآن حکیم خوب یاد ہو جاتا ہے دوسرا نوافل میں قیام کی عملی مشق ہو جاتی ہے اور اس سے نوافل میں قرآن حکیم پڑھنے کی عادت پڑتی ہے۔ جس کی وجہ سے رمضان المبارک کی بابرکت راتوں میں قیام آسان ہو جاتا ہے۔ خود آپ ﷺ بھی شعبان کا چاند نظر آنے کے بعد رمضان المبارک کی تیاریوں میں مشغول ہوجاتے تھے۔

۱۳۔ نوجوان فضلاء کو مدرسہ سے نکلنے کے بعد جہاں زور خطابت' پختہ استعداد' سریع فہم اور وسیع علم کی ضرورت ہے ویسے ہی بہترین طرز تحریر اور عمدہ اسلوب نگارش کا ملکہ ہونا بھی بے حد ضروری ہے۔ دارالعلوم ہٰذا میں طلبہ کو اس میدان کی طرف متوجہ کرنے کے لئے موقوف علیہ اور دورہ کے سال میں ایک ایک مضمون لکھنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ موقوف علیہ کے سال میں مضمون کا کم از کم پانچ ہزار اور دورہ کے سال میں کم از کم دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا ضروری ہے۔ امسال طلبہ عزیز جن جن عنوانات پر مضامین لکھ رہے ہیں انہی میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔ مقام امام ابو حنیفہ' موجودہ دور میں جہاد فی سبیل اللہ کی اہمیت و تصور کی حقیقت' عصر حاضر میں پردے کی اہمیت کیا تقلید ضروری ہے ؟ہدیہ کے احکام اور اس کے فضائل وغیرہ۔

اس طرح ایک تو طلبہ عزیز کو مضمون نویسی کی مشق ہوتی ہے نیز اس سے تحقیق کا جذبہ اور مادہ پیدا ہوتا ہے اور پھر یہ پیاس اور طلب بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔

۱۴۔ وہ مسنون اعمال جن پر ایک مسلمان روزانہ عمل کی سعادت حاصل کرسکتا ہے ان میں سے ایک نمازوں میں مسنون قرات بھی ہے۔ یعنی فجر اور ظہر میں طوال مفصل' عصر اور عشاء میں اوساط کا مفصل اور مغرب میں قصار مفصل کا پڑھنا یہ سنت عموماً آج کل ہماری نمازوں سے نکلتی جارہی ہے۔ اس کی طرف توجہ کی شدید ضرورت ہے۔ جو طلبہ بے چارے حفظ کی سعادت سے محروم رہتے ہیں ان بیچاروں کو اس سنت پر عمل میں شدید دشواری اور بے شمار مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ طلبہ کی آسانی کے لئے یہاں ہر سال میں دیگر نصابی کتب کے علاوہ ایک پارہ حفظ کرنا بھی لازمی قرار دیا گیا ہے۔ مثلاً سال اول میں پارہ عم اور سادس میں الیہ یرد۔

سہ ماہی میں امتحانات پارہ ثلث اول' ششماہی میں ثلث ثانی اور سالانہ میں مکمل پارہ کا امتحان ہوتا ہے۔ اس طرح الحمد للہ چھ سال میں دیگر نصابی کتب کے ساتھ چھ پارے بھی یاد ہوجاتے ہیں۔ درس نظامی کی تکمیل کے بعد جس خوش نصیب کو توفیق ملے تو وہ حفظ قرآن کی دولت سے بھی مالا مال ہوجائے اسے محض ۲۴ پارے یاد کرنا ہوتے ہیں۔ اور یہ آسان اس لئے ہوتا ہے کہ عموماً حفظ میں مشکل ابتدائی مرحلے میں ہوتی ہے اور یہاں تو وہ ان مرحلوں سے گزر چکا ہے اور اگر مکمل حفظ قرآن کی دولت نہ بھی حاصل ہو سکے تو بھی کم از کم چھ پارے اور ہر نماز میں اتباع سنت کے مزے تو کہیں گئے نہیں۔

۱۵۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب معارف القرآن ۷ ص ۵۰۱ ج پر رقم طراز ہیں "بعض حضرات نے فرمایا کہ حضرت داؤدؑ نے اپنا نظم و اوقات ایسا بنایا ہوا تھا کہ چوبیس گھنٹے میں ہروقت گھر کا کوئی نہ کوئی فرد عبادت' ذکر اور تسبیح میں مشغول رہتا تھا" (بحوالہ احکام القرآن) اسی طرح حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب نور اللہ و اعلیٰ اللہ مراتبہ حکایات صحابہ ۴۲ باب سوم میں "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بھوک میں حالت" کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں کہ "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ خود' بیوی اور خادم تین آدمی رات کے تین حصے کرلیتے تھے اور نمبر وار ایک شخص تینوں میں سے عبادت میں مشغول رہتا" (بحوالہ تذکرۃ الحفاظ)

ہمارے اسلاف اور مشائخ میں بھی بعض کا معمول اسی قسم کا رہا ہے کہ ان کے ہاں ہروقت کوئی نہ کوئی شخص عبادت الٰہی میں مشغول رہتا۔ چنانچہ حضرت شیخ الحدیث اللہ تعالیٰ حکایات صحابہ کے اسی صفحہ ۴۳ پر مذکورہ عبارت کے بعد لکھتے ہیں کہ "میں نے اپنے والد صاحب سے سنا کہ میرے دادا صاحب کا بھی تقریباً یہی معمول تھا کہ رات کو ایک بجے تک والد صاحب مطالعہ میں مشغول رہتے۔ ایک بجے دادا صاحب تہجد کے لئے اٹھتے تو تقاضا فرما کر والد صاحب کو سلادیتے اور خود تہجد میں مشغول ہوجاتے اور صبح آرام فرماتے "اللھم ارزقنی اتباعھم""

چنانچہ اسی قسم کا ایک عمل دارالعلوم میں بھی جاری کرنے کی کوششیں ہورہی ہیں۔ چنانچہ طریقہ کار یہ اپنایا گیا ہے کہ درجہ علیت کے تمام طلبہ کی ۲ طلبہ فی جماعت کے حساب سے متعدد ٹکڑیاں بنادی گئی ہیں۔ روزانہ ان میں سے ایک ٹکڑی (یعنی ۲ طالب علم) اعتکاف کرتے ہیں۔ پھر ان سے اگلے روز دوسری ٹکڑی (یعنی دوسرے ۲ طالب علم) اعتکاف کرتے ہیں اس طرح یہ سلسلہ چلتا ہی رہتا ہے۔

ہر گروپ پر دو دن اعتکاف لازم ہے کہ ایک قرآن (فی طالب علم ۱۵ پارے) ختم کرنے اور روزہ بھی رکھے۔ اسباق کے علاوہ تمام فارغ اوقات مسجد میں گزاریں۔ اس اعتکاف کا فائدہ یہ ہے کہ یہ طلبہ اگر ہروقت عبادت میں مشغول نہ بھی رہیں تب بھی ان کے لئے عبادت کا ثواب لکھا جاتا رہتا ہے۔ چنانچہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہ واعلیٰ اللہ مراتبہ نے اپنے رسالہ فضائل رمضان ۵۳ پر حضرت ابن عباسؓ کی ایک روایت "بحوالہ مشکوۃ عن ابن ماجہ" نقل کی ہے کہ آپ ﷺ نے معتکف کے بارے میں ارشاد فرمایا یعنی معتکف گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کے لئے نیکیاں اتنی ہی لکھی جاتی ہیں جتنی کہ کرنے والے کے لئے۔

اس طرح ابن عباسؓ سے ایک اور روایت مروی ہے کہ

وفرماتے ہیں یعنی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صرف ایک روز اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رضامندی کی تلاش کرتے ہوئے اعتکاف کرے تو اللہ رب العزت اس کے اور (دوزخ کی) آگ کے درمیان تین خندقیں آڑ فرمادیتے ہیں جن کی مسافت آسمان اور زمین کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ چوڑی ہے۔

۷۔ جہاں دارالعلوم کی چار دیواری میں طلبہ کی فلاح و بہبود اور ان کی اصلاح و راہنمائی کے لئے کوشش کی جاتی ہے وہیں ہر سال رمضان المبارک میں دارالعلوم کے طلبہ کا ایک گروپ کے عمرہ و زیارت روضۂ اقدس علی صاحبہا الف تحیۃ و سلام کا انتظام بھی کرتا ہے۔ چنانچہ طلبہ اس کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ وہ اواخر رجب یا اوائل شعبان میں اپنے پاسپورٹ اور اخراجات کے واسطے متعین کردہ رقم دفتر میں جمع کرا دیتے ہیں۔ پھر دارالعلوم ہی ان کے ویزے، سیٹ بکنگ اور مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں قیام و طعام کی تمام ذمہ داریاں لے لیتا ہے۔ یہ تمام انتظامات اور آمدورفت کے اخراجات سے کوئی اضافی رقم نہیں لی جاتی۔ اس طرح طلبہ کو ایک تو با آسانی اور تمام فکروں سے خالی الذہن ہو کر عمرہ کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ نیز مشفق اساتذہ اور معلمی کی راہنمائی میں عبادتوں اور اس مقدس مقامات کی زیارت کا شرف حاصل ہوتا ہے کہ جس کو دیکھے بغیر احادیث نبویہ کا حقیقی مطلب سمجھنے میں دشواری پیش آتی ہے تعلیم سے فراغت یا تعلیم کے بعد جب اساتذہ کے ہمراہ قیام میں منظر دیکھتے ہوئے ان مقامات سے گزر ہوتا ہے تو کئی اشکالات اور لاینحل سوالات وہیں دم توڑ دیتے ہیں۔

الحمد للہ ان چند امور کی پابندی کی وجہ سے ایک صالح اور دین پرور فضا مدرسہ میں قائم رہتی ہے یہ دعویٰ تو نہیں کیا جاسکتا کہ مغرب کے بحر ظلمات میں روشنی کا یہ ننھا سا جزیرہ ہر قسم کے نقائص اور عیوب سے پاک ہے بلکہ یورپ کے اس تاریک اور بے دین ماحول میں ہونے کی بنا پر اس میں بے شمار علمی و عملی نقائص، کمزوریاں اور عیوب یقیناً ہوں گے لیکن اگر ان امور مذکورہ کی کماحقہ پابندی ہونا شروع ہوجائے (جس کے لئے بھرپور کوشش کی جارہی ہے) تو امید ہے کہ خامیوں کی یہ شرح اوسطاً بہت کم ہوجائے گی ان شاء اللہ تعالیٰ یہ دارالعلوم ایک مختصر اور چھوٹا سا ادارہ ہے اصل میں طلبہ عزیز کی اصلاح و تربیت کے صحیح مراکز بڑے بڑے مدارس عربیہ اور اسلامی یونیورسٹیاں ہی ہیں جن کا حلقہ اثر بھی وسیع ہے اگر ان کے ذمہ دار حضرات ان چند امور کی اہمیت اور افادیت کو محسوس فرما کر انہیں اپنے ہاں رواج دینے کی کوشش کریں تو زیادہ بہتر نتائج کی توقع کی جاسکتی ہے۔

ان چند معمولات کی پابندی سے ایک مدرسہ جہاں دن کے وقت مدرسہ ہوتا ہے وہیں رات کے وقت ایک خانقاہ میں بدل جاتا ہے۔ جہاں اللہ اللہ کی صدائیں بلند ہوتی ہیں۔ لاالہ الا اللہ کی گونج سنائی دیتی ہے۔ دن میں قال اللہ و قال الرسول پڑھنے والے آنسوؤں سے تر چہروں کے ساتھ رات کو بارگاہ ایزدی میں سربسجود ہو کر پڑھے ہوئے پر عمل کی بھیک مانگتے ہیں۔ جہاں دن کو وھو معکم اینما کنتم کی تعلیم ہوتی ہے تو رات کو دلوں پر اللہ اللہ کی چوٹ مار مار کر اس حقیقت کے درک کی کوشش ہوتی ہے۔ جہاں اپنی کوتاہیوں، غفلتوں اور بدعملیوں کو رات کے اندھیروں میں اشکوں کے پانی سے دھویا جاتا ہے۔ جہاں شب کے پرسکون پردے کو بارگاہ ایزدی میں جبین نیاز جھکاتے ہوئے کسی نوجوان کی دبی دبی سسکیاں اور آہیں چیرتی ہیں جسے امت کی موجودہ دین سے دوری اور انحطاط پر بے چینی ہے، بے قراری ہے، قلق ہے اور اضطراب ہے اور پھر اس کے بعد دین دشمن قوتوں سے ٹکرا جانے کا عزم اور اس کے بعد پھر بقول اقبال۔

عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے ان کو اپنی منزل آسمانوں میں

ان امور کو کیمبرسر (برطانیہ) میں واقع دارالعلوم ہذا ہی کے زیر اہتمام چلنے والے ایک اور ادارے "مدینۃ العلوم" میں بھی رائج کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

اس طرح دارالعلوم ہذا کی زیر نگرانی بریڈ فورڈ میں ایک مدرستہ البنات مسمی بہ جامعۃ الامام محمد زکریا بھی کام کر رہا ہے۔ اگر کبھی موقع ملا تو ان شاء اللہ تعالیٰ وہاں کے معمولات کے بارے میں پھر کبھی مستقل الگ سطور میں تحریر کریں گے۔ ان چند سطور کا مقصد اپنی عظمت اور تعریف کرنا نہیں بلکہ مقصد طلبہ عزیز کی اصلاح و تربیت کی طرف توجہ دلانا اور اس کی اہمیت کو اچھی طرح واضح کرنا ہے۔ ورنہ ہمیں اپنی اوقات خوب معلوم ہے "لیاز قدر خود را بشناس" اور یہ جو چند معمولات دارالعلوم میں رائج ہوئے ہیں سب اللہ تعالیٰ کا فضل اور اکابر مشائخ کی توجہات اور دعاؤں کا ثمرہ ہے۔ اپنی حالت پر تو یہ شعر بالکل فٹ آتا ہے۔

باقی صفحہ ۱۹ پر

بواسیر، ہر قسم گردہ مثانہ کی پتھری، شوگر، موٹاپہ سے مکمل نجات

بواسیر ہر قسم گردہ مثانہ کی پتھری کا بغیر آپریشن کے چند یوم کیپسول کھانے سے مکمل آرام شوگر کے لئے ایک بوتل شربت چالیس یوم کیپسول کھانے سے اور موٹاپہ کے لئے چند یوم گولیاں کھانے سے ساری زندگی کے لئے مکمل آرام

مردانہ امراض مخصوصہ، زنانہ امراض مخصوصہ، چہرے کے ڈنٹ کو ختم کیجئے

نامردی، سستی، کمزوری، جریان، احتلام، سرعت انزال، جگر مثانہ کی گرمی، اعصابی کمزوری، لکوریا، حیض کی خرابی اٹھرا، بے اولادی، ہسٹریا، ہاؤ گولہ، چہرے و جسم کی بے رونقی بدصورتی کو ختم کر کے سرخ رنگ خوبصورت جسم طاقتور بنائیں اس کے علاوہ دمہ، کیرا، پرانی کھانسی، ٹی بی، جوڑوں کی درد، گنٹھیا، فالج، لقوہ، دماغی حافظہ کی کمزوری کا شافی علاج، گیس ٹربل، پرانی دائمی قبض، بلڈ پریشر، پرانی درد سر، پرانے بخاروں کو ختم کر کے توانا جسم بنائیں۔

آپ اندرون بیرون ملکوں میں مقیم ہیں

اپنا علاج کروانا چاہتے ہیں آج ہی خط لکھ کر تشخیص فارم سوالنامہ مردانہ یا سوالنامہ زنانہ منگوا کر اپنے تمام حالات لکھ کر بائی ڈاک روانہ کریں ہم آپ کی مرض پر محنت دیانت داری سے غور کر کے آپ کو مفید مشورہ یا دوائی بائی ڈاک روانہ کریں گے آپ ہمارے خاندانی مجربات کو استعمال کریں جو کہ خالص جنگلی جڑی بوٹیوں قیمتی تیر بہدف اجزاء سے تیار کردہ ہیں ان شاء اللہ آپ کو کامل شفا ہو گی مفت مشورہ کرنے کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ ارسال کریں آپ کے تمام حالات صیغہ راز میں رکھیں گے۔

مشورہ کرنے کے لئے یا وی پی منگوانے کے لئے پتہ

زبدۃ الحکماء ڈائریکٹر ادارہ حکیم حاجی محمد ادریس اپالوی آفتاب اسلامی طبی دواخانہ اینڈ طبی ریسرچ لیبارٹری

پسرور روڈ فرید ٹاؤن چھپر والی گوجرانوالہ پنجاب

ARFI JEWELLERS عارفی جیولرز

FOR CREATION OF ATTRACTIVE JEWELLERY PH 6645236

ممتاز زیورات ـ منفرد ڈیزائن

A Perfect Setting for a perfect Woman
Where trust is a Tradition.

ARFI JEWELLERS

34-MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK G-HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

قسط نمبر۱

محمد طاہر رزاق

قادیانی امتحانی پرچہ

سوال نمبر۱۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک پر مضمون لکھیے

ا۔ مرزا قادیانی ایک ماہر زراعت کی نظر میں۔
ب۔ مرزا قادیانی ایک ماہر نفسیات کی نظر میں۔
ج۔ مرزا قادیانی ایک ماہر حیوانات کی نظر میں۔

۱۰

سوال نمبر۲۔ ایک کہانی لکھیے جس سے نتیجہ اخذ ہو کہ علم بڑی دولت ہے

۱۰

سوال نمبر۳۔ مرزا قادیانی کی موت پر اس کے بیٹے مرزا بشیر الدین کو اس کے ایک ہندو دوست نے ایک تعزیتی خط لکھا۔ اسے اپنے الفاظ میں تحریر کریں؟

۵

سوال نمبر۴۔ مہنگائی بہت بڑھ گئی ہے سرکار انگریزی کی تنخواہ سے مرزا قادیانی کا گزارہ نہیں ہوتا۔ دربار فرنگی مرزا قادیان نے تنخواہ کے اضافہ کے لئے جو درخواست دی اسے بطور نمونہ بیان کریں؟

۱۰

سوال نمبر۵۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک کتاب پر تبصرہ کریں؟

ا۔ ست بچن
ب۔ تریاق القلوب
ج۔ سرمہ چشم آریہ
د۔ انجام آتھم

۱۰

سوال نمبر۶۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک بند کی تشریح کریں شاعر کا نام بھی لکھیں؟

(الف)

نہیں منظور تھی گر تم کو الفت
تو یہ مجھ کو بھی جتلایا تو ہوتا
میری دلسوزیوں سے بے خبر ہو
میرا کچھ بھید بھی پایا تو ہوتا
دل اپنا اس کو دوں یا ہوش یا جاں
کوئی اک حکم فرمایا تو ہوتا

(ب)

سب کوئی خداوند بتاوے
کسی صورت سے وہ صورت دکھاوے
کبھی نکلے گا آخر تنگ ہو کر
دلا ایک بار شور و غل مچاوے

۱۰

سوال نمبر۷۔ مرزا قادیانی کی دوسری شادی پر اس کے والدین کی طرف سے جو دعوتی کارڈ ارسال کیا گیا اسے بطور نمونہ تحریر کریں؟

۱۰

سوال نمبر۸۔ مندرجہ ذیل محاورات کو اپنے فقروں میں استعمال کریں؟

ا۔ آنکھیں چرانا۔
۲۔ تین حرف بھیجنا۔
۳۔ جو تا چلانا۔
۴۔ فراٹے بھرنا۔
۵۔ کان کترنا۔

۵

سوال نمبر۹۔ مندرجہ ذیل مونث کے مذکر تحریر کریں؟

پنچی بچی۔ گھسینی۔ بھانو۔ ٹھگ وی ماں۔ وکٹوریہ۔

۵

سوال نمبر۱۰۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیے۔

ا۔ جشن مقبوضہ ہم ... سے پہلے کون صاحب ... فرمایا؟

۲۔ سب سے پہلا مرتد بتائیے جس نے مرزا قادیانی کے ہاتھ پر بیعت کی؟

۳۔ اس قادیانی خلیفہ کا نام بتایئے جس کی بیوی اس کی زندگی میں اپنے آشنا کے ساتھ فرار ہو گئی تھی؟

۴۔ وہ کون سا قادیانی خلیفہ تھا جو اپنا پاخانہ خود کھاتا تھا؟

۵۔ اس قادیانی خلیفہ کا نام لکھیے جسے اسلام آباد میں شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کی تقریر کی ہیبت سے دل کا دورہ پڑا اور جہنم واصل ہو گیا؟

۶۔ "میں بیماری کا علاج تو کر سکتا ہوں لیکن خدائی پکڑ کا علاج نہیں کر سکتا" یہ الفاظ ڈاکٹر نے کس قادیانی خلیفہ کے علاج کے بارے میں کہے تھے؟

۷۔ مرزا قادیانی مختاری کے امتحان میں فیل ہو گیا جبکہ اس کا ہندو دوست پاس ہو گیا۔ اس ہندو دوست کا نام بتائیں؟

۸۔ مرزے کی پہلی بیوی کا نام لکھیں؟

۹۔ کس قادیانی سائنس دان نے پاکستان کو لعنتی سرزمین کہا تھا؟

۱۰۔ کس مسلمان حکمران کی وفات پر قادیانیوں نے حلوے کی دیگیں پکائیں اور خوشی سے بھنگڑا ڈالا؟

۱۱۔ کس انگریز گورنر نے قادیانیوں کو ربوہ میں ۱۰۳۳ ایکڑ سات کنال ۸ مرلے اراضی پر انا آنہ فی مرلہ کے حساب سے دی تھی؟

۱۲۔ پاک فضائیہ کا وہ کون سا ائیر مارشل تھا جس کے دور میں ربوہ میں مرزا ناصر کو قادیانیوں کے سالانہ جلسہ میں ائیر فورس کے طیاروں نے سلامی دی؟

(ب) تاریخ اور دن بتائیے؟

ا۔ مرزا قادیانی کس تاریخ اور دن جہنم واصل ہوا؟

۲۔ قادیانیوں کو کس تاریخ کو کافر قرار دیا گیا؟

۳۔ صدارتی امتناع قادیانیت آرڈیننس کب نافذ ہوا؟

۱۰

سوال نمبر۱۱۔ مختصر جواب دیجئے

ا۔ ٹیچی ٹیچی کے علاوہ مرزا قادیانی کے کوئی سے دو فرشتوں کے نام لکھیں؟

۲۔ مرزا قادیانی کی کوئی سی دو دماغی بیماریوں کے نام لکھیں؟

۳۔ مرزا قادیانی کی کوئی سی دو انگریزی وحی بتایئے؟

۴۔ مرزا قادیانی کون کون سے نشے کرتا تھا صرف دو کے نام بتایئے؟

۵۔ مرزا قادیانی، اس کا بھائی اور اس کا باپ کون کون سی بیماریوں سے مرے؟

۱۰

خالی جگہ پر کریں

ا۔ مرزا قادیانی........کے امتحان میں فیل ہوا (ایم...

(ایس سی۔ مختاری۔ بی کلام)

۲۔ مرزا قادیانی کا ابا بڑے شوق سے .... پیا کرتا تھا۔ (سگریٹ۔ حقہ۔ گانجا)

۳۔ بچپن میں مرزا قادیانی تیز دھار کنڈوں سے .... کے گلے کاٹا کرتا تھا۔ (الو۔ چڑیا۔ کبوتر)

۴۔ رات کی تنہائی میں مرزا قادیانی کی ٹانگیں دبانے والی عورت کا نام .... تھا (جانو۔ بھانو۔ رانو)

۵۔ مرزا قادیانی پنشن کی رقم کا مبلغ .... روپیہ لے کر گھر سے بھاگ گیا تھا۔ (۵۰۰۔ ۱۰۰۰۔ ۷۰۰)

۶۔ مرزا قادیانی سیالکوٹ کی کچہری میں بطور .... ملازم تھا۔ (منشی۔ افسر۔ خزانہ۔ مجسٹریٹ)

۷۔ مرزا طاہر، مرزا ناصر کا .... ہے۔ (ہم زلف۔ بھائی۔ برادر نسبتی)

۸۔ مرزا قادیانی کو بچپن میں .... کہتے تھے۔ (چھچھوندی۔ نکو۔ زانی۔ سال گاڑی۔ رمزو)

۱۰

سوال نمبر۱۔ مرزا قادیانی ایک ماہر زراعت کی نظر میں

مرزا قادیانی انگلستان کی نرسری سے تیار کردہ ایک زقوم کا درخت تھا۔ جسے یہود و نصاریٰ نے اپنی سنگینوں کی باڑ لگا کر پالا تھا اور اس کی جڑوں کو اسلام دشمنی کا اتنا زہریلا پانی دیا تھا کہ جو بھی اس کے زہریلے سائے تلے سے گزرا "ارتدادی باد سموم" سے بھسم ہو گیا۔ مرزا قادیانی ایک ایسا شخص تھا جس کے ذہن کی زمین بنجر اور دل کی زمین پتھریلی تھی یعنی اس کے دل و دماغ کی زمین پر نیکی کی گھاس تک بھی نہ اگ سکتی تھی۔ اس کا کردار کچے کھیرے کی طرح بے وقت اور گفتار کالے بینگن کی طرح بے قیمت تھا۔ وہ خربوزے جتنا منہ کھول کر تربوز جتنے بڑے جھوٹ بولتا اور اس کام میں اسے اسبغول کے دانے جتنی بھی شرم نہ آتی۔ اس کا ناک بڑے دانتوں والی مونگ پھلی جتنا لمبا اور سنگھاڑے جتنا موٹا تھا۔ اس کی آنکھیں اس طرح تھیں جیسے دو چھوٹے بڑے طاقوں میں دو چھوٹے بڑے جامن پڑے ہوں۔ اس کا سر بند گوبھی کی طرح اور سر کے لمبے لمبے بال یوں الجھے رہتے جیسے سر پہ بال نہیں بلکہ دھنیا اگا ہوا ہے اور جب وہ سر پہ مہندی لگا تا یوں محسوس ہوتا جیسے کسی نے سر پہ پکے ہوئے ساگ کی ہنڈیا دے ماری ہو۔ کڑوں گناہ کرنے سے اس کا دل ملوک کی طرح سیاہ ہو گیا تھا۔ مسلسل شراب نوشی سے اس کے پھیپھڑے کرم زدہ پالک بن گئے تھے۔ کفریہ عقائد سوچ سوچ کر اس کا دماغ گوبر اور پیشاب کا گارا بن گیا تھا۔ وہ ساری زندگی جھوٹ کے بھنگ والے پکوڑے تلتا رہا اور لوگوں کو کھلا کھلا کر انہیں مدہوش کر کے ان کے ایمانوں اور جیبوں کی صفائی کرتا رہا۔ وہ اپنے مریدوں کا مال اس طرح کھاتا جس طرح گیدڑ کھیتوں میں خربوزے کھاتا ہے۔ وہ انگریزوں کے لئے آلو چھیتی اور مسلمانوں کے لئے ہری مرچ تھا۔ وہ کفر کے لئے گاجر کی طرح میٹھا اور اسلام کے لئے نیم چڑھے کریلے کی طرح کڑوا تھا۔ وہ جامنی رنگ کے سوٹ پر جب سبز رنگ کی پگڑی باندھتا تو دور سے آتا ہوا یوں لگتا جیسے بینگن چلا آ رہا ہو۔ جب سفید دھوتی پر سیاہ اچکن پہن کر ایک ٹکلی اور ایک نیم بند آنکھ کے ساتھ کسی کھیت میں کھڑا ہوتا تو یوں محسوس ہوتا جیسے پرندوں کو ڈرانے کے لئے ڈھانچہ کھڑا کر رکھا ہے۔ کچے راستے پر جب صبح کی لمبی سیر کرنے کے بعد مٹی سے اٹے کپڑوں سے گھر واپس آتا تو محلے دار سمجھتے کہ موٹی جہاز کر آ رہا ہے اسے ایک دن میں سو دفعہ پیشاب آتا تھا گویا وہ ایک ہفتے میں ایک ایکڑ زمین سیراب کر سکتا تھا۔ جب وہ نہاتا تھا تو اتنی بدبو اٹھتی کہ گویا بھینسوں کے باڑے کو دھویا جا رہا ہے۔ وہ مناظر کے لئے گنے کے برابر قد بنا کر حریف کو للکارتا لیکن جب حریف سامنے آتا تو شکر قندی کی طرح زمین میں چھپ جاتا۔ وہ محمدی بیگم کے حصول کے لئے ہزاروں منت نرگس کی طرح روتا رہا لیکن طاقتور حریف مرزا سلطان نے "دیدو" کی روشنی نوچ لی اور دل کے خود ساختہ چمن پر بلدیہ کے بلڈوزر چلا دیئے۔ متعدد بیماریوں کے تابڑ توڑ حملوں سے ایک اس کا رنگ شلجم کی طرح زرد اور وجود بھنڈی توری کی طرح ہاکا پھاکا ہو گیا تھا اور پھر محمدی بیگم کے عشق نے تو اسے موگرے کی طرح سمارٹ کر دیا تھا اور موت کے بعد تو اس کے منہ سے ویسی کھاد نکل رہی تھی اور اس کا پورا جسم گدھوں کو دعوت طعام دے رہا تھا۔

سوال نمبر۲۔ کہانی

مرزا قادیانی اکثر کہا کرتا تھا کہ جو قادیان نہیں آتا مجھے اس کے ایمان کی فکر رہتی ہے۔ اس بدبخت کی فکر دور کرنے کے لئے بدبخت قادیان بمعہ اہل و عیال قادیان جاتے رہتے تھے اور مرزا قادیانی ان کی جیبیں صاف کرتا رہتا تھا۔ ایک دفعہ گرمیوں کی چھٹیوں میں بہت سے قادیانی خاندان قادیان پہنچے ہوئے تھے۔ ایک دن مرزا قادیانی نے قادیان میں بیٹھے ہوئے اپنے مریدوں سے کہا کہ آج شام میں تمہارے بچوں سے کچھ علمی باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ تم لوگ آج شام ۴ بجے اپنے بچے لے کر عبادت خانہ میں اکٹھے ہو جانا۔ شام کے ۴ بج چکے تھے تمام بچے لائنوں کی صورت میں بیٹھے تھے۔ مرزا قادیانی کا انتظار ہو رہا تھا۔ اچانک دروازہ کھلتا ہے اور مرزا قادیانی ہوتے گھسیٹا اور افیون کے نشے میں جھومتا ہوا کمرے میں داخل ہوتا ہے۔ سارے بچے احتراماً کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مرزا قادیانی پیلے پیلے دانت نکال کر ہاکا ہاکا مسکراتا ہے۔ جس سے اس کی ڈیڑھ آنکھ بھی بند ہو جاتی ہے۔ مرزا قادیانی سر کے ہلکے سے جھٹکے سے بچوں کو بیٹھنے کا اشارہ کرتا ہے۔ بچے فوراً بیٹھ جاتے ہیں۔

"میں تم سے ایک سوال پوچھوں گا۔ ذرا اپنے دماغوں کو حاضر کر لو اور کانوں کی کھڑکیاں کھول لو" مرزا قادیانی نے رعب دار آواز میں کہا۔

"شدید گرمی ہے۔ سخت حبس ہے۔ مشرق کی سمت سے ایک زوردار سرخ آندھی اٹھتی ہے جس کی رفتار ایک سو میل فی گھنٹہ ہے۔ اگر ایک سیر مونگ پھلی ہو تو اس میں سے ڈیڑھ پاؤ دانے نکلتے ہوں۔ تو بتاؤ میری عمر کتنی ہے۔؟"

بچے مرزا قادیانی کا سوال سن کر حیران و ششدر رہ گئے۔ کمرے میں قبرستان کی خاموشی چھا گئی۔

"جواب کیوں نہیں دیتے" مرزا قادیانی نے پوچھا۔

بچے مرزا قادیانی کا "آہا ہا" سوال سن کر حیرت سے ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔ "بس اتنی ہی اہلیت" قابلیت ہے۔ تم میں"؟ مرزا قادیانی نے پوچھا۔ ایک چھوٹا سا بچہ ہاتھ اٹھا کر کھڑا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے۔ کہ اجازت ہو تو میں بتاؤں۔

"ہاں ہاں ضرور بتاؤ سوال پوچھا ہی جواب کے لئے ہے" مرزا قادیانی بولا، بچہ کہتا ہے۔ "جناب! آپ کی عمر پچاس سال ہے۔"

مرزا قادیانی خوشی سے اچھل پڑتا ہے اور زور زور سے کہتا ہے۔ شاباش۔ بالکل صحیح جواب دیا، لیکن یہ بتاؤ کہ تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میری عمر پچاس سال ہے؟

"ہمارے محلے میں ایک لڑکا رہتا ہے وہ آدھا پاگل ہے اور اس کی عمر پچیس سال ہے، کیونکہ آپ پورے پاگل ہیں لہٰذا اس حساب سے آپ کی عمر پچاس سال ہے۔" "لڑکے نے انتہائی معصومیت سے جواب دیا۔

مرزا قادیانی مبہوت رہ گیا اور کمرے میں ایک دفعہ پھر قبرستان کی خاموشی چھا گئی اور اسی قبرستان میں مرزا قادیانی کی قبر بھی موجود تھی۔

نتیجہ۔ علم بڑی دولت ہے۔

سوال نمبر۳۔ ڈیئر بشیرالدین بشیری عرف لال بجھکڑ پٹھہ مرزا قادیانی۔

کل ایک دوست کے ذریعے یہ خبر ملی کہ آپ کے ڈیڈی اور ہمارے انکل مرزا قادیانی زندگی کی پچ پر بیٹھے کی تباہ کن باؤلنگ سے کلین بولڈ ہو گئے یہ خبر سن کر ہمیں تمہارے ابا کی موت اور مقبل پر شدید دکھ ہوا کہ یہ بھی اگر مرنا ہی تھا تو کسی اچھی سی بیماری سے مرتے، ہیضہ جیسی تھرڈ کلاس بیماری کے ہاتھوں مرنے کا کیا فائدہ۔ یہ بات سن کر میرا سر شرم کے مارے جھک گیا کہ انکل لیٹرین میں مرے۔ ہائے انکل کو اتنی بڑی عمر میں لیٹرین میں مرتے شرم نہ آئی۔ بتانے والے نے بتایا کہ دنیا کی آنکھیں دیکھ رہی تھیں اور انکل پاخانے میں لت پت پڑے مزے سے استراحت فرما رہے تھے۔ کیا زیادہ دماغ خراب ہو گیا تھا آخری وقت میں؟ میں تو داد دیتا ہوں اس غسال کو جس نے اتنے گندے انکل کو غسل دیا۔ میں تمہیں پانچ سو روپیہ بھیج رہا ہوں۔ یہ رقم اس غسال کو میری طرف سے انعام دے دینا۔ دراصل کثرت شراب نوشی، افیم خوری اور محمدی بیگم سے عشق میں ناکامی نے ان کا انجر پنجر ہلا دیا تھا اور بڑھاپے کی شادی کے بعد تو وہ چتا میں جلتی لاش تھے۔ اگر تمہارے پاس انکل کی تجہیز و تکفین کی تصویریں یا

ویڈیو فلم ہو تو مجھے ضرور بھیج دینا۔ میری طرف سے انکل کی قبر پر ایک زوردار سیلوٹ مارنا اور ہاتھ جوڑ کر نمستے کہنا۔ نہایت سریلی آواز میں چند اشلوک پڑھنا اور بھجن گانا اور پھر گئو ماتا کے موتر سے قبر پہ لیپ کر دینا۔ یہ سب کچھ میرا فرض ہے کیونکہ انکل نے ہم ہندوؤں کے کرشن ہونے کا بھی دعویٰ کیا تھا۔

فقط

ہمارا شریک غم تمہارا دوست طوطارام

درخواست

سوال نمبر ۴۔ محترمہ مکرمہ معظمہ محسنہ کریمہ عظیمہ امینہ قیصرہ ہندوستان ملکہ صاحبہ

فدوی دست بستہ' زانو شکستہ' پاؤں پکڑتا' ناک رگڑتا آپ کی خدمت عالیہ میں بلکی بلکی جنبش زبان سے گزارش و التماس کرتا ہے کہ کمر توڑ مہنگائی نے میری کمر توڑ اور گردن مروڑ دی ہے اور میں مہنگائی کے سیلاب میں ناک ناک ڈوبا غڑ غوں غڑ غوں کر رہا ہوں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ فدوی کا دل۔ دماغ۔ آنکھیں۔ پھیپھڑے۔ گردے۔ معدہ۔ جگر انتڑیاں وغیرہ سب خراب ہو چکے ہیں جن کی مرمت پر ماہ ایک خطیر رقم خرچ ہو جاتی ہے۔ فدوی نے آپ کے حکم پر نبوت کا دعویٰ کیا تھا جس کی پاداش میں میرے منہ پر اربوں لعنتیں پڑتی ہیں اور میرا منہ "لعنتی منہ" بن چکا ہے' لیکن یہ منہ لوگوں کو دکھانا ہوتا ہے۔ لہٰذا منہ سے لعنتوں کے داغ دھبے اور چھائیاں دور کرنا انتہائی ضروری ہوتا ہے جس کے لئے انتہائی قیمتی میک اپ کا سامان خریدنا پڑتا ہے اصلی پلومری شراب کے نرخ پچیس فیصد بڑھ گئے ہیں۔ پچھلے ماہ سے افیون کی قیمتیں بھی آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔

باقی آئندہ شمارہ میں

بقیہ : یورپ کا عیاش معاشرہ

سے گنوا دیں گے۔ ٹھیک اسی طرح خاتون کی فطرت چہار دیواری میں رہائش' پردہ پوشی' شرم و حیاء اور شوہروں کی خدمت گزاری کی تھی۔ وہ شوہروں سے نان و نفقہ وصول کر کے امور خانہ داری اور پرورش اولاد میں موزوں اور مناسب معلوم ہوتی تھی اس سے شوہر کا اعتماد بھی حاصل ہوتا تھا اور دونوں کا گھر بھی آباد ہوتا تھا وہ شوہروں کی دولت پر آزادی کا گیت گاتی تھیں اور اس میں انتہائی مسرور و مگن تھیں لیکن آزادی یا مساوات کے دھوکے بازوں نے انھیں چہار دیواری سے نکال کر سربازار عریاں کھڑا کر دیا جہاں کے لئے نہ وہ موزوں تھی اور نہ ہی اس کی فطرت قبول کرتی تھی اور نہ ہی اس کو آرام و چین ہے۔

اس لئے اس بے مہار آزادی کے متوالوں کو یورپ کی زبوں حالی سے عبرت پکڑنی چاہئے اور اس خطرناک اقدام سے پہلے یورپی معاشرہ کا گہرا مطالعہ کر کے اس کا اچھی طرح تجزیہ کرنا چاہئے کہیں ایسی نہ ہو کہ قانون قدرت کے خلاف محاذ آرائی کر کے معصوم عورتوں کو چہار دیواری سے نکال کر عریانیت و فحاشی کے گڑھے میں دھکیل دیں جہاں سے وہ پھر کبھی واپس نہ آسکیں۔

جبیں رکھنے سے پہلے رخ سمجھ لے آستانے کا
کہ دنیا پھر کبھی موقع نہ دے گی سر اٹھانے کا

بقیہ مولانا شیر شمس الدین شہیدؒ

ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تمام ملک میں سوگ منایا گیا حضرت مفتی محمودؒ اور حضرت درخواستیؒ کے علاوہ تمام صوبوں کے لوگوں نے آپ کے جنازے میں شرکت کی قدرت سے آپ کی قبر پہ آسمان سے پھول برس گئے۔

حبیب جالب نے سچ کہا ہے

دے گیا نذرانہ وہ جمہوریت کو جان کا
قتل شمس الدینؒ کا ہے قتل ہر انسان کا
وقف تھی ساری زندگی محمودؒ کی اسلام پر
بہہ رہا تھا خون شمس الدین کا اسلام پر

اس کے بعد آپ کی فاتحہ خوانی کے لئے بھٹو' نواب جوگیزئی' افغانستان کے صدر داؤد شاہ آئے اس کے علاوہ صدر پاکستان چوہدری فضل الٰہی' تمام صوبوں کے گورنر اور وزیر اعلیٰ نے اپنے خط میں شہید کے لئے غم کا اظہار کیا بھٹو جب آئے تو لوگوں نے اسٹیج پر اسے نماز اور آلو مار کر وہاں سے جانے پر مجبور کر دیا۔ اور بھٹو بے عزتی سے وہاں سے چل دیا کیونکہ لوگوں کو پتہ تھا کہ بھٹو نے کسی سے شہید کروایا ہے اس کے بعد نواب کو بچہ بھیج دیا اس نے نواب سے کہا کہ اگر اپنی خیریت چاہتے ہو تو یہاں سے چلے جاؤ۔ آخر نواب بھی وہاں سے چل دیا۔ شاہ وزیر کی گرفتاری کا وارنٹ نکلا۔ حکومت نے مختلف لوگوں سے پوچھ گچھ کی۔ ان لوگوں میں وہ پمپ والے نے بھی اپنا بیان دیا۔ شاہ وزیر کہیں چھپ گیا ہاتھ بھٹو کا تھا اس لئے جلد ہی یہ وارنٹ ختم کر دیا۔ اور شاہ وزیر آج آزاد پھر رہا ہے اور آپؒ کے والد نے بھی بدلہ نہ لیا آپ کے چار بھائی ہیں' انہوں نے بھی بدلہ نہ لیا۔ کیونکہ آپ کے والد نے آنحضرتؐ کی نیند میں زیارت کی۔

بقیہ : اسلام کی صداقت

گھنٹے سے زائد وقت نہیں گزرا۔ سب سے عجیب بات یہ تھی کہ ان دونوں کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور ان میں اتنی پراسرار چمک تھی کہ بہتوں نے چاہا کہ ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھیں لیکن ان کی نظریں اس چمک کے سامنے ٹھہرتی ہی نہ تھیں ٹھہر بھی کیسے سکتی تھیں؟

بڑے بڑے ڈاکٹر یہ دیکھ کر دنگ رہ گئے ایک جرمن ماہر چشم جو بین الاقوامی شہرت کا مالک تھا اس تمام کارروائی میں بڑی دلچسپی لے رہا تھا اس نے جو یہ منظر دیکھا تو بس دیکھتا ہی رہ گیا وہ اس سے کچھ اتنا بے اختیار ہوا کہ ابھی نعش ہائے مبارک تابوتوں ہی میں رکھی گئی تھیں کہ آگے بڑھ کر مفتی اعظم عراق کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا آپ کے مذہب اسلام کی حقانیت اور ان صحابہؓ کی بزرگی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے؟ لائیے مفتی اعظم ہاتھ بڑھائیے میں مسلمان ہوتا ہوں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

اس موقع پر ایک جرمن فلم ساز کمپنی نے کمال کیا بلکہ دور دراز سے آئے ہوئے مشتاقان دید پر احسان کیا کہ اس نے شاہ عراق کی منظوری سے اپنے خرچ پر عین مزارات کے اوپر دو سو فٹ بلند فولاد کے چار کھمبوں پر کوئی تیس فٹ لمبا اور بیس فٹ چوڑا ٹیلی ویژن کا اسکرین لگا دیا پھر اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ کھمبوں کے چاروں طرف سے بھی چھت سے ملحق چار اسکرین لگا دیئے اس سے یہ فائدہ ہوا کہ یہ کوئی اپنی جگہ کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر مزارات کے کھلنے کے وقت سے آخر وقت تک تمام کارروائی دیکھتا رہا زیارت کے جوش میں کوئی دھکم پیل نہیں ہوئی اور اس طرح ہزاروں لوگ اس بڑبونگ میں پس کر مرنے سے بچ گئے۔ مردوں' عورتوں اور بچوں نے نہایت اطمینان سے پوری کارروائی دیکھی۔

دوسرے دن بغداد کے سینماؤں میں اس واقعہ کے فلم دکھائے گئے اس واقعہ کے فوراً بعد بغداد میں کھلبلی مچ گئی اور بے شمار یہودی اور نصرانی خاندان بلا کسی جبر اپنے جہل و گمراہی پر افسردہ اپنے گناہوں پر نادم ترساں و لرزاں جوق در جوق مسجدوں میں قبول اسلام کے لئے آتے تھے اور مطمئن و شاداں و فرحاں واپس جاتے تھے اس موقع پر مشرف بہ اسلام ہونے والوں کی تعداد اتنی تھی کہ اس کا اندازہ لگانا آسان نہیں۔

یہ چشم دید معجزہ کسی کتاب میں لکھا ہوا اگلے زمانے کا تاریخی واقعہ نہیں ہے یہ ہمارے ہی زمانے کا آنکھوں دیکھا حال ہے اس کو زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ ۱۹۳۲ء میں اس کرامت کا ظہور ہوا ہے اس کو ہر مذہب و ملت اور کئی ممالک کے اشخاص نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اس کی دنیا کے اخباروں نے جلی عنوانات سے تشہیر کی ہے اور اس کے ہر جگہ چرچے رہے ہیں یہ مزارات گم نام افراد کے بھی نہ تھے یہ نبی آخر الزماں محمدؐ کے دو مشہور و معروف صحابہؓ کے مزار تھے جس کو پہلے بھی لوگ جانتے اور مانتے تھے۔

ہر شخص ٹھنڈے دل سے غور کرے ------ کیا علم عقل تجربہ قیاس اور سائنس کے پاس اس کا کوئی جواب ہے؟ کیا کوئی صاحب عقل و ہوش جس کے دل میں ذرا سا بھی شائبہ حق و انصاف ہے اس سے انکار کر سکتا ہے؟ یقیناً" جس کے دل میں جستجوئے حق کی تڑپ اور تلاش حقیقت کا جذبہ ہو گا وہ اقرار کرے گا کہ اللہ کا دین اسلام سچا ہے اور محمد رسولؐ آخری سچے نبی ہیں۔

INTERNATIONAL CONSPIRACY OF QADIANI DOMINATION IN PAKISTAN

Is Govt. of Pakistan a party to this plan?

An Analysis in introspection

* USA is exercising pressure on Pakistan to withdraw legal and constitutional measures relating to Qadianis.

* Mirza Tahir Ahmed, head of Qadianis, invited the Indian High Commissioner to a Qadiani congregation in London and, in his presence, engineered slogans of "Long Live Bharat."

* Doctor Abdus Salam, Qadiani Scientist, has announced to hold an International Science Convention in Pakistan to undermine Pakistan's peaceful Atomic Energy project.

* Despite the declaration made by Pakistan Govt., that it would include a column of religion in Identity Cards, it stopped enforcement of its decision.

* Four Qadianis have been inducted as Ambassadors in important countries including Japan.

* Under cover of the proposed annulment of the Eight Amendment to Pakistan Constitution, secular lobbies have sprung into action to do away with the Presidential Ordinance, called the Anti-Islamic Activities of Qadianis (Prohibitions and Punishments) Ordinance of 1984.

* Qadianis have spread a net of International telecasts through dish antennae to misguide simple Musalmans.

IN VIEW OF THE ABOVE FACTS
WHAT IS YOUR RESPONSIBILITY?

Seriously think over and do your soul-searching but before arriving at a decision do measure up the blood-shot sacrifices of those inviolable men of honour who underwent toil and tribulations for a century to uphold the cause of final Prophethood for the benefit of Muslim Ummah.

BEWARE, May not shame and disgrace permeate through us on Doomsday Course before the haloed audience of Janab Khatmul Mursaleen Muhammad-ur-Rasool Allah (Sall Allaho alaihe wasallam). KMS.

GOD FORBID *GOD FORBID* *GOD FORBID*

FROM: Central Body Majlis-e-Amal, Tahaffuz-e-Khatme Nubuwwat, Pakistan,
Huzoori Bagh Road, Multan: Phone: 40978.

K.M. SALIM
RAWALPINDI

KHATIME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registored No. M-160

- اسرائیلی پارلیمنٹ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی تصویر کیوں؟
- جب ڈھاکہ فال ہوا، تو بھارتی مسلح افواج کا ڈپٹی کمانڈر کون تھا؟
- سلامتی کونسل میں ذوالفقار علی بھٹو کی للکار (تاریخی تقریر کا مکمل متن)
- مولانا کوثر نیازی سر ظفر اللہ خان کی دہلیز پر!
- ذوالفقار علی بھٹو کی موت کو "کتے کی موت" کس نے کہا؟
- مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا منصوبہ تل ابیب میں تیار کیا گیا۔
- کیا ۱۹۷۰ء کے عام انتخابات میں اسرائیلی روپیہ پاکستان آیا؟
- پاکستان کے پہلے وزیرِ اعظم لیاقت علی خان کا قاتل کون؟ پسِ پردہ اسباب و محرکات کی تفصیل

۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں قادیانی جرنیلوں نے کیا کردار ادا کیا؟

سعودی عرب نے پاکستان کے سفیر کو واپس کیوں بھیجا؟

چو این لائی نے سر ظفر اللہ خان کو چین میں قادیانی تبلیغی مرکز قائم کرنے کی اجازت کیوں نہ دی؟

قادیانیت کے سیاسی احتساب پر پہلی معرکۃ الآرا کتاب

کمپیوٹر کتابت | سہ رنگا ٹائٹیل | ۶۷۹ صفحات | اعلیٰ طباعت | قیمت ۳۰۰ روپے

قادیانیت کا سیاسی تجزیہ

- سنسنی خیز انکشافات
- تاریخی دستاویزات
- حقائق و شواہد پر مبنی

تحریر و ترتیب: صاحبزادہ طارق محمود

اسلام اور پاکستان دشمن جماعت کی ۱۰۰ سالہ سیاسی تاریخ کا پوسٹمارٹم

منگوانے کا پتہ: عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان: فون: ۴۰۹۷۸